



ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

جزاء اللہ عنہ بابائے ختم النبوة

دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء

تصنیف: لطیف

اعلیٰ حضرت، مجددِ عالمِ آخرؑ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

جزاء اللہ عداۃ بایائہ ختم النبوة

(دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدا کی جزا)

مسئلہ از شیخ ذوالجوشن اہل سنت والجماعت علامہ سوئی گری کی پول ۱۹ رجب ۱۴۱۷ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولید سکن مشہد کہ اپنے آپ کو سید
کلموٹا، اپنا عقیدہ بایں طور رکھتا ہے کہ حضرت علی و فاطمہ و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء و رسول کو کٹا ثابت ہے
اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے ہوتا ہے، ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت و جماعت اولیائے
کامین سے ہے یا غالی رافضی کافر اولیائے شیطین سے؟ اور جو شخص عقیدہ کفریہ رکھے وہ سید ہو سکتا ہے
یا نہیں؟ اور اسے سید کہنا روا ہے یا نہیں؟ ۱۔ یَسْتَفِیْضُوْا فَوْزًا (بیان کیجئے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

الجواب

الحمد لله رب العالمین و سلام علیہ
المرسلین، ما کان محمد ابدا
احد من سجانم و لکن رسول اللہ و
خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما،
تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ رب العالمین کو اور سلام
تمام رسولوں پر، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں سے
کسی ایک مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول
اور نبیوں کے پچھلے، اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا عالم ہے

یا من یصلی علیہ ہو وعلیکہ صل علیہ
 وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلمو تسلیما
 آمین، سب اُنی اعوذ بک من ہمزات
 الشیطن واعوذ بک سبب امن
 یحضر ون وصلی اللہ تعالیٰ علی خاتم
 المرسلین اولی الانبیاء خلقاً و آخرہم
 بعثنا آلہ وصحبہ واتباعہم ولعن و قتل
 واخری وخذل مودۃ اللجن وشیطین
 الانس واعذنا ابداً من شرہم اجمعین آمین۔

اسے دو ذرات جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں
 کے درود اور اس کے آل و اصحاب پر اور سلام کامل
 آمین، اسے میرے رب میں تیری بنا دے گا تیری شانیں
 سکے و سوسنی سے اور اسے میرے رب تیری پناہ
 مانگا تیری کردہ میرے پاس آمین، اور صلوات اللہ خاتم
 المرسلین پر جو تمام انبیاء سے پیدائش میں اول اور
 بعثت میں ان سے آخر اور اس کے آل و اصحاب
 اور تابعین پر، اور لعنت اور بھارت، رسولانی اور ملت
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیش جڑوں اور انسانی شیطانی
 پر اور انی سبکے شر سے ہمیشہ ہیں پناہ دے، آمین (ب)

اللہ عز و جل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لا الہ الا اللہ ماننا اللہ سب سے بڑا ہے تو
 احد صمد لا شریک لہ جاننا فرضی اقل و مناظر ایمان ہے تو نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ اُن کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال و باطل جاننا
 فرضی اہل و عزم، ایمان ہے، لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین (یا اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں
 میں پیچھے) تھے، نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر مذکور سب سے بڑا شک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال
 خفیف سے تو تم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کا فرض ملوثی الزمان ہے نہ ایسا کہ وہی کا فرض ہو بلکہ جو
 اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر بنانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد و کراہ و
 وہ بھی کافر ہیں الکفر جلی الکفران ہے، ولید پلید جس کا قول خمس تراویح سوال میں مذکور ضروری ہے
 بیشک ضرور منکر حاشا ذولی الرحمن بلکہ عدو الرحمن ولی الشیطان ہے، یہ جو ہیں کہ رہا ہوں میرا فتویٰ
 نہیں اللہ واحد قہار کا فتویٰ ہے، خاتم الانبیاء و الاخیر کا فتویٰ ہے، علی رضی اللہ عنہ و علی حسن جنت
 وحبہ کریم تمام ائمہ اطہار کا فتویٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علی سید ہم و مولاہم وعلیہم و سلم۔
 شفا شرعیہ و اعلام لقرآن الاسلام میں ہے
 یکسر ایضاً من گذب بشی مباحصر
 نیز تکفیر کی جائیگی جس نے قرآن کے صریح حکم یا خبر

کی تکذیب کی، یا جس نے علم کے باوجود اس کی نفی کر دی
کا اثبات کیا یا اس کے ثبات کر دی کی نفی کی، یا جس نے
اس میں شک کیا۔ (دنت)

بدی ضروری دینی معلوم چیز میں تردید کرنا ایسا ہی ہے
جیسا کہ اسی کا انکار کرتا ہے (دنت)

ایسے شخص کے کفر پر امت مسلمہ کا اجماع ہے جو
کتاب اللہ کی نص کا انکار کرے یا ایسی حدیث جس
کے نقل پر یقین ہے اس کی تخصیص کرے حالانکہ
اجماع کے مطابق اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے

اسی لئے ہم
ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو اسلام کے غیر کسی دین
والے کی تکفیر کرے یا تو قیامت کا شک کرے (ان کے
کفر میں) یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے، اگرچہ ایسا
شخص اسلام کا اظہار کرے اور عقیدہ رکھے اور اسلام
کے ساتھ مذہب کے بطلان کا عقیدہ رکھے اس سبب
سے کہ وہ اپنے ظاہر کے خلاف ظاہر کرتا ہے لہذا وہ کافر ہے اور عقیدہ رکھنے والے کی طرف
سے زائد ہے (دنت)

اسی میں ہے
اجماع علی کفر من لم یکنر کل من

فی القرآن من حکم او خبر، او اثبت
ما نفاذ او نفی ما اثبتہ علی علمہ یذلل
او شک فی شئی من ذلک

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے :
التردد فی المعلوم من الدین بالضرورة
کالانکار

شفا میں ہے :

وقد اجماع علی تکفیر کل من دافع
نص الکتاب او خص حدیثا مجمعا علی
نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حلقہ علی ظاہرہ و
لہذا انکفر من لم یکنر من دان بقیر ملة الاسلام
او وقت فیہم او شک فی کفرہم (اوصحیح
مذہبہم : وان اظهر الاسلام واعتقده
واعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو
کافر باظهار ما اظهر من خلاف ذلک لہ
مختصا مزید امن نسیم المر یا صوف
ہایین الہدایین .

سے کہ وہ اپنے ظاہر کے خلاف ظاہر کرتا ہے لہذا وہ کافر ہے اور عقیدہ رکھنے والے کی طرف
سے زائد ہے (دنت)

اسی میں ہے :
اجماع علی کفر من لم یکنر کل من

لے اعلام بواطن الاسلام من سبل النجاة فصل آخر فی الخطا
مکتبہ الحقیقیہ استنبول ص ۳۸۱
مطبوعہ جمادیہ مصر ص ۱۴۶
مطبوعہ مکتبہ تصانیف فی البلاد العثمانیہ ۲۴۱/۴
لسمیر الزیاض شرح الشفا ص ۱۰۹-۱۰۸
بابہ اصول الدین
فصل فی بیان ما حوّل لمعات
دار الفکر بیروت

فاس ق دین المسلمین او وقعت فی تکفیرهم
او شك بله مختصراً۔
یا ان کی تکفیر میں توقع یا شک کرنے والے کی تکفیر
نہ کرنے والے کے کفر پر اجماع ہے، مختصراً (ت)

بزانہ و در مختار و غیر ہائیں ہے ؛
من شك فی كفره و عذابه فقد كفر بله
جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ
کافر ہے۔ (ت)

بکفر نفس مذکور پر لازم و ضروری ہے کہ اپنے آپ ہی اپنے کفر و الحاد و زندقہ اور تداکافوتی کہے، آخر یہ تو باہرہ ضرورت
مواظفین و مخالفین حتی کہ کفار و مشرکین سب کو معلوم و مسلم کہ حضرت حسین اور ان کے والدین کریمین رضی اللہ
تعالیٰ عنہم مسلمان تھے، قرآنی عظیم پر ایمان رکھے اور بلا مشہد اسے کلام اللہ ہانتے، اس کے ایک ایک حرف
کو حق مانتے، اور اسی قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو قطعاً
وہ بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے تو قطعاً یقیناً اپنے آپ کو نبی و رسول
نہ جانتے اور اس ادعا سے ملعون کو باطل و ملعون ہی مانتے کہ قول بالمتنافیہ کسی عاقل سے معقول نہیں،
اب یہ شخص کہ انھیں نبی و رسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساختہ رسولوں کو کاذب و باطل ہانتا ہے اور رسولوں کی
تکذیب کفر ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی دوسے کافر ہے، غرض انھیں رسول کہہ کر اعتقاد و ختم نبوت
میں پتہ چانا تو اس یاقینی معیض کا منکر ہو کر کافر ہوا، اور چھوٹا مانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کر کے کافر ہوا مگر
کفر و لا حول و لا قوة الا باللہ العزیز الاکبر۔

ولید کے مقابل ذکر احادیث و نصوص علمائے قدیم و محدث کا کیا موقع کہ جو نفع قطعی قرآن کو نہ مانے
حدیث و علماء کی کیا قدر جائے مگر کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے متعدد و منافع ظاہر و بین ہیں، قرآن و حدیث
دونوں ایمان بخش ہیں، احادیث کا بار بار تکرار اظہار دلوں میں ایمان کی جڑ بھاسے گا، آیہ کریمیں و سادہ جملہ

فت؛ اہل بیت کرام غواہ کسی اتنی کو نبی مانتے والا خود اپنے اقرار سے بھی کافر ہے۔

بعض مشیاطین مجریہ کا استیصال فرمائے گا، ثم نبوت و خاتم النبیین کے صحیح و صحیح معنی بنائے گا، بعض قاسمان کفر و مجنون کے اختراع جنوں کو مرد و ملعون بنائے گا۔

ولید علیہ السلام کے اوصاف ضیحت ثبوت بالحدیث کا بطلان دکھائے گا، انہوں نے اسے اہل ایمان کو صحت قوی پر زیادہ تر اعتبار و اعتماد آئے گا معجزہ ذکر محبوب راحت قلوب ہے، ان کی یاد سے مسلمانوں کا دل پیسے پائے گا۔

بریتِ آدم اور ختم نبوت فاقول ویحول اللہ احوال (ارشادِ اوست النبیین)

طبرانی بحرِ بحیریں اور حاکم بافادہ تصحیح اور سیوطی دلائل النبوة میں امیر المؤمنین غفراروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لعنہ فرشتہ واقع ہوئی عرض کی، یا رب اسٹک بحق محمد ان غضبت لی الہی! میں تجھے

تمہیں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا، اسے آدم یا تو نے تمہارے اصل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا، عرض کی، الہی! جب

تو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھ کر دیکھا تو عرض کیے باپوں پر کھنچا یا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے پہچاننا تو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہو گا

جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا،

صدقت یا آدم ہا نہ لاجب الغنی اتی و اذ سالتنی بحقہ فقد غفرت ذنوبک و لولا محمد ما خلقتک۔ مراد الطہرانی دھو الخسر

الانبیاء من ذرتک۔ یہ انشا دیکھا، وہ تیری اولاد میں سب سے پھیلانے والی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت موسیٰ اور ختم نبوت التوحید ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اذا موسیٰ لما نزلت علیہ التوراة وقواھا جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قرآن اتری کہ

لے المستدرک للحکم کتاب التاریخ استنفاذ آدم علیہ السلام بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر پریٹ ۱۱۵/۲

دلائل النبوة للعلیق باب ما ہار فی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ پریٹ ۲۸۹/۵

سے انجم الاوسط للطبرانی حدیث ۶۳۹۸ مکتبۃ المعارف ریاض ۲۵۹/۶

و چند فیہا ذکر ہذا الامۃ فقال یا ماب اف
اجد فی الاولواح امة تکم الاخرون السابقون
فاجعلها امتی قال تلك امة احمد
پر تھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا عرض کی اے
رب میرے! میں ان لوگوں میں ایک امت پاتا ہوں
کہ وہ زمانے میں سب سے پھیلی اور مرتبے میں سب سے
اگلی قریر میری امت کر، فرمایا یہ امت احمد کی ہے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت آدم اور سرکارِ دو عالم
ابن عسا کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لما خلق الله آدم اخبره بينيه فجعل يري
فضائل بعضهم على بعض فرأى نورا
ساطعا في اسفلهم فقال يا ماب من هذا
قال هذا ابنك احمد هو الاول وهو
الاخر وهو اول شافع واول مشفع
جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
پیدا کیا انھیں ان کے لمبوں پر مطلع فرمایا، وہ ان میں
ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کئے تو ان سب
کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا عرض کی، اے
یہ کون سے؟ فرمایا: یہ ترا بیٹا احمد ہے یہی آدم
اور یہی آخر ہے اور یہی سب پہلا شافع اور یہی سب سے پہلا شافع
ماں یا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم النبیین
نیز بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی،
فرمایا،

بین کتفی آدم مکتوب محمد رسول الله
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔
آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے
وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ
خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد اور دروازہ جنت
ابن ابی شیبہ صنف میں بطریق مصعب بن سعد حضرت کعب بن عبد
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی،

لہ و لا تلی النبرۃ لا ینعم
سے مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ما دروفی اصطفاہ علی العالمین الخ وادار الکبریٰ
کنز العمال حدیث ۳۲۰۵۲ موسستہ الزمالة بیروت
سے مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ذکر ما خلق بہ و شرف بہ الخ عالم الکتب بیروت
۱۴/۱
۱۱/۲
۳۴/۱۱
۱۳/۲

فلما اذكرني موضع حقي تذكر معي اولعقد
 خلقت الدنيا واهلها لا تعرفهم كرامتك على
 وصفتك عندى ولولاك ما خلقت
 السلوت والارض وما بينهما لولاك
 ما خلقت الدنيا هذا مختص
 بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کر دیں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً
 نہ بناتا، صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔

سفر التبتین
 خلیفہ بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ

لہا اسری فی ائی السماء قریبی حتی کان بیعی
 و بینہ کغاب قوسیت او ادق، وقال
 لی یا محمد ہل عسک ان جعلتک آخر
 التبتین، قلت لا قال فہل غم امتک ان جعلتہم
 آخر الامم قلت لا، قال اخیر امتک اذ جعلتہم آخر
 الامم لا ففصم الامم عندہ ولا ففصمہم عند الامم۔
 کیجئے رکھا، میں نے عرض کی، نہ، فرمایا، اپنی امت کو خبر دے وہ کہ میں نے انھیں سب سے پیچھے اس
 لئے کیا کہ اور آفتوں کو ان کے سامنے ڈھاکروں اور انھیں اردوں کے سامنے دھواکی سے محفوظ رکھوں
 والمحمد رب العالمین !

رحمۃ للعالمین
 ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردودہ وبارہ ابویعلیٰ وحبشی بطبرق
 ابو العالیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث قول اسرا
 میں راوی،
 ثم لقی اسوا واح الانبیاء فاشقوا علی
 یعنی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لہ محقق تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر ما حق بہ وشریف بہ من بین الانبیاء، دار الفکر بیروت ۴/۳۶-۳۷
 مکہ تاریخ البغداد ترجمہ ۲۵۵۰ ابو عبد اللہ احمد بن محمد النزلی دار الکتاب العربی بیروت ۱۳/۵

ارواحِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملے، پیغمبروں
نے اپنے رب عزوجل کی حمد کی، ابراہیم پھر موسیٰ پھر
داؤد پھر سلیمان پھر عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ترتیب صحیحہ
بجلائے اور انیس کے ضمن میں اپنے فضائل و
خصائص بیان فرمائے سب کے بعد محمد رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب جل جلالہ کی شہادت
اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کر چکے اور اب
میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو
جس نے مجھے سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر
بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دینا اور دوزخ
سستنا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن امارا جس میں
پرہش کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام
امتوں پر نصیحت دی اور انھیں عدل و عدالت
اعتدال والی امت کیا اور انھیں کو اول اور انھیں
کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور
مجھے فاتحہ و روانِ نبوت و عاتقہ و قرآن سنا دیا ،
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ان وجہ سے محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرہ یک پہنچے، اس وقت
رب عزوجل نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خاص پیارا بنایا اور تیرا نام ترتیب میں حبیب الرحمن
لکھا ہے میں نے تیرے لئے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے
تیری امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اچھے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے
پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح و غاتم کیا صلی اللہ علیہ وسلم ۔

سبھم فقال ابراہیم ثم موسیٰ ثم داؤد ثم
سلیمان ثم عیسیٰ ثم ان محمد صلی اللہ تعالیٰ
عنیہ وسلم اثنی علی مرہ فقال کلکم اثنی علی
مرہ وانی ماثن علی ربی لعبد للہ الذی
اسلمنی رحمۃ للعالمین وکافۃ للناس بشیرا
ونذیرا و انزل علی الفرقان فیہ تبيان کل شیء وجعل
امی خیرا مہ اخرجت للناس وجعل امۃ وسطا
وجعل امی ہم الاولون و ہم الاخرون و رفعلی ذکری و علنی
فاتحا و خاتما فقال ابراہیم بعد افضنکم
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتظمت
الی السدرۃ فیکلہ تعالیٰ عند ذلک فقال لہ
قد اتخذتک خلیلا و هو مکتوب فی
التورۃ ان تجیب المرءین و رفعت لک ذکرتک
فلا اذکر الا ان ذکرت محی وجعلت امتک
ہم الاولون و الاخرون وجعلتک اول
النسب من خلیفہ و آخرہم بعثا وجعلتک
فاتحا و خاتما ہذا مختصر ملقط ۔

ارشادات انبیاء و ملائکہ و اقوال علماء کتب سابقہ

حدیث شفاعت امام احمد و ابو داؤد طحاوی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور ابو یعلیٰ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث طویل شفاعت کبریٰ میں فرماتے ہیں،

یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تصور سے مایوس ہو کر پھر جس کے توسل نہ جائیے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے، مسافر نامیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنا دیا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر سے مرگ ہے یہ کہ جو چرکی سرگرم رتن میں رکھی ہو کیا بے مہر اٹھائے اسے پائے تھے ہیں، لوگ کہیں گے نہ، فرمائیں گے تو اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں، لوگ میرے حضور حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں پُر شفاعت کے لئے، پھر جب اللہ عز وجل اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک مناد ہی بکار سے گا کہ ان میں احمد اور ان کی امت سے اچھے آئے اور سب سے پہلے ہمارا

صلى الله تعالى عليه وسلم، تو یہیں پہنچے ہیں اور میں اگلی سب امتوں سے اچھے آئے اور سب سے پہلے ہمارا صاحب ہو گا اور سب امتیں عزت و شرف میں ہمارے لئے راستہ دیں گی۔

انبیاء کا التجائے شفاعت احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

فيا تون محمد افيقولون يا محمد اولين واخرين حضور خاتم النبیین افضل المرسلین

انت رسول اللہ و خاتم الانبیاء
 حضور اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں یہی شفاعت فرمائیں۔

حضرت آدم اور اذان اول
 البرقیہ علیہ السلام اور ابن مساکر و وفی بطریق عطاء حضرت البرقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

نزل آدم بالهند واستوحش فزل جبریل
 فنادی بالاذان الله اكبر الله اكبر اشهد
 ان لا اله الا الله، اشهد ان لا اله الا الله
 اشهد ان محمداً رسول الله، اشهد ان محمداً
 رسول الله، قال آدم من محمد، قال
 يا خرو لدك من الانبياء

جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت سے بند
 میں اترے تو جبرائیل نے، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے اذان کو پڑھا، وہی جب نام پاک
 آیا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا، محمد کون
 ہیں، کہا، آپ کی اولاد میں سب سے پیچھے نبی
 ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ان شراح صدر
 البرقیہ و لائل بن یونس بن میرہ بن حلبس سے مرسل اور دارمی و ابن مساکر
 بطریق یونس بن عیینہ ابی ادریس الخولانی عبد الرحمن بن غفیر اشعری
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل راوی، ہذا، لفظ انس بن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
 فرشتہ س نے کاشت کے کر کے اور میرا شکم مبارک چر کر کہل متدس نکالا اور اُسے دھو کر کچر اس پر چڑھ کر دیا،
 چمکنا

انت محمد رسول الله الحق المباشرة
 (الحديث هذا مخصص)
 حضور محمد رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف
 لانے والے تمام عالم کو شہودینے والے، صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث متعلیٰ میں یوں ہے، جبریل نے اذان کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شکم مبارک کیا، چمکنا
 قلب و کیم فیہ اذنان سمیعان و
 عیسان بصیران محمد رسول اللہ
 اور دو آنکھیں ہیں مینا، محمد اللہ کے رسول ہیں

لے صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل قدیمی مکتب خانہ کراچی ۶۸۵/۲
 لے علیہ السلام ترجمہ عربی بقیس الخلفی دار المکتب العربی بیروت ۱۰۰/۵
 لے الخلفی بکبریٰ بخاری ابی یونس بن عیینہ باب ما جاء فی قبلہ الشریع دار المکتب العربیہ ۱۶۲/۱

انبیاء کے خاتم اور خلافت کو حشر دینے والے، صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم۔

بشارت میلاد الرسول

ابو نعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق مسیب بن راشد
وفی حضرت کعب احبار سے راوی انہی نے فرمایا میرے باپ
اعلم علمائے قوراء تھے، اللہ عزوجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا اس کا علم ان کے برابر کسی کو
نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے، جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا، اسے میرے بیٹے انجیل معلوم
ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز مجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق رکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان
ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آپس میں نے اسی اندیشے سے تھے ان دو ورقوں کی بفرزدی کو شاید کوئی
جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو تو اس کی پردی کرنے پر طاق ترے سلنے سے میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اپنے
موتی لگا دی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا، نہ انہیں دیکھنا جب وہ نبی جلوہ فرما ہو اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا
تو تو آپ ہی اس کا پروہا ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر وہ مر گئے ہم ان کے وطن سے فارغ ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں
کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا دو ورق نکالے تو کیا دیکھا ہوں کہ ان میں لکھا ہے،
محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ محمد اندر کے رسول ہیں سب انبیاء کے خاتم، ان کے
مولودہ بیکت و مہاجرہ بطیبۃ، الحدیث۔ بعد کوئی نبی نہیں، ان کی پیدائش نکلے میں اور
ہجرت نہ پڑے کو، صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

راہب کا استفسار

بہیقی و طبرانی و ابوالخیر اور ذوالحلی کتاب المواعظ میں غلیظ بن عسیدہ
سے راوی میں نے محمد بن عدی بن ربیع سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی
اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کو نکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا
جواب دیا کہ تجھے ہم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے ایک سے ایک اور سفیان بن جراح بن ادم اور محمد بن ربیع اور
آسامہ بن مالک، جب ایک شام میں پہنچے ایک تالاب پر آئے جس کے کنارے پہلے تھے، ایک راہب نے

صلی الخصال الکبریٰ باب ماجاء فی قلبہ انزلہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الحدیث شاربہ الجہیزہ لباعہ بنی ۱۶۲/۱

تہذیب تاریخ دمشق باب تعلیم قلبہ من النعل الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۹۹/۱

الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم باب ذکر فی التورۃ والانجیل دار الحدیث شاربہ الجہیزہ لباعہ بنی ۳۶۱/۱

وکل من اسأل عن اليهود والنصارى و
 المجوس يقول هذا الدين وراءك، ويعتونه
 يهود و نصاریٰ مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی
 جواب دیا کہ یہ وہی تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس
 نبی کی وہی صفت بیان کی جس تم سے کہہ چکا اور
 سب کہتے تھے کہ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔
 نبیؐ وغیرہ۔

عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضورِ رَحْمَہُ اللہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ظاہر
 ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں رحمت
 فرمائی اور ارشاد کیا قدس ایتہ فی الجنۃ لیسحب ذیلہ میں نے اُسے جنت میں دامن کشائی دیکھا۔

انکارِ ختمِ نبوت کے وجوہات حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو جانے کی
 شہادتیں دیں اور آج کل کے کذاب مدعیانِ اسلام یہ شاخسائے نکالیں مگر سب یہ کہ اُس وقت
 تک ان کفریوں کو نہ حضور پر رحمے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نفع نہ ہوا نہ کسی پیشوا امر و نہ کا حق مطرود
 بنا نامراد و مُضَعَف نہ اپنے کسی سگے بھائی کی بات رکھنی نہ بعدِ ظہورِ نورِ حقانیت اپنے باپ دادا کی نبوت گھرئی نہ وکیلوں
 مجرث بولتے ہوئے جو کچھ علومِ انبیاء و اخبارِ اجداد و رہبان و علمائے پختا خاصا نہ کہتے تھے، بعدِ ظہورِ اسلام
 ان ملائکہ کے دل میں حسد و عناد کا پھوٹا پھوٹا اور ان مدعیانِ اسلام پر قہر و فدا کسی غیبت کا پیشوا غیبت
 معاذ اللہ یہ کریم و خاتم النبیین میں خدا کا جھوٹ ممکن نہ کیا، اب یہ جب تک اپنی سید زوری سے
 کچھ خاتمِ الانبیاء گھر کر دکھائیں اگرچہ زمین کے اسفل السافلین طبقے میں تو گرجی پیشوا کی خدمت ہی
 کیا ہوئی ہو نہ اس پر سوتوں کی سعادت ہی کیا ہوئی، کسی قاصم کفر و ضلالتِ شیم و مہاں حق و ہدایت کا کوئی
 بھائی لگاؤ نہ سے مہر دہی کے ساتھ تک گیا، اساتِ خاتمِ النبیین کا فتویٰ کھد گیا، اب اگر سازِ نبوتوں کا
 ٹھیکہ نہ ملیں ختمِ نبوت کے معنی متراکض و محال نہ کہیں تو اکلوتے جہاں کی حمایت ہی کیا ہوئی، انفرادی طبیعت کی
 جودت ہی کیا ہوئی کسی مرد کو یہ دھن سہانی کہ سیدؐ رہنے تو کیا ہے کوئی گئے تو نبی کا نواسا ہی گئے، پانچے کا
 رشتہ کوئی بات نہیں، پیر کی پستہ نہ بنی بیٹے تو کچھ کرامات نہیں وسیطہ الذین ظلموا ای منقلب
 ینقلبون (اور اب جان جائیں گے ظالم کس کس کو وٹ پٹا کھائیں گے۔) ت، دواعی لاقۃ الابد اللہ اعلم۔

شہادت: ۱۔ بحوالہ ابنِ سعد و ابنِ نعیم عن عاصم بن ربیعہ، باب فی اخبار الانبیاءؑ، دارالکتب الحدیثہ شائع الجمعیۃ المبارکین ۱۴۰۶ھ

مقوقس شاہ مصر کی تصدیق و ولادت
نامہ اقدی دالویم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہ مصر میں

راوی، جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمت و تصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام میں کھڑے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ذلیل و خائن کر دیا ہم نے کہا سلاطین غم آن کہ نصیرین حرکتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار ان کے جیسے ہیں وہ ہمارے گھر ہیں دین کی طرف بلائے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکتی میں شہر کوئی گر جا کوئی بادری قبلی خواہ رومی نہ چہڑا جہاں جا کر حجر جلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، ان میں ایک بادری قبلی سب سے بڑا عہدہ تھا اس سے پوچھا، ہل بغی احد من الانبیاء، آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟ دو بولا:

نعم و هو آخر الانبیاء، یس بنہ و یس عیسیٰ نبی قد اسر عینی یا تبعہ و هو الذی الہی العہدی اسمہ احمد
ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسے کے پیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی امی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

پھر اسی نے علیہ شریف و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے، مغیرہ نے فرمایا، اور بیان کر، اس نے اور بتائے، انا نجد کما یخص بملہ یختص بہ الانبیاء قبلہ کلام النبوی یبعث الی قومہ و یبعث الی الناس کافۃ۔

مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں غیب یا در کہیں اور دہلی سے دالیس اگر اسلام لایا۔

میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع
ابو نعیم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات کہ وہ سخت آواز آنی کہ ایسی جگہ پہنچی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک بیرونی یا تخت میں آگ کا شعلہ لئے بیٹھ رہا ہے لوگ اسی کی آواز پر جمع ہوئے دو بولا،

هذا اکوب احمد قد طلعت هذا النکوک
یہ احمد کے ستارے سے طلوع کیا، یہ مستارہ کسی

احفظوا ما اقول لكم ، وللهذه اليلة نبی
هذه الامة الاخيرة بیعت كتمبه علامته
المحدث .
جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے محفوظ کر رکھو آج کے رات اس
چھٹی اُمت کا نبی پیدا ہوا اس کے شافوں کے
درمیان علامت سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم .

ارشادات حضور ختم الانبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام

و فیہا انواع نوع فی اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اسماء النبی طیبی وابن سہل طرائی و حاکم و بیہقی و ابونعیم و غیر جمہور من علمت من اللہ
تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،
ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا
الحاج الذی یحوا اللہ فی الکفر و انا
الحاشر الذی یحشر الناس علی قدی و انا
العاقب الذی لیس بعدہ نبی
اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں ملے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم .
سیدہ ابراہیم الخزازی کی روایت میں و الخلفاء زائد ہے یعنی اور میں خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم .

امام احمد سند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابو موسیٰ اشعری
انا محمد و احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں ،

انا محمد و احمد و المقفی و الحاشر میں محمد نبی اور احمد اور سب انبیاء کے بعد

سے انصاف اکبریٰ بخواتین احمد و الحاکم و البیہقی و ابی نعیم ، باب فی ظہر فی لیلہ تزلزلہ ، دار الکتب الیترہ ، باب ۱ / ۱۳۳
صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ / ۲۹۱
شعب الایمان البیہقی فصل فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث ۱۳۹ ، دار الکتب العلمیہ ۲ / ۱۲۱
الطبقات اکبریٰ ذکر اسماء الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۲ / ۱۰۲

وہی التوبة وھی الرحمة

اے والا اور ملائی کو شہر دینے والا اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نام مبارک فی التوبة عجیب جامع وکثیر المانع نام پاک ہے، اس کی تیرہ توہمیں فقیر غفرلہ المولیٰ اللہ نے شرح صحیح مسلم الامام النووی وشرح الشفا للعاری والحفاہی ودرجاتہ واشعۃ النعمات شرح مشکوٰۃ وتفسیر ودرجات المیز وخصی مشروح جامع صغیر وجمع الرسائل شرح شامی ودرجات المیز ودرجاتہ وشرح ذرقانی وجمع البحار سے التقاط کیا اور چارہ توفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے برصائیں سب سترہ ہوئیں بعضہا معلوم من بعض و احلی (ای میں ہر ایک دوسری سے لذیذ اور میٹھی ہے۔ ت)

تحصیل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ و رجوع الی اللہ کی دو لکین پائیں حضور کی آواز پر مقرر ہجرتیں مختلف امتیں اندر عز و جل کی طعن پلٹ آئیں

ذکر فی مطالع المسرات وقاری فی شرح اس کو مطالع المسرات میں اور ملائی قاری نے شرح شفا الشفاء والشیخ المحقق فی اشعۃ النعمات میں بحث محسن نے اشعۃ النعمات میں ذکر کیا اور وعلیہ اقصر فی المواہب اللدنیۃ اسی پر مواہب لدنیہ کے شرح اسماء مبارک میں اور اس شرح الاسماء العلیۃ و قبلہ شارحہا سے قبل اپنے بیان میں شرح ذرقانی نے الزرقانی عند سرودھا انحصار کیا۔ (ت)

(۲) ان کی برکت سے ملائی کو توبہ نصیب ہوئی تھے المشیخ فی النعمات والاشعۃ اقول و لیس بالاول فان الہدایۃ دعویٰ و ارادتہا بالبرکۃ توفیق الوصول اقول یہ چیز اولیٰ یعنی ہدایت سے حاصل نہیں ہوتی کیونکہ ہدایت دعوت، راستہ دکھانے اور برکت سے وصول مقصد کی قریبی کا

صحیح مسلم کتاب الفضائل اب فی اسماء صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۶۱/۲
مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نویریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۱
شرح اشعۃ النعمات علی ہش نسیم الزیاض فصل فی اسماء صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۳۹۳/۲
شرح الزرقانی علی المواہب المقصودہ فی الفضل الاول حرفت دار المعرفۃ بیروت ۱۲۹/۲
اشعۃ النعمات شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نویریہ رضویہ مسکو ۳۸۲/۲

نام ہے۔ تہ

(۳۸) ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیاء کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی الشیخ فی المعانی
والتراجم فی الامتعة حیث قال بعد ذلک الاولین (شیخ نے معانی میں اسے ذکر کیا اور اشعر میں

اس کی طرف اشارہ فرمایا جہاں انھوں نے پہلے دووں کا ذکر کیا وہاں یہ ہے۔ تہ

اسی صفت درج ہے انبیاء و شریک است و در تمام انبیاء میں یہ صفت مشترک ہے اور اشعر میں

ذات شریعت آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیہ اللہ علیہ وسلم کی ذات میں یہ سب سے زیادہ اور

و علم ازہمہ بیشتر وافر و کامل ترست لہ وافر و کامل تر ہے (تہ)

صحیح حدیث میں ثابت کہ وہ بقیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زیادہ ہوگی نہ قطعاً ہر ایک

امت جدا گانہ بلکہ مجموعہ جمع اعم سے، اہل جنت کی ایک سو تیس صفیں ہوں گی جن میں بعد اللہ

تعالیٰ اسی تباری اور پالین میں باقی سب امتیں، والحمد للہ رب العالمین۔

(۳۹) وہ تو یہ حکم لے کر آئے الامام النودوی فی شرح صحیح مسلم و الفقاری فی جمع الواسطی و الزرقانی

فی شرح المواہب (امام نووی نے شرح مسلم و الفقاری نے جمع الواسطی و الزرقانی نے شرح مواہب میں ذکر کیا۔)

(۵) اللہ عزوجل کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے تہ مقرر المواہب و المناوی فی التیسیر۔

(۶) اقول بلکہ وہ توبہ عام لائے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لائے تمام جہان سے توبہ لینے آئے صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۷) بلکہ تو یہ حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب ان کے نائب ہیں تو وہ اول سے

آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی واقع ہوئی یا وقوع پائیگی

سب کے نبی ہمارے نبی توبہ لیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھما فی مطالع المسرات فیجاءہ اللہ

معافی المبرات وحوالی المسرات (یہ علامہ قاسمی نے مطالع المسرات میں ذکر کیا، اللہ تعالیٰ ان کو

نیکوئی کا ذخیرہ اور بلند خوشیاں جزا میں عطا فرمائے۔ تہ)

من اشعة المعانی شرح مشکوٰۃ باب اسرار النبی وصفاتہ فی فضلہ و مکتبہ نوریہ رضویہ کھر ۴۸۲/۴

مکتبہ صحیح مسلم النودوی کتاب الفضائل باب فی اسرار الخ قدیمی مکتبہ خانہ کراچی ۲۶۱/۲

مکتبہ التیسیر شرح الجامع العظیم تحت حدیث الامام احمد و احمر الخ مکتبہ امام الشافعی ریاض ۳۶۶/۱

مکتبہ مطالع المسرات ذکر اسرار النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ جیل آباد ص ۱۰۲ - ۱۰۱

(۸) توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں ای علی ومن ان قبولہ تعالیٰ واسئل العزیز (۱) اللہ تعالیٰ کے قول واسئل العزیز کے انداز پر۔ (ت) یعنی تو اپنی گنہگاروں کے نبی کے مطالعہ المسرات مع زیادة معنی (مطالعہ مسرات اور کچھ زیادہ ہے وہی یہی علت سے) اقول اب ادنیٰ یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لینے کا واسعہ العناوی ثم العنیزی فی شروح الجامع الصغیر (جس کا علامہ سیدی نے پھر عزیزی نے لکھا ہے) کے نبی کے شروح میں ذکر فرمایا۔ (ت) حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

(۹) ان کی امت تو آپ ہیں وصفت توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں، قرآن ان کی صفت میں انما یؤتٰ فرمایا ہے، جمع الوسائل، جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور امت کا ہر فضل اس کے نبی کی علت راجع، مطالعہ۔ اقول وہ فارق ما قبلہ فلیس فیہ حذف ولا یجوز ان میں کما توبہ اس سبب سے وہ پہلے سے نبی ہوا تو اس میں نہ حذف ہے اور نہ یہ جائز ہے۔ (ت)

(۱۰) ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے نادر مقبول ہوئی، حنفی علی الجامع الصغیر، کہ ان کی توبہ میں مجرّد ندامت و توبہ کی الحال و عدم اعتنا پر کفایت کی گئی، نبی الرحمن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بوجہ انارے اگلے امتوں کے سخت و شدید باران پر نہ آنے دیتے اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی گو سار پرستی سے نبی اسرائیل کی توبہ اپنی جاتوں کے قتل سے رکھی گئی کما نطق تبہ القرات العنیز (جس کا قرآن نے اس کو بیان فرمایا۔) جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے اس وقت توبہ قبول ہوئی، شرح الشفا للعاریفی والمرقاۃ وشمس الریاض والفاویٰ وجمع البحار بمعزین،

عہ اقتصار العنفی فی تعریب ہذا الوجه
علی ذکر الاستغفار فقط فقہالی کلامہ
حنفی نے اپنی تقریر میں اس وجہ پر استغفار کے
ذکر کا اقتصار کیا تو مستحب آیا آپ کی امت
(باقی اگلے صفحہ پر)

۱۰۲/۱۰۱ ص
۳۶/۱
۱۸۳/۲
۱۰۱ ص
۶۳/۲
۱۰۲/۱۰۱ ص
۳۶/۱
۱۸۳/۲
۱۰۱ ص
۶۳/۲
کتبہ نوریر رضویہ فیصل آباد
مکتبہ امام الشافعی ریاض
دار المعرفہ بیروت
مکتبہ نوریر رضویہ سکھر
المطبعة الانزہریۃ المصریۃ

(۱۱) وہ نوکیر التوبہ ہیں، صحیح بخاری میں ہے، میں روز اربعہ سجدے سے سزا بار استغفار کرتا ہوں
 شروع الشفاء والبرقاء واللغات والمجموعہ برمز خط) للطیبی والحرثی ہر ایک کی توبہ اس کے
 لائق ہے حسنات الابرار سیئات المنکرین (نیکیوں کی خوبیاں منکرین کے گناہ ہیں - مت) انصار ائیک
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب و مشاہدہ میں ہیں و لا خیر فی غیرک صفت الاولیاء
 (آپ کیلئے ہر پہلی ساعت دوسری افضل ہے) جب ایک مقام مابلہ اعلیٰ پر ترقی فرماتے تو کشتہ مقام کو
 بہ نسبت اسی کے ایک ذرع تقصیر تصور فرما کر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور بہت

(بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ)

الامم السابقۃ فلا تشم منه رائحة اشتراط
 الاستغفار لطائف التوبۃ وانما احسنتم
 المنکر لو تجد فیہ خلافا لحديث الامم کانت
 ایضا فان الاستغفار الصادق لا یشبوا
 الا عن سدر صحتہ والند ما الصمیم یلزمہ
 الاعتداع وعزم التوبۃ ولا اصغر عنہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قولہ
 التوبۃ مرتبۃ علان انقصود المحصر
 بالنسبۃ الی ما کانت علی الامم السابقۃ
 مت الامر ثم هذا لکلام مساع
 لہ فی تقریر الوجه بما قررنا کما
 تروی فاعرف ۱۲ منہ -

اس سے مطلق توبہ کے لئے استغفار کی شرط کی ہے
 تکم محسوس نہیں ہوتی، اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو
 اس میں آپ کوئی خلاف نہ پائیں گے کہ کبھی استغفار
 کا جو بھی مذمت کے بغیر نہیں ہو سکا مگر کبھی مذمت
 کو گناہ کا ختم کرنا اور اس کے ترک کا عزم لازم ہے
 اسی معنی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحیح
 منقول ہے کہ مذمت توبہ ہے اس کے علاوہ ان کا
 مقصد پہلی آیتوں پر لازم اور کی نسبت سے صحر کرنا ہے
 پھر اس وجہ کی تفسیر میں اس تمام مسائل کا
 کوئی وحشل نہیں ہے جس کی ہم نے تقریر
 کی جیسا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، خود
 کرد ۱۲ منہ (مت)

۱۔ شروع الشفاء والبرقاء والامم السابقۃ
 مرقاۃ المفاتیح کتاب الفضائل
 ۲۔ القرآن الحکیم ۳/۹۳
 ۳۔ فصل فی اسما صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۳۹۳/۲
 ۴۔ باب اسما النبی وصفاتہ الخ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱۰/۳۹۳

بارگاہ میں عذر دولت قبول پاتا ہے۔

توراة مقدس میں ہے: ولا یجزی ہا سیدۃ الہیمنۃ وکن یعفو ویغفر احمد علیہ السلام اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 بڑی کا بدلہ بڑی دین کے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے سداۃ القادری عن عبد اللہ بن عمر
 والد امی و ابن مسعود و عساکر عن ابن عباس و الاخیون عن عبد اللہ بن سلام و ابن
 ابی حاتم عن دھب بن حنبلہ و ابو نعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ،
 (اس کو بخاری نے عبد اللہ بن عمر اور واوی ، ابن مسعود اور ابن عباس کے اپنے اس سے اور آل فری
 نے عبد اللہ بن سلام سے ، ابن ابی حاتم نے دھب بن حنبلہ سے اور ابو نعیم نے کعب الاحبار
 رضی اللہ عنہم اجمعین کوایت کیا۔) لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے علیہ ہیں
 عفو غفور رحیم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۱۵) نبی توبہ: اقول وہ نبی توبہ ہیں ، بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ و استغفار کریں
 اللہ توبہ کی سنتا ہے ، اس کا علم اس کا سمجھ اس کا شہود مسبب ہنگ ایک سبب مگر حکم یہی فرمایا کہ میری
 طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔ قال تعالیٰ (۱)

و لو انہم اذ ظلموا انفسہم جادلک فاستعظروا اللہ و استعظروا لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔
 اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر
 خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے
 تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا آپ حضور بزار پر القوا ہے اور جہاں یہ بھی میرے ہو تو دل سے
 حضور پر نور کی طرف توبہ حضور سے توسل فریاد مستغاثہ بطلب شفا است کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرمایں ، سداۃ علی قاری علیہ رحمۃ الہی شرح شفا شریعت
 میں فرماتے ہیں :

سودا السببی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی علیہ السلام علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں
 حاضر فی بیوت اہل الاسلام علیہ السلام جلوہ فرمائیں۔

سلف صحیح البخاری کتاب البیوع باب کراہۃ الغصب فی السوق قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۸۵/۱
 سنن الدارمی باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دارالما حسن بیروت ۱۵/۱

سلف القرآن الکریم ص ۶۴
 سلف شرح شفا القاری علیہ السلام فی تفسیر الراضی باب الراجح من قسم الثانی مطبعۃ الانزیریۃ المصریۃ ص ۴/۶۶

(۱۶) و بعضی قریب ہیں تو جیسے بھی ہیں اور دیتے بھی ہیں، یہ قریب نہ دیں تو کوئی قریب نہ کر سکے، تو یہ ایک نعمتِ غفلت
 بکراہل نعم ہے اور انصاف متواترہ اولیائے کرام و علمائے اعلام سے مراد ہے چونکہ ہر نعمتِ غفلت یا کثیر و صغیر
 یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی، ظاہری یا باطنی، روزِ اول سے اب تک، اب سے قیامت تک
 قیامت سے آخرت، آخرت سے اب تک، مومن یا کافر، مطیع یا فاجر، نیک یا انسان، چن یا حیوان
 بلکہ تمام باسواء میں جسے چاہے کئی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کئی انہیں کے حساباً کو ہم سے کئی اور کئی
 ہے اور کھلے گی، انہیں کے ہاتھوں پر پڑی اور مٹی ہے یہ سرِ ارجل الوجود و خلیفۃ اللہ الاعظم ولی نعمت عالم
 ہیں یعنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

انا ابو القاسم اللہ یعنی وانا اقسام لی
 میں ابو القاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔
 مرد و الما کافر فی المستور و محکمہ و
 داسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور اس کی
 تصریح کی اور تحقیق کنونیوں نے اسے ثابت رکھا ہے۔
 اقوالنا مذہبہ۔

ابن کثیر اللہ عزوجل فرماتا ہے،

وما عندنا الا رحمة لطیفہ
 ہم نے نہ بھی انہیں مگر رحمت سارہ جہان کے لئے۔
 غیر غفلت اللہ تعالیٰ کہنے اس جا لفظ اذ ایمان اور وودھمن گرا و شیطان سوز غفلت کی تفصیل جلیل اور
 اس پر انصاف قاہر و کثیر وافر کی کثیر جمیل اپنے رسائل مبارکہ سلطنت المصطفیٰ فی ملکوت النور میں
 ذکر کی و الحمد للہ سب الظہون۔

(۱۷) اقول وہ نبی قریب ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ میں ان کا نام پاک نام جلالت
 حضرت عزت جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں جہاں ملے جہاں ملے و صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ہے أم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی،
 یا رسول اللہ اتوب الی اللہ و الی اللہ
 یا رسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ
 کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔
 مسمولہ ماذا اذنبت لی

ف، ہر نعمت ہر شخص کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔
 مسمولہ المستدرک للحاکم کتاب التاریخ ذکر اسباب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۶/۶۰۴
 رحمۃ القرآن الحکیم ۱۱/۱۰۰
 صحیح البخاری کتاب النکاح باب حل یرجی اذا زانی منکرًا فی الدعوة قدیمی کتب خانہ کراچی ۶/۷۷۷

عجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ابو بکر صدیق و عمر فاروق وغیرہما چالیس اہل صحابہ کرام
رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہو کر یا تھ بیٹھا کر لڑتے کا چہنچہ
حضور سے عرض کی،

بنا الملب اللہ وانی من سولہ یح ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توہر کرتے ہیں۔
غیر نے برہنہ میں مع جلیل و نفیس بحثیں اپنے رسالہ مبارکہ الامن والاعن لنا علی المصطفیٰ بعد افعہ البلا
میں ذکر کیں۔

اقول قبر کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا، جس کی محصیت کی سچا س سے عہد اطاعت کی تجدید کر کے
اُسے راضی کرنا، اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عز و جل کا ہر گنہگار حضور رسید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا گناہگار ہے۔ قال اللہ تعالیٰ،

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ینہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی
اطاعت کی۔

وبلن ما عکس النقیض من لم یطع اللہ ہی کو کس فیض، من لم یطع اللہ لم یطع الرسول،
لازم ہے اور ہمارے قول "من عصی اللہ فقد عصی
الرسول" کا یہی معنی ہے (ت)

اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ رسول کو راضی کرو۔ قال اللہ تعالیٰ،
واللہ ورسولہ احق ان یطوعوا امنہ سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ و رسول ہیں
کا فرماؤ میں نے

فسأل اللہ الايمان والايمان والامن، اس کی رضا
اس کے رسول کریم کی رضا چاہتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام (ت)

یہ نفیس فوائد اگر استطراداً زبان پر آگئے تو قابلِ حفا ہیں کہ اس رسالے کے غیر میں نہیں گئی تو

ہر نکلے دارنگ و بوسے دیگر ست

(ہر بھول کا رنگ و خوشبو علیحدہ ہے۔)

گر میں امیر کون ہوں کافر کی پرستش میں انیر کج اللہ تعالیٰ چیز سے دیگر ہیں و باللہ العزیز

توبہ قبول کرنے والے نبی
امام احمد و ابن سعد و ابن ابی شیبہ اور امام بخاری و ترمذی و شامی
میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی دیر مذکور کے ایک راستے
میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے ارشاد فرمایا :

انا محمد و انا احمد و انا نبی الرحمة و نبی
التوبة و انا المغنی و انا الحاشی و نبی الملاحم۔

میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں رحمت کا نبی ہوں ،
میں توبہ کا نبی ہوں ، میں سب میں آخر نبی ہوں ،
میں تشریفے والا ہوں میں جہادوں کا نبی ہوں صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم۔

مالک و اسے محمد
طبرانی جو کچھ اور سعید بن منصور سن میں حضرت ہابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،

انا محمد و انا احمد و انا الحاشی و انا نبی الرحمة
احشر الناس علی قدی ، و انا صاحب المذی
یمحو اللہ فی الکفی ، فاذا کان یوم القیامة
کان لواء الحمد معی ، و کنت امام المرسلین
و صاحب شفاعتہم

میں محمد ہوں ، میں احمد ہوں ، میں حاشی ہوں کہ لوگوں
کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا ، میں ماحی ہوں کہ
اللہ تعالیٰ میرے سب سے کفر کو محو فرماتا ہے ،
قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا ، میں
سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک
ہوں گا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اسے علیہ خاتم و عاقب و منعی تو مصنی نعم نبوت میں نص صریح ہیں۔ علماء فرماتے ہیں اسم پاک حاشی
بھی اسی طرف ناظر۔ امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں ،

قال العلماء معناه اذی معنی روایتی قدی
بالقننیة و الاخرای یحشرون علی

لے شامل الترمذی مع جامع الترمذی باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ الخ۔ نووی کا رعاذ تجارت کتب کراچی ۱/۵۹۰
مسند احمد بن حنبل حدیث حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۵/۴۰
لے جامع الکبیر طبرانی حدیث ۱۷۵۰ باب من اسمہا ہابر بن عبد اللہ المغنی القیامیہ بیروت ۱۸۴/۲

اثری و نہ مات نبوتی و رسالتی و لیس بعدی نبویؐ
میری رسالت و نبوت کے زمانہ میں ہوگا ، اور
میرے بعد کوئی نبی نہیں (دت)

ای علی اثرونہی اے مہنہا اے لیس
بعدہ نبیؐ
جینہ الوماکل میں ہے ،
یعنی میری نبوت کے زمانہ کے بعد یعنی میرے بعد
کوئی نبی نہیں (دت)

قال الجوزی ای یحشر الناس علیٰ اثر
نہ مات نبوتی لیس بعدی نبیؐ
جوزی نے فرمایا یعنی لوگوں کا حشر میری نبوت کے
زمانہ کے بعد ہوگا میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا (دت)
ابن مرویہ تفسیر اور البیہیم و لاکل میں اور ابن عدی و ابن عساکر و دیلمی
تحریر ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ، رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،

ان فی عشوة اسماء عند ربی انا محمد و
احمد و الفاتح و الخاتم و ابو القاسم
عاشر و آخر الانبیاء و ما حی و کفر و لیس و سلم
میرے رب کے یہاں میرے و سئل نام میں انا محمد و
احمد و فاتح عالم ایجاد و خاتم نبوت و ابو القاسم و
عاشر و آخر الانبیاء و ما حی و کفر و لیس و سلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان فی عند ربی عشوة اسماء میرے
رب کے پاس میرے لئے و سئل نام میں انا محمد و احمد و الفاتح و الخاتم و ابو القاسم و
عاشر و آخر الانبیاء و ما حی و کفر و لیس و سلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے شریعہ صلی اللہ علیہ وسلم باب فی اسماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیدی کتب خازنہ کجی ۲۶۱/۴
سے التفسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ان فی اسماء مکتبہ امام شافعی الریاض ۳۴۳/۴
سے جینہ الوماکل فی شرح الشامل باب ما جاز فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابو القاسم بیروت ۱۸۲/۲
سے الشامل فی ضغفار ترجمہ سمیع بن وہب دار الفکر بیروت ۱۲۴۳/۳
دلائل النبوة لابن نعیم الفصل الثالث عالم الکتب بیروت ص ۱۲
تہذیب تاریخ ابن عساکر باب معرفۃ اسماء الخازنہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۵۵/۱

قیمت میں معافی ہو کر تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
 تنبیہ یہ حدیث اہل علی دام الہدین صدیقہ واسماہ بن زید وجہ اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم سے بھی روایت کی،

کافی مطالع المسرات فان کان کلھا عاقب جیسا کہ مطالع المسرات میں ہے تو اگر تمام میں عاقب
 او متفقد ونحو ہما کانت خمسة احادیث۔ یا متفقد وغیرہا ہوں تو پانچ احادیث ہوتیں (ث)

الحاشیہ والعاقب حاکم مستدرک میں باخلافہ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 راوی سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کینسہ یہودیہ میں تشریف لے گئے،
 میں ہر کتاب تھا، فرمایا، اسے گروہ یہودیہ لے جائے بارہ آدمی دکھا دو جو اسی دینے والے ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ عز وجل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس میں وہ زمانہ کسی علیہ الصلوٰۃ والسلام
 سے گرفتار ہیں کہ دیاؤ یا غضب میں اللہ فیاض الغضب علی غضب (اور خدا کے غضب میں) لگے تو غضب
 پر غضب کے سزاوار ہوتے۔ ت، اعلیٰ گا، یہود میں کرپ رہے تھے نے جواب نہ دیا۔ حضور نے فرمایا،
 ابینہ فواللہ لانا الحاشیہ وانا العاقب وانا
 النسب المصطفیٰ اہنتم اذکما بہتم
 میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں ہی مصطفیٰ ہوں خواہ
 تم مانو یا نہ مانو۔

رسول جہاد ابن سعد مجاہد کی سے مسند راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں،

انا محمد واحمدانا رسول الرحمة انا
 المصلح انا المصلح والحاشیہ
 میں محمد واحمد ہوں، میں رسول رحمت ہوں،
 میں رسول جہاد ہوں، میں خاتم الانبیاء ہوں، میں دو گن
 حشر دینے والا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

لہ الکافی فی صفات الرجال ترجمہ وصحب بن زہیر دار الفکر بیروت ۱۴۰۴ھ

سلف القرآن الکریم ۲/ ۹۰ و ۹۱

سلف المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة مطبع دار الفکر بیروت ۱۵/۴
 سلف الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱۰۵/۱

نوع آخر، ہوا الاول والاخر والظاهر والباطن

سہویں ہیں اول وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاہر

انہیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں

مبین میں ابوجہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
نحن الآخرون السابقون يوم القيمة يله ہم نے ان میں سب سے پہلے اور قیامت میں سب
سے اگلے ہیں۔

مسلم وابن ماجہ ابوجہر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں،

نحن الآخرون من اهل الدنيا والاولون يوم القيمة المقضى لهم قبل الخلائق يله ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر
سابق ہیں، تمام جہان سے پہلے ہمارے لئے حکم
ہر گنا۔

دارمی ابن کثرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
ان الله امرني الاجل المرجو اختياري في
اختياري انا فمن الآخرون ونحن السابقون يوم القيمة يله ہم نے ان میں سب سے پہلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

اس حدیث میں تسخیر مختلف ہیں بعض میں یوں ہے :
ان الله امرني في الاجل المرجو اختياري و
مجھے اللہ عز وجل نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور

۱۲۰/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الجملہ	باب فرض الجملہ	۳/۵	لہ القرآن الکریم
۲۸۲/۱	"	"	باب فضیلتہ یوم الجملہ	"	صحیح البخاری
"	"	"	"	"	صحیح مسلم
"	"	"	"	"	لہ
۳۴۳/۱۱	مکتبۃ الرسالۃ بیروت	حدیث ۳۲۰۸۰	کتاب الجملہ	"	کثر العمال بحوالہ الدارمی

اختصاصی اختصاصاً۔

میرے لئے کمال اعتبار فرمایا۔

اس اعتبار کی شرح و تفسیر پانچ وجوہ پر رقم فرمائی اپنے رسالہ تہذیبی الیقین باب نبیئنا سید المرسلین^۱ میں بیان کیا۔

آخر زمان اور اولین یوم قیامت
الحق بن راہیرہ مسند اور ابو بکر بن ابی شیبہ استفادہ بخاری و مسلم مصنف میں منقول سے راوی امیر المؤمنین قرظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آقا خانیہ کے لئے تشریح لے گئے اور فرمایا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ أَعْلَى الْبَشَرِ
قسم اس کی جس نے قرظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے مذہبوں کا۔

یہودی بولا، واللہ افسوس! انہیں تمام بشر سے افضل رکھا، امیر المؤمنین نے اسے تہنیت مارا، وہ ہانکا ہوا رسالت میں ناشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عمر! تم اس تہنیت کے بدلے اسے راضی کر دو (یعنی وہی ہے) اور وہاں اسے یہودی! آدم صلی اللہ! ابراہیم خلیل اللہ، فرعون نبی اللہ، موسیٰ کلیم اللہ جیسے رسل ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا بچا ہوں، ہاں اسے یہودی! اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری اُمت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری اُمت کا نام مسلمان رکھا اور اللہ مومن ہے اور میری اُمت کو مومنین کا لقب دیا، ہاں اسے یہودی! تم زمانے میں پہلے ہو و نحن الآخرون السابقون یوم النقیمة اور ہم ڈھٹنے میں بعد اور روز قیامت میں سب سے پہلے ہیں، ہاں ہاں جنت حرام ہے انہیں سارے پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری اُمت نہ داخل ہے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بہشتی شعب الایمان میں ابو قتادہ سے مرسل راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما بعثت قائما و خاتما میں بھیجا گیا دریا کے رحمت کمرہ اور نبوت و رسالت ختم کرنا ہوا۔

آخرین بعثت
ابن ابی حاتم و لغزی و شعبی تفاسیر اور ابو اسحق جوزجانی تاریخ اور ابو نعیم دلائل میں بطریق عدیدہ عن قتادہ عن الحسن بن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً اور

سنن الدارمی باب ۱۱۸۵۱ دارالاحسان للطباعة مصر ۱/۳۲
لے المصنف ابن ابی شیبہ کتاب الغضائیل حدیث ۱۱۸۵۱ دارالقرآن والعلوم اسلامیہ کراچی ۱/۵۱
لے بہشتی شعب الایمان حدیث ۵۲۰۲ دارالکتب العلمیہ بیروت ۳۰۶/۴

سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتیات جو فضائل عالیہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو نداء خطاب کر کے عرض کرتے ہیں انھیں میں گزارش کرتے ہیں،

ہا ہی انت و احمی یا رسول اللہ لئن لم یبلغ من فضیلتک عندہ اللہ ان یصلک اخصر الانبیاء و ذکرک فی اولہم، فقال اللہ تعالیٰ و اذا اخذنا من النبیین میثاقہم و منک و من فوق الایۃ۔

یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی فضیلت اللہ عز و جل کی بارگاہ میں اس حد کو پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد مجاہد ان سب سے پہلے ذکر فرمایا کہ قرآن آج سے اور یاد کو جب ہم نے پہنچو گے تو ان کا عہد لیا اور تجھ سے اسے محبوب اور نیک و برا ہم دونوں دیکھتے ہیں میرے سے عظیم الصلوٰۃ والسلام۔

حضرت جبرائیل سلام بختے ہیں
 علامہ محمد بن احمد بن محمد بن ابی بکر بن مرفوق طلسانی شرح شفا علیہ السلام میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا: السلام علیک یا ظاہر، السلام علیک یا باطن۔ میں نے فرمایا: وہ جبریل! یہ صفات تو اللہ عز و جل کی ہیں کہ اُسی کو لائق ہیں مجھ سے مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں، جبریل نے عرض کی، اللہ تبارک تعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف سے حضور کے نام و وصف مستحق فرماتے،

و صالک بالاولیٰ لک اول الانبیاء اخلقا و صالک بالآخر لک آخر الانبیاء فی العصور خاتم الانبیاء الیٰ آخر الامر۔

حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آخر میں ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں موخر و خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔

باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی مسند سے نور سے سابق و پیش آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے اب تک ملکا پھر مجھے حضور پرورد و مجھے حکم دیا میں نے حضور پر ہزار سال دو سو سو سال پہنچی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دینا اور دُستار اہد اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگہ تاسودت۔

مختصر کو خلاصہ نام عطا فرمایا کہ اس نے مختصر کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور مختصر کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل مساوات و ارض پر ظاہر و آشکار کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے مختصر پر نور پروردگار بھیجے ہو، اللہ مختصر پر نور بھیجے،

پس مختصر کا رب محو ہے اور مختصر محمد مختصر کا رب
اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور مختصر اول و آخر
و ظاہر و باطن ہیں۔

فربك محمود وانت محمد وريك الاول و
الآخر و الظاهر و الباطن و انت الاول
والآخر و الظاهر و الباطن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

الحمد لله الذي فضلى على جميع النبيين
حتى في اسمي وصفتي۔

سب خوبیاں اللہ عز و جل کو جس نے مجھے تمام انبیاء
پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام و صفقتیں۔

علی قاری نے شرح شفا میں اس کا ذکر کیا اور
فرمایا کہ تفساتی نے ابن عباس سے روایت کیا الا
اقول (میں کہتا ہوں) اس کا ظاہر یہ ہے کہ اس
کو انھوں نے اپنی سند کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ

اسناد روایت کے منہم میں ماخوذ ہے جیسا کہ
زرقانی نے شرح سراہب میں فرمایا ہو سکتا ہے کہ ظاہر اس میں
تجزید ہو (اسناد ماخوذ نہ ہو) اور صرف ذکر کرنا اور ذکر کرنا مراد ہو۔

ذکرہ القاری فی شرح الشفاء فقال قد
سوى التلماسا في عن ابن عباس الخ۔

اقول ظاهرا انه اخرجه بسنده فانت
الاستاد ما حوز في مفهومه الرواية كما

قاله الزرقاني في شرح المواهب و لعسل
الظاهر انه فيه تجزير او المراد او رد ذكر

الله تعالى اعلم۔

نوع آخر خصوص نصوص ختم نبوت

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے،

میں تمام انبیاء پر تجھ سے فضیلت دیا گیا،
مجھے جامع بائیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل
میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے
لئے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لئے زمین پاک

فضلت علی الانبياء يست اعطيت جوامع
الکلم و نصيرت بالسرعب و احللت لي
الغنائم و جعلت لي الاسر
مسجدا و طهوسا و ارسلت الي

الحق كافة وختم في النبوة
 کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام چہاں
 سب ماموری اللہ کا رسول ہوا اور مجھ سے انبیا ختم کئے گئے جیسے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
خاتم النبیین میں اپنی سسٹن میں پسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور ہیثمی سنن
 میں اور ابوعبیدہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا قائد المسليين ولا فخر، وانا خاتم
 النبیین ولا فخر، وانا مشفع ومشفع
 میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا
 اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب
 سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بوجہ فخر
 ارشاد نہیں کرتا جیسے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

احمد و حاکم و ہیثمی وابن جابر بن عریاض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
 انی مکتوب عند اللہ فی امر الکتاب لخصائمه
 خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں
 بنے تھے۔

آدم سرورن باب وکل داشت
 کو حاکم ہیکل جان دول داشت

(مفسر آدم علیہ السلام اپنے غیر میں ہی تھے بلکہ حضور کے لئے علیہ وسلم) ہم خداوندی جان دول سے سرفراز تھے۔

روح محفوظ پر شہادت ختم نبوت موابب لذیہ ومطالع المسرات میں ہے،

اخرجه مسلم في صحيحه من حديث
 عبد الله بن عمر بن الخطاب عن النبي صلى
 الله عليه وسلم كتاب المسامحة باب موافقة الصلوة
 یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 و آہ وسلم کتاب المسامحة باب موافقة الصلوة
 سنن الدارمی حدیث ۵۰ باب ما علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دار النعمان قاهر مصر ۳۱/۱
 سنن المستدرک کتاب تاریخ ذکر اخبار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۶۰/۲
 کنز العمال حدیث ۳۷۸۲ موسسة الرسالة بیروت ۴۳۹/۱

و سلم رہا ہے ہیں اللہ عزوجل نے زمین و آسمان کی
آفرینش سے پچاس ہزار برس پہلے غلطی کی تفسیر لکھی
اور اس کا عرض پائی بر تھا محمد ان عزیزات کے
لوح محفوظ میں لکھا بیشک محمد خاتم النبیین ہیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

پھر اس کے بعد مواہب میں فرمایا اور عراض بن سلیم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ابھی مذکور حدیث کو
ذکر کیا اور اس کے بعد طالع الاسرار میں مسند مایا
اس کے علاوہ احادیث میں ہے ابو اور عسلا
ذرقانی نے اپنے قول "تحقیق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم خاتم النبیین ہیں" کے بعد فرمایا اگر اعتراض
ہو کہ حدیث سے علم کی تخلیق، تفسیر اور محمد
خاتم النبیین لکھنے سے قبل کا فائدہ دے رہے ہیں،
تو ان سب نے افادہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب
ایک حدیث ہے جس کو صحیح مسلم میں خرما کیا ہے جبکہ
اس عبد الصمد نے صحیح مسلم کی کتاب القدر کو دیکھا
تو اس میں صرف ان کا قول یہ پایا "وکان عرشہ علی الماء"
اس کا عرض پائی بر تھا، اور اسی قدر مشکوٰۃ میں صحیح مسلم
تو اللہ تعالیٰ نے زیادہ علم والا ہے۔ (دست)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اے خالق است اللہ
عزوجل کتب مقادیر الخلق قبل است
یخلق السموات والارض بخمسين الف
سنة فكان عرشه على الماء، ومن جملة
ما كتب في الذكر وهو امر الكتاب ان محمد
خاتم النبیین۔

ثم قال بعد هذا في المواهب وعن العراض
بن ساسية قد ذكر الحديث المذكور أنفاً و
قال بعد في المطالع وغير ذلك من
الاحاديث ثم وقال الزرقاني بعد قوله است
محمد خاتم النبیین فان قيل الحديث يفيد
سبق العرش على التقدير وعلى كتابته
محمد خاتم النبیین ثم قال فاذا وجميعها
انه بشاعة حديث واحد مخبر فكذا في
الصحيح مسلم والعبد لضيعت مرآة
الصحيح من كتاب الله فله يجد فيه
الا ان قوله كان عرشه على الماء وبهذا
القدس عزاء له في المشكوة والحباس
الصغير والكبير وغيرهما قاله اعلم
وجامع صغير وكبير وغيرهما في طرف منسوب کیا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے زیادہ علم والا ہے۔ (دست)

۵۷/۱

المکتبۃ الاسلامیہ بیروت

باب سمن نبوتہ

لے المواہب اللزیزہ

ص ۹۸

مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

طالع الاسرار

۳۱/۱

دار المعرفہ بیروت

المقصد الاول

شرح الزرقانی علی المواہب اللزیزہ

عمارت نبوت کی آخری اینٹ

عمارت نبوت کی آخری اینٹ
 احمد وحماری وسلم وترمدی حضرت جابر بن عبد اللہ اور احمد
 یحییٰ بن حضرت ابوہریرہ اور احمد و سلم حضرت الامید محمدی
 اور احمد و ترمدی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یا اھافا بننا سبب و معافی مقاریر وادی حضرت

خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

مثلی و مثلی الانبیاء و کشتل قصص احسن بیاناته

تولى هذه موضح لبسنة قطاف به النظار

يتعجبون من حسن بنيانه الامام

تلك اللبنة فكنيت أنا سددت موضوع

اللَّهُمَّ خُذْ فِي الْبَنِيَّاتِ وَحُجَّتِي فِي الْمَسْجِدِ
وَفِي أُمَّةٍ مُخْتَارَةٍ قَاتِلِ الْكُفْرَ وَالنَّارَ

خاتم التمسك^٢

کی وہ کھلی اینٹ پھوں

کی وہ کھلی اینٹ پڑی، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی فرازداد اصول میں میرزا ابو ذر حفصی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسولؐ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اول الرسل آدم و آخروهم محمدؐ سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں

پچھلے محمد علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سوسمار کی گواہی

سوسمار کی گواہی

عمر فاروق، غفرلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور راہہ سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ میں تشریف فرما تھے کہ

ایک بادشہ قبیلہ بنی سلیم کا آبا سوسمار شکار کر کے لیا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے

لله مشكوة المصاحح بحواله متفق عليه باب فضائل سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم مطبع مجتبائی دہلی ص ۱۱۵

۵۲ صحیح البخاری باب خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۰/۱

باب ذکر کون خلقی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین

۳۔ نوادر الاصول حایم ترمذی

ڈال دیا اور پلا قسم ہے لات و عزیٰ کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سو سوار ایمان نہ لائے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جہان کو بیکار و خستہ زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور کجا،

لَیْسَکَ وَ سَعْدِیکَ یَا مَرْحُومَہٗ دَافِیَ یَوْمَہٗ
مِنْ عُدُوِّکَ وَ ہِندَ لَکِیْ مِنْ حَاضِرِہٖ اِنَّہٗ سَاقِیَ حَاضِرِہٖ
الْقَبِیْلَۃُ .
حضور نے فرمایا، میں تعین تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی،

الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرِشَہٗ وَ فِی الْاَرْضِ مَنَاطِیْہُ
وَ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ وَ فِی الْجَنَّةِ مَرْحَمَہٗ وَ فِی
النَّارِ عَذَابُہٗ .
وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمیں میں
اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب
نار میں .

فرمایا، میں اتنا بھلا میں کون ہوں؟ عرض کی،
اِنَّتَ مَرْسُوْلُ سَبِّ الْخَلِیْقِ وَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ
قَدْ اَخْلَجَکَ مِنْ صَدْقَکَ وَ قَدْ خَابَ مِنْہُ
کَذِبُکَ .
حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے
خاتم، جس نے حضور کی تعین کی وہ مراد کو پہنچا اور
جس نے نہ مانا نامہ اور پایا۔

اگر اہل عرب نے کہا، اب آنکھوں دیکھنے کے بعد کیا شبہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے
زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جہاں سے زیادہ مجرب ہیں الشہید
اِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّکَ مَرْسُوْلُ اللّٰہِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے
رسول ہیں)۔ یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب و اکثر۔

یہ حدیث امیر المؤمنین مولیٰ علی و ام المومنین عائشہ صدیقہ و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات
سے بھی آئی،

کَمَا فِی الْجَامِعِ وَ کَبِیْرُ الْخِصَالِ وَ الْکَبِیْرُ وَ
لَمْ اَقِفْ عَلٰی الْخِصَالِ ظَرْفِہٖ حَانَ اَسْتَحْلَتْ جَمِیْعًا
عَلٰی لَفْظِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ کَاثَرَتْ اِسْبَعُہٗ
اِحَادِیْثَ .
جیسا کہ جامع کبیر اور خصائص کبیر میں ہے میں نے
ان کے الفاظ نہ سنا ہے اگر ان سب کے الفاظ
خاتم النبیین کے لفظ پر مشتمل ہوں تو یہ چار احادیث
ہوئیں (مت)

تذریل: ترمذی حدیث طویل علیہ اقدس میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ انھوں نے فرمایا: میں نے کعبہ خاتم النبوة وھو خاتم النبیینؐ حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تذریل: طبرانی معجم اور ابوالخیر حوالی سیدی مصفوریں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے درود شریف کا ایک صیغہ بطریق روای جس میں فرماتے ہیں:

اجعل شوائف صلواتک ونواہی برکاتک و
سأفة تحتک علی محمد عبدک ورسولک
الخاتمة لاسبق والعاتمة لما خلق۔
الحی! اپنی بزرگ درود میں اور بڑھتی بہتیں اور رحمت
کی مگر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کرتیے
ہندسے اور تیرے رسول ہیں، گزروں کے خاتم اور
مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوع آخر نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی، جب سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملی کسی
دوسرے کو نہیں مل سکتی۔

ولابی بعدی صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما
هلك بنی خلفہ نبی ولا نبی بعدی۔
اخبار بنی اسرائیل کی سیاست فرطتے، جب ایک
نبی قتل ہوتا تو دوسرا اس کے بعد آتا میرے
بعد کوئی نبی نہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

احمد و ترمذی و حاکم و مسند صحیح برطانیہ صحیح مسلم کما قالہ الخاء کدوا حق و النافذون (یعنی عالم
نے کہا ہے) ائمہ حقین نے انشاء کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان الرسالة والنبوة قد انقطعتم۔
بیشک رسالت و نبوت ختم ہو گئی اب میرے بعد

۱/۲۵۵ جامع ترمذی الواب المناقب باب ما جاء فی صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کئی جگہ مذکور ہے

۱/۳۶ مجمع الاوسط حدیث ۹۰۸۵ مکتبۃ المعارف الرياض

۱/۴۹۱ صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قیدیہ کتابہ کراچی

ف و ارفع چارم نبوت منقطع ہوئی اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ سے
 احمد و ترمذی و عاصم صحیح و روایانی و طبرانی

ابن مساکر اور خطیب کتاب رواۃ امامک میں حضرت عبداللہ بن عمر اور طبرانی حضرت حصین بن مالک و حضرت
 ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
 لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطابؓ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطابؓ ہی
 تعالیٰ عنہ۔

ترمیم: صحیح بخاری شریف میں اسحٰبیل بن ابی خالد سے ہے،

قلت لعبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحب سزاۃ
 رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تھا، فرمایا اہن
 کا کچھ میں انتقال ہوا اور اگر مقتدی ہوتا تو مقتدی
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضورؐ
 کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے مگر حضورؐ کے بعد نبی نہیں

امام احمد کی روایت انھیں سے یوں ہے میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ کو فرماتے سنا،
 لو کان بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی
 بنی مہامات ابنہ ابراہیمؑ نبی ہوتا حضور کے صاحبزادے انتقال نہ فرماتے۔

ترمیم: امام ابو عمر ابن عبدالبرطانی اسحٰبیل بن عبدالرحمن سدی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے راوی انھوں نے فرمایا،

کان ابراہیم قد ملأ المہمد ولو عاش لکان بنیا لکن لہ یکن یلبقی خان بنیکو اخصر
 حضرت ابراہیمؑ اتنے بوجے تھے کہ ان کا جہم مبارک
 گوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر
 زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ گوارے ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم آخر الانبیاء ہیں۔

سلف جامع الترمذی مناقب ابی حصین عمر بن الخطاب ابن کثیر مکتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۲۰۹
 سلف صحیح البخاری کتاب الادب باب من ہی باسما الانبیاء قدیمی مکتب خانہ کراچی ۴/۹۱۳
 سلف مسند امام احمد بن حنبل بقرہ سیرت حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ دار الفکر بیروت ۴/۲۵۳
 سلف شرح الزرقانی علی الماہد الاربعہ بحوالہ تلمیذہ دار المعرفۃ بیروت ۱۶/۷۱۵

خاندہ، اس کی اصل متحدہ احادیث مرفوعہ سے ہے، ماوردی حضرت انسؓ اور ابن عساکر حضرت جابر بن عبد اللہؓ و عبد اللہ بن عباسؓ و عبد اللہ بن ابی اوفیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول اللہ ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

دعاش ابراہیم ککان صدیق نبیا

وہ انجیل ماہ شنبہ علی الامام النودی
مع جلالة شأنه، وسعة عرفانه، اما
ما قال الامام ابو عمر بن عبد البر لا ادري
ما هذا فقد كان ابن نوح غير نجب ولو
لم يولد النسب الانبيا كان كل احد نبيا
لا تم في ليد نوح قال الله تعالى وجعلنا ذريته
هم الباقين فاجابوا عنه بان الشرطية
لا يلزمها الوقوع اقول نعم لكنهما
لا شك في قيد الملازمة فان كانت

مبينة على ان ابن نوح لا يكون
الانبياء لمن رما الزمر ابو عمر ولا هضر
فالحق في الجواب ما اقول من عدم
صححة قياس الانبياء السابقين ويليهم
علي نبينا سيد المرسلين ويليهم صلى
الله تعالى عليه وعلیہم وسلم فلو استحق
ابنه بعد النبوۃ لا يلزم منه استحقاق

اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا۔

اس سے امام نووی کو درپیش ہونے والا شبہ ختم ہو گیا
بادجو دیکھ ان کی شان اہل بیت سے اور ان کا سوا کس سے
لیکن امام ابو عمر بن عبد البر نے جو یہ فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا
حالا کہ قریح علیہ السلام کے بیٹے نبی نہ ہوتے، اور اگر یہ
ہوتا کہ نبی سے نبی ہی پیدا ہو تو ہر ایک نبی ہوتا کیونکہ
وہ بھی قریح علیہ السلام کی اولاد تھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہم نے اس کی ذریعت کو ہی باقی رکھا، اس کا
جواب انہوں نے یہ دیا کہ کسی شرط فیض کو وقوع لازم

اتین ہے اقول انہیں کہتا ہوں، ہاں درست ہے
لیکن یہ شک شرطیہ، ملازمہ کا فائدہ ضرور دیتا ہے
اگر یہ قضیہ شرطیہ اس معنی پر مبنی ہو کہ نبی کا بیٹا ضرور نبی
ہی ہوتا ہے تو اولاد کا الزام لازم کہے گا جس سے منفر
نہیں ہے تو جواب میں یہی کہ وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں کہ
انبیاء سابقین اور ان کے بیٹوں کا قیام کمال ہمارے نبی
سید المرسلین اور ان کے صاحبزادوں پر درست نہیں
اللہ تعالیٰ ہمارے نبی اور سب انبیاء پر درود و سلام

حدیث "اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے" کی تحقیق
اور اس رکبٹ سے متعلق یہ خاندہ ہے (دست)

فت، حدیث و دعاش ابراہیم ککان نبیا و العش
علیہ۔

سلف کثر العمال بحوالہ البیہودی عن انس و ابن عساکر حدیث ۳۲۲۰ موسستہ الرسالہ بیروت ۱۱/۲۹۹
سلفہ الامراء المرفوعہ بحوالہ ابن عبد البر فی التمهید حدیث ۴۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۱۹۱
کہ تہذیب تاریخی ابن عساکر باب ذکر ہجر و ہناتہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۹۵

ابناء الانبياء جميعا هكذا استثنى
 كُتبت على هامش نسختي التيسير
 ثم رأيت الصلاة على القاتل
 ذكر مثله في الموضوعات الكبير فله
 الحمد وقد اخرج المديني عن ابي
 بن مالك رضي الله تعالى عنه قال
 قال رسول الله صلى الله تعالى عليه
 وسلم نحن اهل بيت لا يقاس بنا
 احد على ائمة اقول لا نسلم ان
 الحديث يحكم بالنسبة بل انما عا
 تكامل في جوهر ابراهيم من خصائص
 الانبياء و خلال المرسلين بحيث لو لم
 ينسب الي النبوة لكان نبيا فضلا عن الله
 لا استحقاقا منه فان النبوة لا يتحققا
 احد من قبل ذات لكن الله تعالى
 يعطى من عبادة من تم و كسمل
 صورة ومعنى ونسبا وحسبا وبلغ
 الغاية القصوى من كل خسر
 الله اعلم حديث يجعل رسالته
 فاذا الحديث على و من ائمة ما مر
 لو كان بعد نبى فكان عمره و الله تعالى
 اعلم۔

بدر

دار الكتب العلمية بيروت ۲۸۳/۴
 ابن کثیر مکتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲۰۹/۴

۶۸۳۸ حدیث ۶۸۳۸
 من قب الی حصص عربی الخطاب

نوع آخر قید علویہ آفتاب عالمیاب تھا قیامت صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ انکرام جو کسی کے لئے ادعا ہے نبوت کوسے وجمال کذاب سختی لعنت وعذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی و ہذا حدیث ثوبان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انہ یسکون فی الحق کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی واما خاتم النبیین لانہ بعدی، ولفظ البخاری و جالون کذابون قریباً من ثلثین ۛ

عقرب اس وقت میں قریب تیس کے و جمال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اور بخاری کے الفاظ میں و جمال کذاب قریباً تیس ہوں گے۔)

کذاب اور و جمال امام احمد و بخاری و سنن حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

فی الحق کذابون و جالون سبعۃ و عشرون منهم اربع نوء وائی خاتم النبیین لانہ بعدی ۛ

میری امت دعوت میں (کہ میں و کافر سب کو شامل ہے) تیس کذاب و جمال ہوں گے ان میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جھوٹے مدعیان نبوت ابن عساکر علامہ ابن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسل راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لا تقوم الساعة حق یخرج ثلثون دجالون کذابون یزعم انہ نبی ۛ

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس و جمال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے۔

الحديث۔

ف، نوع پنجم حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملنی مانے و جمال کذاب ہے۔

۲۲۸/۲	۱۰۵۲/۲	۳۹۶/۵	۶۳۵/۳
کتاب الفتن ذکر الفتن و دلائلہا	کتاب الفتن	دار الفکر بیروت	دار احیاء التراث العربی بیروت
کتاب عالم پرین لاہور	قدیمی کتب خانہ کراچی		
۲۲۸/۲	۱۰۵۲/۲	۳۹۶/۵	۶۳۵/۳
کتاب الفتن	کتاب الفتن	دار الفکر بیروت	دار احیاء التراث العربی بیروت
کتاب عالم پرین لاہور	قدیمی کتب خانہ کراچی		

۱۔ یہی سید بن ہشمت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذاباً
منهم مسيلمة والعنسی والمختار
قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں
ان میں سے مسیلمہ اور اسود عسی و مختار لغوی
ہے، انھیں اللہ تعالیٰ

الحمد لله بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں غیث تھے شیران اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے، اسود مرد و خود زنا
اقدس اور مسیلمون زمانہ خلافت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں، ولہ الحمد

حضرت علی اور ختم نبوت
نوع آخر خاص امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
کے ہارس میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ
حصہ نہیں۔

امام احمد سند اور بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح ابن ابی شیبہ بخاری ابن جریر
ترمذی الاثر میں بطریق حدیثہ سیدنا سعد بن ابی وقاص اور عائشہ رضی اللہ عنہا و متذکرہ اور طبری
مجمع کبیرہ و اوسط اور البرکات و فی الواقع میں اور ابن مردودہ و یطو لک اور بزار و بطریق عبد اللہ بن ابی بکر بن علقم
بن جریر بن الحسن بن محمد بن علی اور ابن عساکر و بطریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی عبد اللہ بن محمد بن علی
اور احمد و حاکم و طبری و عقیلی حضرت عبداللہ بن عباس اور احمد حضرت امیر معاویہ اور احمد و بزار و ابو جعفر
بن محمد طبری و البرکات و طبری حضرت البرکات و طبری حضرت عبداللہ بن عباس اور احمد حضرت امیر معاویہ اور احمد و بزار و ابو جعفر
اور حضرت ابو ہریرہ سے تعلقاً اور طبری کبیرہ و خطیب کتاب المتفق و المتفق میں حضرت عبداللہ بن عباس
ابو نعیم فضائل الصحابہ میں حضرت سعید بن زید اور طبری کبیرہ میں حضرات بزار بن عازب و زید بن ارقم و عیسیٰ

فانواع ششم خاص مولیٰ علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا حصہ نہیں
عسہ میل غیث کے قاتل و قتلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنہوں نے زمانہ کوفہ میں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا وہ
فرمایا کرتے قلت خیر الناس و شق الناس میں نے بہتر شخص کو شہید کیا چر سب سے بدتر کو مارا۔

۱۔ مسند ابی یوسف مروی از عبداللہ بن زبیر حدیث ۶۷۸۶ موسسہ علوم القرآن بیروت ۱۹۹/۶
۲۔ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب علی جمیع الاماۃ باب الافراد فی الواو وارصاد و بیروت ۱۳۵/۴

بنی جنادہ و ہاجر بن کرمہ و مالک بن حیرث و حضرت ام المومنین ام سلمہ زوجہ امیر المومنین علی حضرت اسماعیل بن عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہیں سے رادی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عہدہ نبوک کو تشریف لے جانے وقت امیر المومنین مومنی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیر المومنین نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور مجھے عروق اور کچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا،

اما ترضی ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي بلي
یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم ہارون کی جگہ پر میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے یا یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباسؓ کی ہے :

الا ترضی ان تكون بمنزلة هارون من موسى
کیا تم راضی نہیں کہ ہارون کے ہجرت موسیٰ سے
الا انك ليست بنبي ؟
مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماعیل کی حدیث اس طرح ہے :

قالت هبط جبريل على النبي صلى الله
تعالیٰ علیہ وسلم فقال يا محمد امنت
سما بك يفرأك السلام ويقول لك علفت
منك بمنزلة هارون من موسى لکن
لا نبي بعد لي
جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور
کارب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی
(رضی اللہ عنہ) تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا
موسیٰ کے لئے ہارون، مگر تمہارے بعد کوئی نبی
نہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

صحیح البخاری	مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	قدیمی کتب خانہ گراچی	۵۲۶/۱
جامع الترمذی	صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل	ایمن کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی	۱۱۴/۲
مسند احمد بن حنبل	حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص	قدیمی کتب خانہ گراچی	۲۶۸/۲
کتاب الترغیب والترہیب	باب جامع مناقب علی رضی اللہ عنہ	دارالکتب بیروت	۱۸۲/۱
المستدرک للحاکم	کتاب معرفة الصحابة	دارالکتب بیروت	۱۲۰/۹
کتاب المعجم الکبیر	حدیث ۳۸۳ تا ۳۸۹	المکتبۃ المصطفیٰ بیروت	۱۰۹/۳
۱۳۷/۲ تا ۱۳۷/۳			

فضائل صحابہ امام احمد میں حدیث امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہوں سے کسی نے اُن سے ایک مسئلہ پوچھا فرمایا، مسئلہ عنہما علی ابن ابی طالب فہو اعلم وراعی سے پوچھو وہ اعلم ہیں۔ سائل نے کہا، یا امیر المؤمنین! مجھے آپ کا جواب اُن کے جواب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا:

بعضا قلت لعل ذکر ہمت مر جلاکان رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیرہ بالعلم غسرا
ولقد قال لہ انت منی بمنزلہ ہاروت
من موی الا انت لا نبی بعدی وکان عمر
اذ ایشکل علیہ شیئاً أخذ منہ لہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جب کسی بات میں شبہ پڑتا اُن سے حاصل کرتے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔
اوپر علیہ السلام میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

یا علی اخصکم بالنسبۃ ولا نبوتۃ
اے علی! میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ پر تیرے
بڑے میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت
اصلاً نہیں۔

حضرت علی کی عیادت
ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادہ تصحیح اور طبری اور مصنف اور
ابن شاذان کتاب السنن امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرم اللہ تعالیٰ
وجہ الکرم سے راوی میں بیان تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور
نے مجھے پاس ہی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے، روانے مبارک کا آنچل بچہ پروا لی، پھر بعد نماز
فرمایا،

برئت یا ابن ابی طالب فلا بأس علیک
ما سألت اللہ لب شیئ الا سألت
لک مثله ولا سألت اللہ شیئاً

میں نے فضائل الصحابہ امام احمد بن حنبل حدیث ۱۱۵۳۱۱ فضائل علی علیہ السلام موسستہ الرسالہ ج ۱ ص ۶۵
لے علیہ السلام امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی میں بیان تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور
نے مجھے پاس ہی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے، روانے مبارک کا آنچل بچہ پروا لی، پھر بعد نماز
فرمایا،

الاعطانیہ غیر اند قبیل فی آتہ لایمجدک۔ اور میں نے جو کچھ پاپا رب عز وجل نے مجھے عطا فرمایا
مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔

مرحلاً علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں اُسی وقت ایسا تندرست ہو گیا گویا میرا ربی نہ تھا۔
تنبیہ: اقول وہاں اللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) یہ
حدیث حضرت امیر المؤمنین کے لئے مرتبہ نصیحت کا حصول بتاتی ہے، حدیث ایک مرتبہ تو نبوت ہے
کو اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام اوق و اخفی کہ نصیب حضرت صدیق اکبر
اکرم و ائقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے تو اجناس و انواع و اصناف و کمالات و کمالات و بلندی و درجہ میں تخصیص
طزومات نبوت کے سوا اصل یقین ہر عطیہ ہد کے لائق و اہل ہیں اگرچہ باجم ان میں تفاوت و تفاضل
کثیر وافر ہو۔

آخر مذکور کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل جیل و نسب علی تصدیر پر نور سید الاسیاد
قرو الافراد و طرث اعظم حدیث اکرم غیث عالم محبوب سبحانی مطلوب ربانی میدان و مولانا ابو محمد محمد الدین عبدالعزیز
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

نہرونی ایک نبی کے قدم پر جوتا ہے اور میں اپنے قبیلہ اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پا کر پرہوشی حاصل
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا
میں نے اسی جگہ قدم رکھا مگر نبوت کے قدم کو ان کی
طرح غیر نبی کو اصلاً راہ نہیں۔ اس کو امام ابو الحسن علی
شطنوفی قدس سرہ نے بجز الاسرار میں
روایت کیا، تو کہا ابو محمد مسلم بن علی بن عبد اللہ
بن سنان الدمشقی المصری جو قاضی مصر میں
۶۷۱ھ میں پیدا ہوئے، انھوں نے کہا مجھے
شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبد اللہ مصری

کل دلی علی قدم نبی وانا علی قدم حیدری
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومارقم البصطفی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدما الا وضعت
انا قدمی فی الموضع الذی رفع قدمہ
منہ الا ان ینکون قدما من اقدام
النبوۃ فانہ لا یسبیل ان ینالہ
غیر نبیؐ سواہ الامام الاجل ابو الحسن
علی الشطنوفی قدس سرہ فی بیہجۃ الاسرار
فقال المہربان ابو محمد سالف بن علی بن
عبد اللہ بن سنان الذی جلی المصری

لے کہ اعمال بحوالہ ابن ابی عاصم و ابن جریر و طبرانی و ابن شہین فی السننہ حدیث ۱۵۱۳، ۱۵۱۴ و سنن ابی داؤد
۱۵۱۳ بجز الاسرار ذکر کلمات اخیر مابین فقرہ

نے ۶۲ھ کو بغداد میں بیان کیا کہ میں نے
شیخ محمد بن عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو مدبر میں کرسی پر تشریف فرما، کھتے ہوئے
سنا تو وہ ذکر فرمایا جو گزرا۔ (ت)

المولد بالقاهرة سنة احدى وسبعين
وستائة، قال اخبرنا الشيخ القدوة
شهاب الدين ابو حفص عمر بن عبد الله
المهروزي ببغداد سنة ۶۲۰ اس جم
عشرين وستائة، قال سمعت الشيخ محمد
الدين عبد القادر رضي الله تعالى عنه يقول
على الكرسي بعد رسته (فذكر ما)۔

بالجملہ ما دون نوبت پر فائز ہونا نہ تو وہی دلیل نہ نوبت تفضیل کو وہ صد ہا میں مشترک اور فی نفسہ مشکک
ہر غوث و صہبائی اس میں شریک اور ان پر نسبت منقول بالمشکیک، بلکہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من آتاه ملك الموت وهو يطلب الصلوات
بينه وبين الانبياء ودرجة واحدة
ودرجة النبوة لله رداء ابن النجار عن انس
رضي الله تعالى عنه۔
جس کے پاس ملک الموت آئیں اور وہ طلب علم
میں ہو اس میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
میں صرف ایک درجے کا فرق ہے کہ درجہ نبوت ہے
(اسے ابن النجار نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کیا۔ ت)

دوسری حدیث میں ہے،

كلا حملة القرآن ان يكونوا انبياء الا انه
لا يوحى اليهم رداء النبي في حديث عن
عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما،
تو اس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی
تفضیل کا وہم نہیں ہو سکتا۔

سہ جیمہ الاسرار ذکر کلمات اخیر بہا عن نفسه الخ
سہ کفر النعمانی بحوالہ ابن النجار عن انس حدیث ۲۸۸۲۹ موسسة الرسالة بيروت
سہ الفردوس بما تورد الخطاب حدیث ۲۲۱ دار الكتب العلمية بيروت
ص ۲۲
۱۶۰/۱
۵/۱

ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں : ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں اور علی رضی اللہ عنہ
 صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے ۔ نسیم الریاض

شرح شفاۃ امام قاضی عیاض میں ہے ،

اما تخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فلا ینہ الصدیقین الا بکوالذی سبقنا س
 کلہم تصدیقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم
 یصد رمنہ غیرہ قط وکن اعلیٰ کرم اللہ تعالیٰ
 وجہہ فانہ یسمی الصدیق الاصفی الذی
 لم یتلبس بکفر قط و لم یسجد لغیر اللہ مع
 صغیر و کون ابیہ علی غیر الملة ولذا اخص
 بقول علی کہ ہ اللہ تعالیٰ وجہہ

لیکن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تخصیص اس لئے کر دہ
 صدیق اکبر ہیں جو تمام لوگوں میں آگے ہیں کیونکہ انہوں
 نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کی وہ کسی کو
 حاصل نہیں اور جو علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کلام
 صدیق اصغر ہے جو ہرگز کفر سے متلبس نہ ہوئے
 اور نہ ہی انہوں نے غیر اللہ کو سجدہ کیا یا جو دیکر دہ
 تابا لے تھے اور ان کے والد ملت اسلام پر
 نہ تھے ، اسی وجہ سے انہوں نے علی کرم اللہ وجہہ کے
 قول کو خاص طور پر یاد دت

حضرت خاتم الاولیاء المحمدیہ فی زمانہ ہجراتی ولسان القوم بجمانہ و بیانہ سیدی شیخ اکبر علی الدین ابن
 عربی نعم اللہ فی الدارین بغیضانہ فی کتابہ کبر شریعت میں فرماتے ہیں ،

فلو فقد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 فی ذلک الوطی و حضرة ابوبکر لعام فی ذلک
 المقام الذی اقم فیہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم لانه یسب ثم اعلیٰ
 منہ یحبہ عن ذلک فهو صادق ذلک
 الوقت وحکمہ وعا سواہ تحت حکمہ دشتم
 قال > هذا المقام الذی اقبلنا بہ بیعت
 الصدیقۃ ونبوة التشیرم الذی ہو مقام
 القربة وهو لا یض او هو دون نبوة التشیرم

یعنی اگر حضور رسیت عالم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس
 وطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر
 حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کے مقام پر صدیق قیام کریں گے کہ وہاں صدیق
 سے اعلیٰ کوئی نہیں جو انہیں اس سے روکے وہ
 اُس وقت کے صادق و حکیم ہیں اور جو ان کے سوا
 ہیں سب ان کے زیر حکم ، یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا
 صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے ، یہ
 مقام قربت فردوں کے لئے ہے ، اللہ کے نزدیک

و فرقة الصدیقین فی المنزلة عند الله والمنار
الیہ بالسرا الذی ذکر فی صدقہ اچی بکر ففضل بہ
الصدیقین اذ حصل لہ مالیس
فی شرط الصدیقین ولا صحت لواصحابہا
فلیس بینہ اچی بکر و بعین رسول الله
صلی الله تعالی علیہ وسلم جل لانه صاحب
الصدیقین و صاحب سرہ
صلی الله تعالی علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کر وہ تو صدیقیت والے ہی میں اور صاحب راز بھی رضی اللہ

نبوت شریعت سے نیا اور صدیقیت سے مرتبہ میں
بالا سچائی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو
سید صدیق میں ممکن ہوا جس کے باعث وہ تمام
صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ ان کے قلوب میں
وہ راز الہی حاصل ہوا جو صدیقیت کی شرط سے
نہ اس کے لازم ہے تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کر وہ تو صدیقیت والے ہی میں اور صاحب راز بھی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ۔
ترجمہ سیل : یعنی احادیث علویہ مطبوعہ دہلی۔

مولاعلیٰ کی نگاہ میں مقام صدیق اکبر صاحبزادہ امیر المؤمنین مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ
وجہ الکریم سے ہے :

قال قلت لابی ای انسان خیر بعد النبی
صلی الله تعالی علیہ وسلم قال ابوبکر
قال قلت ثم من قال ثم خشیث ان اقول ثم
من فیقول عثمان فقلت ثم انت یا اہلبت
فقال ما لنا الا رجل من المسلمین یب من واه
ایضا ابی عاصم و خشیث و ابونعیم
فی الحلیۃ الاولیاء۔

میں نے اپنے والد ماجد مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
عرض کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب
آدمیوں سے بہتر کون ہے ؟ فرمایا : ابوبکر۔ میں نے
کہا پھر کون ؟ فرمایا : پھر عمر۔ پھر مجھے خوف ہوا کہ
کہیں میں کوئی پھر کون تو فرمایا میں عثمان، اس نے
میں نے بہت کر کے کہا اسے باپ میرے ! پھر
آپ ؟ فرمایا، میں تو نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں
ہے۔ (اسے ابن ابی عامر اور خشیث اور ابونعیم نے
بھی علیہ الاولیاء میں بیان کیا ہے۔)

سلفہ العترۃ الکبیرۃ الباب الثالث والستون وادارۃ التراث العربی بیروت
۲/۲۵
۱/۸۱
۱۶/۲۱۴
۱۳/۶
سلفہ العترۃ الکبیرۃ الباب الثالث والستون وادارۃ التراث العربی بیروت
۲/۲۵
۱/۸۱
۱۶/۲۱۴
۱۳/۶
سلفہ العترۃ الکبیرۃ الباب الثالث والستون وادارۃ التراث العربی بیروت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت: یرا الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سأیت اباہم ومن یجلس تلک علیہ
مقل کرنا اور اگر تو ابوبکر کو دیکھ جوتا اور مجھے افضل بنانا تو تجھے حد ملنا۔
ابن مسکرسینہ نا غار بن یا سر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ
وجہہ نے فرمایا،

لا یفضلنی احد علی ابی بکر ومن الا وقد
انکس حق وحق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم۔
جو مجھے ابوبکر وحق پر تفضیل دے گا وہ میرے اور
تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے حق کا منکر ہوگا۔

حضرات شیخین اولین جنتی ہیں
ابوطالب عشاری اور اسمہانی کتاب التجر میں عبدغیر سے راوی
میں نے امیر المؤمنین مولیٰ علی سے عرض کی، رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد منہب سے پہلے جنت میں کون جاسے گا؟ فرمایا، ابوبکر وحق۔ میں نے عرض کی،
یا امیر المؤمنین! کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے؟ فرمایا،

ای والدی خلق الجنة وبرأئنا انہما لیاکلان
من ثمارھا یدروان من ماہما ویحکمان
علیٰ فرشیہا وانا موثقون بالھما۔
ہاں قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر بڑا کیا اور آدمی کو
اپنی قدرت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت کے
پہلے کھائیں گے، اس کے پانی سے سیراب ہوں گے،
اس کی مسند پر آرام کریں گے اور میں ایسی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

خیر الناس بعد رسول اللہ
ابودرہروی وواقطنی وغیرہما حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے راوی میں نے امیر المؤمنین سے عرض کی،
یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فقال مہلایا ابا جحیفہ
یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا
ظہر واسے ابوجحیفہ! کیا میں تمہیں نہ بتا دوں کہ

۲۲۵/۱۶	دار الفکر بیروت	حدیث ۷۷۳	لئے جامع الاماویث بحوالہ العشاری
۲۶/۱۳	موسستہ الرسالہ بیروت	۳۶۱۵۳	کنز العمال
۲۶۱-۲۲۱/۱۶	دار الفکر بیروت	۷۷۳	جامع الاماویث بحوالہ ابن عساکر
۲۱۹/۱۶	"	۷۷۳	ابوطالب عشاری والاصغری فی الترمذیۃ

الاخبار: بخیر الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر وعمر
 خير الناس كوني سید فرمایا: اسے ابو جعفر
 بنی ان س بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں۔

افضل الناس بعد رسول الله
 ابو بکر علیہ السلام اور ابن عباس کتب السنہ اور ابن عساکر تاریخ میں
 عمرو بن حریث سے راوی ہیں نے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ
 منہر پر فرماتے سنا:

ان افضل الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم
 علیہ وسلم ابو بکر وعمر وعثمان وفي لفظ
 ثم عمر ثم عثمان
 بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد
 سب آدمیوں سے افضل ابو بکر و عمر و عثمان ہیں اور
 بالفاظ دیگر پھر عمر پھر عثمان۔

مولود الزکی فی الاسلام
 ابن عساکر بطریق سعد ابن طریح الصنعین بن سہاتہ سے راوی فرمایا:

قلت لعلي يا امير المؤمنين من خير الناس
 بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال ابو بکر، قلت ثم من؟ قال ثم عمر،
 قلت ثم من؟ قال ثم عثمان، قلت ثم من؟ قال
 انما، رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسلم بعجف هاتين والا فحيمتا، وباذن
 هاتين والا فحيمتا، يقول ماولد في الاسلام
 مولود الزکی ولا اظهر ولا افضل من ابی بکر
 ثم عمر۔
 میں نے مولیٰ علی سے عرض کیا یا امیر المؤمنین! رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل
 کون ہے؟ فرمایا: ابو بکر میں نے کہا، پھر کون؟ فرمایا:
 عمر، کہا، پھر کون؟ فرمایا: عثمان، کہا، پھر کون؟ فرمایا:
 میں نے ان آنکھوں سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کو دیکھا اور نہ یہ آنکھیں چھوٹ جاتی ہیں اور ان
 کانوں سے فرماتے سنا اور نہ ہرے جو حساب میں
 حضور فرماتے تھے اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا
 نہ ہوا ابو بکر پھر عمر سے زیادہ باکیزہ زیادہ فضیلت
 والا ہو۔

۲۲۲/۱۶	دار الفکر بیروت	حدیث ۳۳۳۷	بجاء العاصم بنی فی المصنوع	لے جامع الاحادیث
۲۱/۱۳	مکتبۃ النعمان	حدیث ۳۹۱۳۱	حدیث ۳۹۱۳۱	لے کثر النعمان
۲۹۰/۱۶	دار الفکر بیروت	حدیث ۸۰۰۶	دار الفکر بیروت	لے کثر النعمان
۲۹۲/۱۶	دار الفکر بیروت	حدیث ۸۰۲۳	حدیث ۸۰۲۳	لے جامع الاحادیث

ابو طالب عشاری فضائل الصدیق میں راوی 'امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں :
وہی انا الاحسن من حسنات اہل بکویت میں کوئی ہوں مگر ابو بکر کی نیکیوں سے ایک نیکی ۔

نیشتر واہسی واہن عسکر ابو الزناد سے راوی :
سیدنا صدیق کی سبقت کی چار وجوہات ایک شخص نے مولیٰ علی سے عرض کی ، یا امیر المؤمنین !
کیا بات ہوئی کہ مہاجرین و انصار نے ابو بکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام و سوانح پشیر ،
فرمایا ، اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کر دیتا ، افسوس تجر پر ، ابو بکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت
لے گئے ، افتخار اسلام میں مجھ سے پہلے ، ہجرت میں مجھ سے سابق ، صحبت غار میں انھیں کا حصہ ، نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امانت کے لئے انھیں کو مقدم فرمایا دیکھ کہ ان اللہ ذکر الناس کلہم و صدح
ابا بکر فقال لا تصبر و لا تعد نصرہ اللہ الا یہ افسوس تجر پر دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے سب کی خدمت کی اور
ابو بکر کی مدد فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے ، اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرمائی جب نبی
نے اسے سمجھے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے پیار سے فرماتا تھا غم نہ کھا اللہ ہمارے
ساتھ ہے ۔

حضرت صدیق کا قدم خطیب بغدادی واہن عسکر اور علی مسند الفردوس اور عشاری فضائل الصدیق
میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی ، رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،
سألت اللہ ثلاثا ان یضدک فابی علی
تقدیم ابی بکر کیے
اسے علی ! میں نے اللہ عز و جل سے عین بار سوا لی کیا کہ
تجھے تقدیم دے اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابو بکر کو
مقدم رکھا ۔

حضرت علی کی مدح افراط و تفریط کا شکار عبداللہ بن احمد نوادر مستند میں ، اور
ابو یعلیٰ و دورق و حاکم واہن ابی حاتم

۲۰۸/۱۶	دار الفکر بیروت	حدیث ۶۸۴	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،
۲۰۹/۱۶	"	۶۸۹	"
۲۱۳/۱۱	دار الکتاب العربی بیروت	حدیث ۵۹۲۱	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،
۵۱۸/۱۶	موسسۃ الرسالہ بیروت	حدیث ۳۵۲۸۰	کثر التمالی بجالہ ابی طالب العشاری وغیرہ

و ابن شاپین امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا :

و دعا فی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا علی ان فیہ من عینی مثلاً البغضتہ الیہود حتی یہتوا امہ واجتہ انصاری حتی انزلوہ بالمؤذنة النقی لیس بہا و قال علی الا و انہ یہلک فی ترجلان محب مطرعی یفسد طغیہ بالمایس فی و یبغض مفتوحہ شانی علی ان یتہتق الادانی است بنی و لا یوحی الی ذلک فاعمل بکتاب اللہ و سنۃ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ما استطعت فاما امرکم بہ من طاعة اللہ حق علیکم کما علی فیما اجبتہم او کرم و ما امرکم ببغضہ انا و غیرہ فطاعة لاحد فی معصیۃ اللہ انما الطاعة فی البع و فی شئ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں تو میں جب تمہیں اطاعت الہی کا حکم دوں تو میری فرمائش واری تم پر لازم ہے چاہے تمہیں پسند ہو خواہ ناگوار، اور اگر محصیت کا حکم دوں میں کوئی قرآن کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں اطاعت تو شر و عبادت میں ہے۔

افضل الایمان ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے راوی فرمایا :

قلت لمحمد بن الحنفیۃ ہل کان ابوبکر اول القوم اسلاما فقال لا قلت فیما علا ابوبکر و سبقت حق لا ینکر احد غیرہ اجب بکرم قال لانه کان افضلہم میں نے امام محمد بن حنفیہ صاحب جزاء مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے فرمایا، نہ میں نے کہا پھر کس وجہ سے ابوبکر سب پر بلند و ساری ہو

اسلاما حین اسلام حق لحق پر یہ لے
کہ ان کے سوا کوئی دوسرے کا ذکر ہی نہیں کرتا ،
فرمایا ، اس لئے کہ وہ جب سے سلمان ہوئے اور جب تک اپنے رب عزوجل کے پاس گئے ان کا ایمان
سب سے افضل رہا ۔

شیخین کی فضیلت امام و کوفی جناب اسدی سے راوی :

ان محمد بن عبد اللہ بن الحسن انما قصور
من اهل الكوفة والجزيرة فأنوا عن
ابن بكير وعمر فالتفت الى فقال انظر الى
اهل بلادك ليسا لوفى عن ابى بكر وعمر لهما
افضل عندى من على بن
میری طاعت التفات کر کے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابو بکر و عمر کے باب میں سوالی کر سکتے ہیں بیشک
وہ دونوں میرے نزدیک علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

رائسی اور خارجی نظریات
راوی انہوں نے رائسیوں سے فرمایا ،
انطلقت الخواص خبرت من دون
ابى بكر وعمر ولم يستطيعوا ان يقولوا
فيهما شيئا واطلقت انتم فظفرتم فوق
ذلك فبرئتم منهما فبقي فصول الله
حادثا احدا لا يبرئ منه

خارجین نے چل کر قرآن میں سے برأت کی جو ابو بکر و
عمر سے تھے میں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
مگر ابو بکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے ، اور
اسے رائسیوں نے ان سے اوپر حجت کی کہ خود
ابو بکر و عمر سے برأت کر بیٹھے تو اب کون رو گسیا
خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے نبرأت نہ کیا ۔

۵۳ ص	کتبہ محمدیہ مدائن	الباب الثانی	سنة الصراحي الحرة - بحوالہ ابن عساکر
۵۵ ص	" "	" "	" " بحوالہ الرازق طائی عن جناب الذہبی
۵۴ ص	" "	" "	" " بحوالہ الحافظ ابن حجر

رافضی کی سزا دارطنی فضیل بن مرزوق سے راوی، فرمایا :

قلت لعمر بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہم انکم امارہم فترض طاعتہ
تقرضون ذلک لہ من لہم یعرفون ذلک لہ
فبات حات میتہ جاہلیہ فقال لا واللہ
ما ذلک فیما من قال هذا فهو کاذب
فقلت انہم یقولون ان هذه المنزلة
کانت لعلی ثم للحسن ثم للحسین قال قائلہم
اللہ ویلہم ما هذا من الدین واللہ
ما هؤلاء الامم کلین بنا هذا معتبر

میں نے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام
باقر کے بیٹائی امام عمر بن علی سے پوچھا آپ میں کوئی
ایسا امام ہے جس کی طاعت فرض ہو آپ اس کا
یہ بتی پچھاتے ہیں جو اسے جہلے پچھاتے مرجائے
جاہلیت کی موت مرے، فرمایا خدا کی قسم ہم میں
کوئی ایسا نہیں جو ایسا کہے جھوٹا ہے، میں نے
کہا رافضی تو کہتے ہیں یہ مرتبہ مولا علی کا تھا، پھر
امام حسن پھر امام حسین کو ملے، فرمایا واللہ رافضیوں کو
قتل کرے خرابی جو ان کے لئے یہ کیا دین ہے خدا
کی قسم یہ لوگ نہیں مگر یہ امام لے کر دنیا گمانے والے
والعیاذ باللہ علو وعلو

نصوص ختم نبوت یہاں تک نصوص احادیث فقیر نے لکھیں اور چاہا کہ اسی پر بس کو سے، پھر خیال
آیا کہ ذکر پاک امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ ہے، ہمیشہ پیش اور مثل ہیں کہ
نام مبارک علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حاصل ہوں، نظر کروں قریشیان روح مبارک امیر المؤمنین سے تین بیات
میں دس بیاتیں خود ہی گزر چکی ہیں تہذیب بعد حدیث ۲۵ یک و بعد ۳۹ صد و بعد ۴۲ یک و بعد ۵۵
۵۵ و ۵۵ و ۵۵ یہ مقصود تو یوں حاصل تھا مگر اندھا نگاہ کو وضع رسالہ خصوص ختم نبوت میں سے اور
۱۰۰ ایک بیاتیں پیش اس مطلب کو دوسرے طرز سے ادا کرتی تھیں لہذا خاص مقصود کی بیس حدیثوں
کا اضافہ ہی مناسب نظر آیا کہ خود اصل مرام پر تشریحوں کا عدد کامل اور اصل مرویات ایک سو بیس ہر کہ
تین پہل حدیث کا فضل حاصل ہو۔

ارشاد اہل انبیاء و علمائے کتب سابقہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات دیگر صحابہ کرام
حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن نبتہ سے وہ

سے کسب اہل بدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
 بیشک اللہ عزوجل روز قیامت آدموں سے پہلے نور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو نماز فرمائے گا
 تم نے نور کو کیا جواب دیا کہ ہمیں گئے نور نے تمہیں تیری طرف بلایا نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا نہ کچھ نصیحت کی
 نہ بیاں یا نہ کافر کوئی حکم سنایا، نور علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے،

دعوتی قسم یا سب دعاؤ فاشی فی الاولیٰ و
 الاخرین امۃ حق انتھی الی خاتم النبیین
 احمد فانسخہ وقرآنہ وامن بہ وصدقہ
 الہی! میں نے انھیں ایسی دعوت کی جس کی شبہہ
 یکے بعد دیگرے سب انگوٹھوں پر یہ سبیل تھی
 یہاں تک کہ سب سے پہلے نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم پہنچی انھوں نے اسے گما اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم فرمائی، حق سبحانہ و تعالیٰ
 فرماتے گا احمد و امت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاؤ۔

فیاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 وامتہ یسعی نورہم بین یدہم
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت
 حاضر آئیں گے تو ان کو ان کے نور ان کے آگے چلا جائے گا

جستہ ہوئے گئے

نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے شہادت ادا کریں گے الحدیث وقد اخبرنا کاظم نے حدیث کو اختصاراً نقل کیا ہے
 وارطی غرائب امام مالک اور یحییٰ ولاحی اور خطیب رواۃ مالک میں بطریق عبیدہ عن مالک بن انس
 عن تابع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور ابن ابی الدنیا، اور یحییٰ والبیہقی ولاحی میں بطریق ابن ابیہر
 عن مالک بن الانبار عن یحییٰ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور البیہقی ولاحی میں عن طریق یحییٰ بن
 ابراہیم بن ابی قیس عن بن اسلم عن ابیہ اسلم عن موفی عن عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور معاذ
 بن المنذر زائد عن مسند مسدد میں بطریق ہفتی عن دینار عن عبد اللہ بن ابی الہذیل راوی یحییٰ اور
 بروجر اقر وادعی مغازی میں عن عبد العزیز بن عمر بن جعوف عن فضلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
 اور ابن جریر تاریخ، اور یاقوتی کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معروف عن عبد اللہ بن معمر و عن
 ابی عبد الرحمن الانصاری عن محمد بن حصین بن علی بن ابی طالب، اور ابن ابی الدنیا
 امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

وهذا حدیث معاذ وخبہ صحیح النص یہ حدیث معاذ کی ہے اور اس میں صریح نص ہے

علی سرمدانا و مسائن حنا من الطریق
 پہاڑی مراد پر، اور پہلے طریقہ سے ہم جو زیادتی کریں گے
 الاول ادس ناحولہ هلا لین۔
 وہ طریقہ میں ہے (ت)

ذریب بن برملا کی شہادت
 سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فضل بن عسیر و
 الفصادی کو تین سو ہجری میں و انصار کے ساتھ تاراج حوران

عراق کے لئے بھیجا، یہ قیدی اور غنیمتیں لے آئے تھے، ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی، فضل نے اذان
 کھی، جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کہ ہوت
 کبیرا یا فضلہ تم نے کبیر کی بڑائی کی اسے فضلہ، جب کہا اشھدان لا الہ الا اللہ جواب آیا
 اخلصت یا فضلہ اخلاصاً لفضلہ اتم نے خاص توحید کی، جب کہا اشھدان محمد رسول اللہ

آواز آئی بھی بخت لا نبی بعدہ ۱۱ ہو اللہ ہی وہو الذی بشنا بہ عیسیٰ بن مریم و علی سراسر
 امتہ تقوم الساعة یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور سناٹے والے عیسیٰ ہی ہیں
 جس کی بشارت ہمیں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے دی تھی انھیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی۔
 جب کہا ہی علی الصلوۃ جواب آیا فی بیضۃ فریضۃ (طلوہی لمن مشی الیہا و وظل علیہا)
 نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا غولی و شادمانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی
 رکھے، جب کہا ہی علی الفلاح آواز آئی الفلاح من آتھا و وظل علیہا (اخلع من اجاب محمدا

ساقی طریقہ میں یوں ہے اور دوسرے طریقہ میں ساقی
 کے ہاں یوں ہے، حتی علی الصلوۃ پر کہا یہ مقبول اگر
 ہے، اور حتی علی الفلاح پر کہا اس میں امت
 کے لئے تھا ہے، اور ابی الدنیا نے اس کا کس
 بیان کیا کہ پہلے میں اُمّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بقا اور دوسرے
 میں، مقبول اگر، کہا ۱۲ منہ (ت)
 ۱۱ هكذا فی السابغ و فی الطریق الثانی عند
 البیهق فی الصلوۃ قال کلمۃ مقبولۃ و
 فی الفلاح قال البقاء لامة احمد صلی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، و عکس اجاب
 ابی الدنیا فذاکر فی الصلوۃ البقاء لامة
 محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و
 فی الفلاح کلمۃ مقبولۃ ۱۲ منہ۔ (۴)

کے مراد الخطیب و هو البقاء لامة صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ (۴)
 خطیب نے یوں زیادہ کہا یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بقا ہے
 علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ (ت)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمؐ مراد کو پہنچا تو نماز کے لئے آیا اور اس پر ملامت کی مراد کو پہنچا جس نے محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمؐ کی اطاعت کی، جب کہا قدامت الصلوٰۃ جواب آیا البقاء لادمتہ محمد صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلمؐ وعلیٰ سوا سہا تعویذ الساعۃ بئاسیہ است محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمؐ کے لئے
اور انھیں کے سرور پر قیامت ہوگی (جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ آواز آئی اخلصت
بالخلاص کلہ یا فضیلتہ فحور اللہ بھا جسدک علی الناس اے فضلہ! تم نے پورا خلاص کیا
تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے سبب تمھارا بدن دوزخ پر حرام فرما دیا) نماز کے بعد فضلہ کھڑے ہوئے اور کہا
اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے! ہم نے تمھاری بات سُنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جنؑ ظاہر ہو کہ
ہم سے بات کرو کہ ہم کلمہ شریف و حبیب اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمؐ (اور امیر المؤمنین علیؑ) کے
سفیر ہیں۔ اس گئے پر بہار سے ایک پورے شخص غودار ہوئے، سپید مو، دراز پیش، سر ایک بچے کے برابر
میدانوں کی ایک چادر اڑ رہے ایک باندھے، اور کہا اسلام علیکم دس حجۃ اللہ، حاضرین نے
جواب دیا اور فضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ میں ذریعہ بن بنی اسرائیل بنو بندہ نسلا
عینے بنی مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وحی ہوں انھوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزدیک
نیک باقی رہوں (مناذی الصلی اللہ فی دوسرے طریقہ میں یہ زائد ہے۔) تم پھر ان سے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمؐ کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا۔ اس پر وہ پیر بزرگ بشت روستے،
پھر کہا ان کے بعد کون ہوا؟ کہا ابو بکر۔ وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا۔ کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا علیؑ۔ کہا
امیر المؤمنین علیؑ میرا سلام کہو، اور کہا کہ ثبات و سداد آسانی پر عمل رکھتے کہ وقت قریب آگاہ ہے۔
پھر علامات قریب قیامت اور بہت کلمات و معجزات حکمت کے اور غائب ہو گئے۔ جب امیر المؤمنین کو خبر
پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے
(اور وہ طین تراخیں میرا سلام کہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمؐ نے یہی خبر دی تھی کہ علیؑ علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا ایک وحی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے) سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چار ہسٹار
مہاجرین و انصار کے ساتھ) اُس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پنجگانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ ملا،
آخر واپس آئے بلے

شام کے نصرانی ختم نبوت کی شہادت دیتے ہیں طبرانی معجم کبیر میں سیدنا جبرین طعم

زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے بلاؤ چھا کیا تھا اسے یہاں کئی شخص نے غرت کا دعویٰ کیا ہے، ہم نے کہا یاں، کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لو گے؟ میں نے کہا یاں، وہ ہیں ایک مکان میں سے گیا جس میں تصاویر تھیں، وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عورت کبیر مجھے نظر نہ آئی، اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا کہ شعل میں ہو؟ ہم نے سال کہا، وہ نہیں اپنے گھر سے گیا وہاں جلتے ہی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منبر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا،

انہ لم یکن نبی الا کانت بعدہ نبی
الاھذا خانہ لاجبی بعدہ « وهذا الخلیفة بعدہ »
بیشک کوئی نبی ایسا نہ تھا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا
اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی
نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔

اُسے جبرین دیکھو تو ابوبکر صدیق کی تصویر بھی ملے

بادشاہ روم کے دربار میں ذکر مصطفیٰ
سنن بیہقی اول: ابن عساکر بطریق قاضی صوفی

ابو نعیم بطریق حضرت ابو امامہ باہلی حضرت پرشام بن عاص سے راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شرفیوں کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لاله اللہ واللہ اکبر اللہ بنا ہے یہ سکتے ہی اس کا شرفیوں ایسا پہنے لگا جیسے ہوا کے جھونکے میں کجور، اس نے کہا بھیجا یہ تھیں حق نہیں پہنچا کہ شہروں میں اپنے دروں کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا گیا ہم نے وہ شرفیہ پہنے شرفیہ مسند پر بیٹھا تھا اس پاس ہر چیز مرصع تھی اس کے اداکین دربار اس کے ساتھ تھے ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گشتے میں بیٹھ گئے وہ جس کو بولام آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کبیر نہ کیا؟ ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس خبر سے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہیں روانہیں کر کسی کے لئے بھالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کون تھا اسے یہاں کیا ہے؟ ہم نے

کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی باوٹاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا پھر ہر گھٹیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شرفیوں کے نیچے اترتے وقت کہا تھا؟ ہم نے کہا ہاں، کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چستیمذکی اس طرح کانپنے لگتی ہیں؟ ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے نہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی عکس ہے، بولا کچھ بات غیب ہوتی ہے تو خدا کی قسم مجھے آ کر دیکھو کہ کاش میرا دماغ مکمل کل جاتا اور تو یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزے لگتی، ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھاکہ یہ زلزلہ لاش میں نبوت سے نہ ہو بلکہ کسی افسانی منبہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے عجرات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شامی نبوت کو بھی غائب مگر اسے حادث کے مطابق رکھتا ہے)

ولو جعلہ ملکاً ليجعلہ من جلا و قیسا
علیہم ہایلبسوں تھے
ولہذا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جہادوں میں بھی جنگ و مہم و مہم و مہم کا معنی ہوتا ہے،
الحدیب بیننا و بینہ سجالی مننا و
ننالی حسنۃ۔ من وادہ الشیخان عن الابی
صفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کبھی وہ کامیاب اور کبھی ہم کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کو حقیقین نے ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

لہذا جب ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر قل کو خبر دی کہ لڑائی میں کبھی ہم بھی ان پر غالب آتے ہیں ہر قل نے کہا ہذا ابة النبوة یہ نبوت کی نشانی ہے سواہ البزار و ابو نعیم عن حذیة الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے بزار اور ابو نعیم نے وحید کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

شہدۃ کل النبرۃ للنبی باب ما وجد من سورۃ نبینا محمد دارالکتب العلمیہ بیروت ۱/۸۶-۸۷
جامع الامارین بکوال ابن عساکر عن المعانی عن عبادۃ بن یونس حدیث ۱۵۹۳۱ دار الفکر بیروت ۲/۶۲

شہد القرآن الکریم ۱/۶
شہد صحیح البخاری باب کیف کان بدر الوحی قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳
شہد کشف الاستار عن زوائد البزار باب فیما کان عند اہل الکتاب من علامات نبوت مرستہ الرسالہ بیروت ۳/۱۱۶

تصرف اولیا اور مظلومیت حسین پر شک کرنے لگے ہیں اور اسی قبل سے ہے جاہل و باہون کا
 اعتراض کہ اولیاء اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ قدرت رکھتے تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں ایسی مظلومیت
 ساتھ شہید ہو جاتے، ایک اشارے میں زید بن علی کے لشکر کو کیوں نہ غارت فرمایا، مگر یہ سفیر نہیں جانتے کہ
 اُن کی قدرت جو انہیں اُن کے رب نے عطا فرمائی رضا و تسلیم و جہدیت کے ساتھ ہے نہ کہ محاذِ اللہ جاری و کمرشود
 خود مری کے ساتھ مقتول بادشاہ مصر نے حاطب بن ابی بلترہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امتحان لیا تھا کہ جب تم
 انہیں نبی کہتے ہو تو انہوں نے دعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک فرمایا جب انہوں نے اُن کا شہر منکر چڑھایا تھا،
 حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کیا تو مجھے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ نہیں مانتا انہوں نے دعا
 کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک کر دیا جب انہوں نے انہیں پکڑا اور مٹی دینے کا ارادہ کیا تھا، مقتول ہو کر
 انت حکیم جاد من عند حبیبکم، تم حکیم ہو کہ حکیم کامل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے آئے
 سواہ البیہقی عن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اس کو بھیجیے گا حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کیا۔ ت)

خیر یہ تو فائدہ فائدہ تھا، حدیث سنائی کی طرف خود کریں۔

ہر قتل کے پاس انبیاء کی تصاویر پھر ہر قتل کے پاس باعزاد اکرام ایک مکان میں
 آٹارا، دو دن وقتِ حیات کی مہمانیاں بھیجتا، ایک بڑا صند و تختہ زنگارہ لٹکا کر وہاں اس میں چھٹے
 خانے سے ہر خانے پر دو روزہ لٹکاتا، اُس نے ایک خانہ کوئی کر سیاہ کر لیا کہ کاکڑا ہند کی بڑا نکالا آستے کو لانا تو
 اس میں ایک سُرخ تصویر تھی، دو فرخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے تو بصورت بدن میں ایسی لمبی گردن بھی نہ دیکھی تھی کہ
 بالی نہایت بڑی دہے ریش و گیسو غایت سن و جمال میں، ہر قتل ہوا، انہیں پچانتے ہو، ہم نے کہا، نہ کہا،
 یہ آدم ہیں علیہ السلام نے علیہ وسلم، پھر وہ تصویر دکھ کر دوسرا خانہ نکھلا، اُس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا
 نکالا، اُس میں خوب گور سے رنگ کی تصویر تھی، مویا بڑے سر باندھتے قطبان، فرخ چشم، کش دہیز،
 بزرگ سر (انہیں سُرخ، داڑھی خوبصورت) پوچھا، انہیں جانتے ہو، ہم نے کہا، نہ کہا، یہ فرخ ہیں علیہ السلام
 تعالیٰ علیہ وسلم، پھر اسے دکھ کر اور خانہ نکھلا، اُس میں سے حریر بزرگ کا کٹا نکالا، اس میں نہایت گور سے رنگ

کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ، خوش چشم، دراز بینی، لکڑیادہ پیشانی، رخسار سے لئے ہوئے، سر پر نشانی
پیری، لیش مبارک سپید نورانی، تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان بگتی ہے، سانس لے رہی ہے (شکر
رہی ہے) کہا، ان سے واقف ہو؟ ہم نے کہا نہ، کہا، یہ ابراہیم ہیں علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اسے
دیکھ کر ایک اور خانہ کھولا، اس میں سے بزرگ شیشم کا پانچ لکالا، اسے جو ہم نظر کریں تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی تصویر نظر آتی، بولا، انھیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہے، اور کہا، یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں،
دُ بولا، انھیں اپنے دین کی قسم یہ خُسمد ہیں؟ ہم نے کہا، ہاں ہیں اپنے دین کی قسم یہ خُسمد اکرم کی تصویر پاک
ہے گویا ہم حضور کو حالت حیات دُنوی میں دیکھ رہے ہیں۔ اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا سبے جو اس پر گیا میدھا
کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک وہ دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا، اما انہ آخر الیوموت و لکن یجئلتہ
لانظر حاضنہ کثرتے ہوئے جو خانہ سب غفلوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا دیکھوں تمہارے
پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احماتی تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم
خدا بخود کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لئے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی
موجود ہیں تو ضرور پہچان لگے، بھرا اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا، اور یہی دیکھ کر اس خرمال نصیب کے دل میں درد
اٹھا کہ جو اس جانتے رہے اٹھا بیٹھا دم بخود رہا،

واللہ متعمد نوسہ و لو کثرہ انکفہ و ۱۰
والحمد للہ رب العالمین ۱۱

ہمارا مطلب تو یہ تھا کہ انھیں پُررا ہو گیا کہ یہ خانہ سب غفلوں کے بعد ہے، اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کو یاد کر کے، علیہ ہائے منورہ پر اطلاع مسلمان کے لئے اس کا خلاصہ بھی
مناسب، یہاں تک کہ دونوں حدیث متفق ہیں، ترجمہ مختصر آ حدیث عبد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا
جو لفظ حدیث ہشام رضی اللہ عنہ سے اٹھائے خطرا طیلال میں تھے، اب حدیث ہشام اتم و ازید ہے کہ اس میں
پانچ انبیاء روم و اسحق و یعقوب و یسعی و یوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شریف زائد ہے لہذا اسی سے

لے جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن الدما فی عن عبد بن الصامت حدیث ۱۵۶۴ دار الفکر بیروت ۶۳/۱
ولا النہی للنبیہ للبیہقی باب ما بعد من صوره نبیہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۸۸-۸۷

سہ القرآن اکبریم ۶/۱
سہ ۱/۱

اندر کریں، اور مضمون حدیث عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں زائد ہو اسے خطوط طلالی میں پڑھائیں،

فرماتے ہیں پھر اس نے ایک اور رخا نہ کھولا، حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ ساقی کی کھائی (مگر حدیث عبادہ میں جو رنگ ہے) مروغول درخت گھونگر والے بالی، آنکھیں جانب باطن مائل، تیز نظر، نریش رو دانت باہم چڑھے ہرٹ، سٹا جیسے کوئی حالت غضب میں ہو۔ ہم سے کہا: انھیں پہچانتے ہو؟ یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی، صورت ان سے ملتی مگر سر میں خوب تیل پڑا ہوا، پیشانی کشادہ۔ پتلیاں جانب یعنی مائل (سر مبارک مدور گولی)، کہا: انھیں جانتے ہو؟ یہ ہارون علیہ السلام ہیں۔ پھر اور رخا نہ کھولی کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مروگندم گول، سر کے بالی سیدھے، قدمیانہ، چہرے سے آٹا پششت نمایاں، کہا: یہ ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، گدارنگ جس میں سر تریختگی، ناک اونچی رستا پچلے پتھر خوبصورت، کہا: یہ اسی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، صورت اس کی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشابہت تھی مگر لب زریں پر ایک تل تھا، کہا: یہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی، رنگ گورا، چہرہ حسین، ناک بلند، قامت خوبصورت، چہرے پر نور و نشان اور اس میں آٹا پششت نمایاں، رنگ میں سرخی کی جھلک نمایاں، کہا: یہ قحطار سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جدِ کرم اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہت تھی، چہرہ گویا آفتاب تھا، کہا: یہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، سرخ رنگ، باریک ساقیں، آنکھیں کم کھل ہوئیں، جیسے کسی کوروشی میں پوندہ گئے، پیٹ ابھرا ہوا، قدمیانہ، تھوڑا جھل گئے، مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض علیہ الحمد للہ حدیثیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں ابو یعلیٰ و ابن عساکر نے بطریق یحییٰ بن ابی حمزہ و الشیبانی عن ابی صالح عن ام ہانئ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث معراج میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی علیہ روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

واعلم موسیٰ فضختم آدم طوال، کانہ من رجال
شواۃ کثیر البشر، فانرا یعین، من راکب الاسنان
مقلع الشفة خارج اللثة، عابس۔
لیکن موسیٰ علیہ السلام ہماری بدن گندم گول، طویل گویا
شواۃ قبیلہ کے لوگ، آنکھیں جانب باطن مائل، باہم چڑھے
دانت باہم چڑھے ہرٹ، سٹا جیسے حالت غضب،

اور ہمیں سے ترجیح حدیث صحیح ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مبنی کہ موسیٰ گندمی رنگ بتایا تھا ۱۲۔

علیہ یہ اس سالہا سال کے گریہ غم، الہی کا اثر تھا جس کے باعث رشادہ اور پروغیباہ بن گئے تھے۔

سنہ و مشور بکار ابی یعلیٰ و ابی عساکر تحت آیت سجدی الذی خسرات مکتبۃ آیۃ اللہ العظمیٰ قمریون م/ ۱۳۸

یوں ہے کہ ہر سب پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ہو، سابق و مریخ خوب گولی، کہا: یہ دو آدمی
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر ہر سب پر ایک تصویر نکالی، فرمایا: یہ یاقوت میں طاقی گھڑے پر سوار (جس کے
 ہر اوت پر گئے تھے گزشتہ بابی بوقت، پشت کو تباہ، گوارا رنگ) کہا، یہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور یہ پزار گوارا
 جس کے ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھا سہ جڑتے ہے۔ پھر حیرسیا پر ایک گوری تصویر نکالی، مرد
 جوان، دانشی نہایت سیما، سر کے بال کثیر، چہرہ خوبصورت (انہیں جن میں، اعضا، رقتناشت) کہا، یہ
 عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، ہم نے کہا: یہ تصویریں میرے پاس کہاں سے آئیں۔ ہمیں یقین ہے کہ
 یہ ضرور کئی قصاویہ ہیں کہ ہم نے اپنے بچے بھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر پریم کے مطابق پائی، کہا، آدم علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے اپنے زب عرقل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دیکھا دے حق سزا، فغانی لٹان پر
 قصاویہ انبیاء، ائمہ کی کہ مغرب شمس کے پاس تراء آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہیں، آدم القریں نے وہاں سے نکالی کہ
 وانیال علیہ السلام کو دی (انہوں نے پارچہ ہاتھ پر رانا دیں کہ یہ بعد پنا دی چلی آتی ہیں) سن لو خدا کی قسم مجھے
 آرزو تھی کہ انہیں میرا نفس رکھ سکے، گو گوارا کرتا اور میں مرے دم تک میں کسی ایسے کا بندہ بننا جو غلاموں کے
 ساتھ نہایت سخت ہتاؤ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا) پھر میں عمدہ جاننے دے کر رخصت کیا (اور
 ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد اسلام تک پہنچا دیا) ہم نے اکر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حال عرض کیا،
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے خبر دی کہ یہ اور یہ وہی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعمت پاتے ہیں۔

موقوف کے دربار میں فرمان نبوی **تذیل دوم:** امام واقدی اور ابو القاسم
 بن عبد الحکم قزوینی مصر میں بطریق ابان بن صالح راوی
 جب صاحب بن ابی بقیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمان اقدس سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موقوف نصرانی بادشاہ
 علیٰ حدیث مذکور ام بانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں علیہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہے قدیما سے زائد
 دراز سے کم، سینہ چوڑا، خون کا سُرخ بدن پر چمکتی، بال عمدہ ان کی سیما ہی سُرخ مائل ۱۲
 سٹہ فاشلا: یہ نفسیں جلیل حدیث طویل جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ تین ورق میں بیان فرما چکا ہوں
 امام حافظ عماد الدین بن کثیر پھر امام خاتم الحنفیہ سبکی نے فرمایا: ہذا حدیث جید الاستاد ورجالہ ثقات ۱۲
 سنہ دلائل البیوۃ للبیهقی باب ما بعد من سورۃ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ الاشرفیہ لاہور ۳۸۸ تا ۳۹۰
 جامع الاحادیث بحوالہ ابن حاکم عن المعانی فی عبادہ بن الصامت حدیث ۱۵۶۴ دار الفکر بیروت ۱۳۶۲/۲۰

محمود اسکندر کے پاس تشریف لے گئے، اس نے اُن سے دریافت کیا کہ تم مجھے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس بات کی طرف
 جگتے ہیں؟ اُنھوں نے فرمایا، تو سید و نماز پر غفلت نہ دروزہ رمضان و حج و فاسے محمد۔ پھر اس نے حضور کا علیہ و علیہ
 انھوں نے باختصار بیان کیا، وہ بولا:

قد بعثت انبیاء لم تذکرہا فی عینیہ حسرتاً
 قلت ما تفاصوہ و بین کتفہ خاتم النبوة الا
 ابھی اور باتیں باقی رہیں کہ تم نے نہ بیان کیں ان کی
 آنکھوں میں شمرنے ڈور سے ہیں کہ کسی وقت حیدر
 ہوتے ہیں اور ان کے دونوں شانوں کے بیچ میں ہرگز

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور صفات تحریر بیان کر کے بولا:
 قد کنت اعلم ان نبیا قد بقی و قد کنت اظن
 مخبرجہ بالشارع و هناك کانت تحویج الانبیاء
 قبلہ فاسا قد خرج فی امر من العرب
 فی امر من جہد و بؤس و القبط لا تطا و عسی
 علی اتباعہ و سیطر علی البلاد
 مجھے یقیناً معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان
 تھا کہ وہ شام میں ظہور کرے گا کہ ان کے انبیاء نے
 وہاں ظہور کیا اس میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے عرب
 میں ظہور فرمایا، محنت میں مشقت کی زمین میں، اور
 قبلی ان کی پیروی میں میری نہ مائیں گے محتریب وہ

ان شہر وں پر ظہور پائیں گے۔

تتمت حدیث، ابو القاسم نے بطریق ہشام بن اسحق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر
 بن واقد اسی کے شیوخ سے روایت کیا کہ تم قوس سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی مضمون کی عرضی
 لکھی کہ:

قد علمت ان نبیا بقی و کنت اظن انه یخرج
 بالشارع و قد اکس متک من سواک و بعثت الیک
 بھدیۃ
 مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان
 میں وہ شام سے ظہور کرے گا اور میں نے حضور کے
 قاصد کا اعزاز کیا اور حضور کے لئے در حاضر کرتا ہوں۔

عبداللہ بن سلام کا واقعہ ایمان
 قد نبیل صوم، سیدی و لائی میں حضرت عبد اللہ بن
 سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ سنا اور حضور کے صفت کا نام و ہیئت اور جن جن باتوں کی ہم حضور کے لئے

لے شرح الزرقانی علی المواہب بکوالواقعی و ابن عبد الحکیم المختصر الشافی، الغنم لثانی، دار المعرفۃ بیروت ۳۵۰/۲
 لکھ الطباعت الکبریٰ و ذکر بشیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و غیرہ وارسار بیروت ۲۶۰/۱

توقع کر رہے تھے تب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے مجھے خبر رفتی افزونی پہنچی میں نے حکیر کی میری پوچھی ہوئی اگر تم موسیٰ بن عمران
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آٹا کھائے تو اس سے زیادہ کیا کر سکتے؟ میں نے کہا، اسے پھر پوچھی! خدا کی قسم وہ موسیٰ بن
عمران کے بھائی ہیں جس بات پر موسیٰ جھجھکے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں، وہ بولی:

یا ابن ابی اھو النبی الذی کننا نغیرہ
انہ یبعث مع نبی الساعۃ ، قلت لہا
نعم
اسے میرے بیٹھے! کیا یہ وہ ہی ہیں جن کی ہم شہرہ
دستہ جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث
ہوں گے؟ میں نے کہا، نعم ہاں، الحدیث۔

خطیب و ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انا محمد و محمد و الحاشر و المقف و
الحاتم
میں احمد بن ابی اور محمد، اور تمام جہان کو شریفی والا،
اور سب انبیاء کے پیچھے آئے والا، اور نبوت
تم فرمائے والا، میں نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

ابوہریرہؓ و ابی ہریرہؓ و ابی ہریرہؓ و ابی ہریرہؓ
ہجرت حضرت عباس
ابن ابی ہریرہؓ و ابی ہریرہؓ و ابی ہریرہؓ و ابی ہریرہؓ
و ابی ہریرہؓ و ابی ہریرہؓ و ابی ہریرہؓ و ابی ہریرہؓ
میں نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکھو محفل سے) عرض حاضر کی کہ
مجھے آؤں خطا ہو تو ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے یہ فرمان نافذ فرمایا،

یا نعم اقم مکاتک الذی انت فیہ ، فات اللہ
یتختم بک الحجۃ کما ختم فی النبۃ
اے چچا! اظہار میں سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم النبیین
ہوئے والے ہر جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین
ہوں، میں نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سلسلہ دلائل النبۃ للبیہقی باب ما جاز فی دخول عبداللہ بن سلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتاب العلمیہ بیروت ۵۳/۲
سلسلہ تاریخ بغداد فی الخطیب ترجمہ ۲۵۰۱ احمد بن محمد السوطی دار الکتاب العربی بیروت ۹۹/۵
سنت تہذیب تاریخ دمشق اکبری ذکر من اسم عباس دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۳۵/۷

امام اجل فیتہ محدث ابو الیث سمرقندی تہذیب الفاضلین میں فرماتے ہیں،

حد ثاً ابو بکر محمد بن احمد ثناء ابو عمر
 ثناء عبد الرحمن ثناء ابو ثناء عبد
 بن عبد خیر بن علی بن۔ ابن طالب رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ۔

ہیں ابو بکر محمد بن احمد ان کو ابو عمر
 ان کو عبد الرحمن ان کو ابو ان کو عبد
 عبد خیر بن علی بن۔ ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے ماہ کیا۔ (ت)

جب سورۃ اذ اجناد انصراۃ تھو اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض وصال شریف میں نازل ہوئی تھو فرما رہے تھے۔ چھبیس بھائی تھ، جنہر پر وس فرمایا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ میرے میں نہ کرو دو گوگو! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیثیت سننے پہلو۔ یہ آواز سننے ہی سب پھوٹے رُسے جمع ہوئے، گھوٹ کے دو واڑے دیکھے ہی پھیل پھوٹ دیئے یہاں تک کہ گنوا ریاں پر دوئی سے باہر نکل آئیں، حدیہ کر مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں اپنے بچپوں کے لئے ہنگو وسیگ کرو، اپنے بچپوں کے لئے ہنگو وسیگ کرو۔ چھ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر قیام فرما کر محدو شناسے الہی بجالائے اونیاسہ کر ام علیہم الصلوٰۃ والسلام مرد و بھکی، پھرا ارشاد ہوا:

ابو محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم
 صاحب رحم محرم و کرمہ ہوں، میرے بعد کوئی
 نبی نہیں، الحدیث۔ ذوالفقہ۔

مدینہ طیبہ میں حضور کی تشریف آوری
اللہ تعالیٰ ایک وہ ولی تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی دعوت سے، زمین و آسمان میں ہر مہم کی حسد اتیں گونج رہی ہیں، خوشی و شادمانی ہے کہ درو دیوار سے لے کر پٹی ہے، مدینہ کے ایک ایک بچے کا دھماکا چراندوانہ بھورہا ہے، باپاچیں کھلی عانی ہیں، ولی ہیں کہ سینوں میں نہیں ساتے، سینوں پر جلے تنگ، ہاموں میں جاتے گل کا رنگ، نور ہے کہ جمنا بھم برس رہا ہے، فرش سے خوش ملک نور کا بقعہ بنا ہے، پردہ نشین کنواریاں شوق دیدار محبوب کو کار میں لگاتی ہوئی باہر آتی ہیں کہ اسے طلوع البدر علیہا صی ثبات الوداع وجب الشکر طیبنا ما وعدنا الله وارض (ہم پر ایمان لگایا وداغ کی گھاٹوں سے، ہم خدا کا شکر ادا کریں جب کہ ہم نے کہا جائے والا عاقبت

ص ٣٣٤	دار الكتب العلمية بيروت	باب الرقعة	سنة تميز القاطنين
٣١٣/١	الكتاب الاسلامي	الهجرة الى المدينة متى انشأ صلاح البدر	سنة الخواص بالادب

بنی النجار کی لڑکیاں کڑے کڑے جو فہم سرائی ہیں کہ اسے

نحن جو اچھڑت بخش النجاشہ یا حبذا محمد من حبانہ

ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں، اسے نجاریو! تمھ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا اچھا ہمسایہ ہے۔ (ت)

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رحمت ہے، مجلس آخری وصیت ہے، مجمع تو آنکھیں دہی ہے، بچوں سے پوچھو کہ تمھاری ممدوں سے پودہ شبنم کی تک سب کا، جو ہم ہے، خدا سے ملاتی تھیں، یہ چھوٹے بڑے مسکینوں سے دل کی طرح جے کا پانہ نکلتی تھیں، شہر کیرے مکھڑوں کے دروازے کھلے چھوڑ دئے ہیں، دل کھلائے پھر سے مر جھانے والی کہ روشنی وحی پڑ گئی کہ آفتاب چھان تاب کی وہ دواغ ٹھوکی ہے۔ آسمان پڑھو، زمین اٹھو، جبرہ و کھڑتائے کا عالم، اتنا از دھام اور چمکا تمام، آخری نکلا ہیں اس محبوب کے روتے سچے تھانک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعیف زبیدی سے ہلکان ہو کر پھووانہ قدروں پر گر جاتی ہیں، فرط ادب سے لب بندہ مگر دل کے دھوئیں سے یہ صد الجندہ

كنت السوداء لناظرة فحنى عليك الناظر

من شاء بعدك فليمت فعلك كمننت احاد

(آپ میری آنکھ کے لیے سلی تھے بس اب آپ کو نظر کرنے والا اٹھا ہوا چاہتا ہے

جو چاہے آپ کے بعد نہ رہائے کہ میں تو آپ ہی کے تو سسل سے بچا کرتا تھا۔ (ت)

اللہ کا محبوب، امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پانی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انھیں عافیت حق کے سپرد کر رہا ہے، شان رحمت کو ان کی چھائی کا ظم بھی ہے اور فروغ فروغ آزمندے ہوئے آنے کی خوشی بھی رحمت ٹھکانے لگی، جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا یا حسن الوجہ انجام کو پہنچی۔

فوج کی سارے فوسر برس وہ محنت شقت اور صحت پچاس ششوں کو پادشہ، یہاں کہیں شہنشاہی سال میں بھرا اندر روز افزوں کثرت۔ کینز و غلام جوق جوق آ رہے ہیں، جگہ بار بار رنگ بد جاتی ہے، دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے، آنے والوں کو نگہ دو، آنے والوں کو نگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہولیا ہے سلطان عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے، بعد حمد و صلوة اپنے منسوب و نام و قوم و مقام و فضائل عظام کا بیان اور شاد ہوا ہے، مسلمانو! اندازہ چمکیں میلاد اور کیا ہے، وہی دعوت عام وہی مجمع نام وہی منبر و قیام، وہی بیان فضائل سید الانام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام چمکیں میلاد اور کس نے کانام، مگر تجدی صاحبوں کو ڈکھو حیرت

سے کلام و سبنا الرحمن المستعان و بذا الاعتصام و علیہ التکلیف (ہمارا رب رحمن مددگار ہے اور
ی ذات سے مشغول اور اسی پر اعتماد نہ ت)

چار پائے کلام کرتے ہیں ابن حبان دین عساکر حضرت ابو منظور اور ابو نعیم بروجرہ حضرت معاذ بن
جلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی جب خبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
و سلم نے ایک دراز خوش سیاه رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ یا نور تھی تم کی کیا، ارشاد ہوا، یا کیا نام ہے؟
عرض کی زینہ یا شہاب کا، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساتھ دراز خوش پیدا کئے کاہنم لڑکیہ الا
نبی اُن سب پر انبیاء و سوار ہوا کئے و قد کنت اتوقعت ان توکفی، لم یبق من نسل جدی غیر عی
ولا من الانبیاء و غیرک مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے شرف فرمائیں گے کہ اب اُس نسل
میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اُسے قصداً
گرا دیا کرتا وہ مجھے جھوٹا کہتا اور مارتا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے اسی کا نام یعقوب رکھا، مجھے
بلانا چاہیے اسے بھیج دیتے تو کھٹ پر سوار تا جب صاحب خانہ باہر آتا اُسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم یا درخشاں میں، جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے اللہ تعالیٰ فرمایا وہ مفارقت
کی تاب نہ لایا ابوالنعیم بن الیمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہیں میں گو کر رہ گیا

یہ ابو منظور کی حدیث ہے اور اسی کی مثل حضرت معاذ
سے بطریق اختصار مروی ہے مگر اضافی نے کہا کہ یہ بکر
تین ہجرتوں کا اور زینہ کی جگہ نام عذکر دیکھا اور اس نے
کہا ہم سب پر انبیاء علیہم السلام سوار ہوئے جب کہیں
سب سے چھوٹا ہوں اور میں آپ کے سنے ہوں اللہ
قلت (میں کہتا ہوں) علامہ ابن جوزی کا اعتراض یہاں کہ
اس کی عادت ہے تجھے حاضر نہیں، اور نہ ہی اُن دھم
کی سوار سے متعلق گزشتہ حدیث پر جسارت تجھے مشرک
ابن دون حدیثوں میں شرعی طور پر کوئی قابل انکار چیز نہیں

هذا حدیث ابن منظور و نحوه عن معاذ
باختصار غیرانہ ذکر مکاتبات الانبیاء
ثلثة اخوة واسمہ مکاتب یزید عمرا
وقال کنتا کبکنا الانبیاء انا اصغرهم
و کنت لک الحدیث قلت ولا علیک من
دندنة العلامه ابن الجوزی کعادته
علیه و لا من تعاضل ابن وحیہ
علی حدیث الضب المار سابقا
فلیس فیہما ما یشکو شریعا ولا فی

حدیث الطیب لاجت عمر تبہ فیہ
الماتت اعطى الامام الفسطاط
صاحب المواہب و سبقہما المد میری
فی حیوۃ الحیوان الکبریٰ نعمتہ الذی
سأیت فی المخاصص الکبریٰ و الجہام
الکبریٰ للامام الجلیل الجلال السیوطی
ہو عزوہ لامیر المؤمنین عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کما قد مت و قد اورہ فی
الجہام فی مسند عمر فزیادۃ لفظ الابن
اما وقع سہو او یکن الحدیث من
طریق ابن عمر عن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما فیصمم العزو الی کل وان کان
الاولی ذکر العتبی و یحتمل علی بعد
عن کل منہما فاذا من یکون مرویا
عن ستہ من العتبیۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہم ، واللہ تعالیٰ اعلم .

کرنا دے سہا اور بعد احتمال کے طور پر دونوں حضرات
سے یہ حدیث مروی ہوگی . واللہ تعالیٰ اعلم (دست)

میرے بعد کوئی نبی نہیں
لا نبوۃ بعدی الا العیثوات المرؤسیا
الصالحۃ

نہ خصائص الکبریٰ میں ذکر فرمایا سالک انہو نے اس
کتاب کے خطبہ میں فرمایا ہے میں نے اس کتاب کو شروع
اور مرود روایات سے دور رکھا ہے (۱) میں
کہتا ہوں (۲) زرقانی کا سہا مروی حدیث کو ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف منسوب کرنا مانع یعنی مصنف
مواہب امام فسطاط کی پیروی ہے بلکہ ان دونوں سے قبل
علامہ میری نے بیروۃ الحیران میں اس کو ذکر کیا لیکن میں
نے امام جلال الدین سیوطی کی خصائص الکبریٰ اور
جامع کبریٰ میں لکھا انہو نے اس کو امیر المؤمنین عرقاوی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ میں
پہلے ذکر کیا ہوں ، انہو نے اسے اپنی جامع میں
تصرفت عمر رضی اللہ عنہ کے مسند میں ذکر فرمایا ، تو
ابن ۱۱۱ کا لفظ سہا لکھا گیا ہے یا پھر ابن عمر کے ذیل
تصرفت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے لہذا
دونوں حضرات کی طرف نسبت درست ہے اگرچہ
مثنوی راوی یعنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب
سے متعلق روایت بھی ہو سکتی ہے تو یوں چھ صحابہ
سید بن ابی منصور و امام احمد و ابن مردودہ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے راوی ، رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،
میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھے
خواب .

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل
مجمع الزوائد
حدیث ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۵/ ۵۳
کتاب التنبیخ
دار الکتب بیروت ۴/ ۱۴۳

احمد و غلیب اور سیحی شعب الایمان میں اس کے قریب 'أم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لا یبقی بعدی من النسوة شیء الا اجمیثات
میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بناقیں
المرؤیا الصالحة وراھا العبد (ودسری
اچھا خواہ ک بندگان آپ دیکھے یا اس کے لئے وہ دوسرے
کو دکھایا جائے۔

تیسرے کذاب ابو بکر ابن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عروہ ثمالی اور طبرانی کبیر میں ہی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لا تقوم الساعة حتی یمخرج ثلاثون کذابا
کاہم یزعم اندی نبی نزل عن عبد قبل یوم
القیامة.
اقول وانما اخرنا ما فی التذیل بخلاف
عین اللفظ المتقدّم فی الحدیث الثانی
والسین لان فی تسمیة انت من قال
فاصلوا به کذا وکذا وھذا الصوم
انما تم لاجل ختم النبوة اذ لو جاز انت
یکون بعد ما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نجم صادق لما ساع الامر المذکور
بالصوم وان کان یأثم لبعث ثلاثون
او الون من الکذابین بل کان یجب
اقتضاة امامة قدیر الصادق من
انکاذب والامر بالایقاع بمن ھو کاذب

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے
تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی
کہتا ہو عبید نے اسی پر ثمالی یوم القیامہ کو زائد کیا۔
اقول (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو ہم نے
تسویں کے آخر میں ذکر کیا تھا اس لئے کہ جب انھوں نے تیس میں سے
گزرا عین لفظ اس کے کیونکہ اس کے آخر
میں ہی ہے کہ جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے اسے ہیر
کر دو۔ اور جو بھی ایسا دعویٰ کرے اس سے ٹوٹ کر
یہ غم ختم نبوت کے لئے ہی تام ہو سکتا ہے کیونکہ اگر
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا ہوتا
ہوتا تو پھر یہ عام علم ایسے لوگ تیس ہوں یا ہزار
ہوں سب کو شامل نہ ہوتا بلکہ پھر سچے اور جھوٹے نبی
کا تمیز میں کوئی امتیازی علامت بیان کر کے "یہ یہ
کرنے" کا حکم ان میں سے صرف کاذبین کے لئے ہوتا

لے مسند امام احمد بن حنبل حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دار الفکر بیروت ۱۲۹/۶
تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ ۵۸۳۶ عبد الغالب بن جعفر دار الکتاب العربی بیروت ۱۳۰/۱۱
لے مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفتن حدیث ۱۹۴۱۱ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۴۰/۱۵

منہم لا غیر کما لا یخفی والی اللہ المشتکی
 من ضعفنا فی ہذہ الزمانہ انکشیہ
 فحارہ القلیل الفصار والغالب
 کفارہ البین عوارہ وقد ظہر الان
 بعض هؤلاء الدجالین انکذاہ بین
 خلواں لہ اللہ باحدہم شیئاً یطیروا
 بالمسلم والمسلم انما حدث فانا لہ
 وانا الیہ سراجون لکن الاحقر اس کان
 اسلم للمسلم وافق للفساد فاجبنا
 الاقتصار علی القدر المراد واللہ
 المستعان وعلیہ التکلیف والاحول
 ولا فوج الا باللہ العلی العظیم

پہر ایک کے لئے نہ ہوتا، جیسا کہ ظاہر ہے، اور اللہ تعالیٰ
 سے ہی اس زمانہ میں ہیں، اپنے مکر و دہرے کی شکایت
 ہے یہ زمانہ جس میں فجار کی کثرت، مکر و گداری کی قلت،
 کافروں کا غلبہ اور کچھ روی عام سے جو کذاب بعض ایسے
 کذاب و تباہی لوگ ظاہر ہوئے ہیں، اگر ایسے دجالین
 کو اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے کچھ ہو گیا تو اس کو مسلمانوں
 کی طرف منسوب کیا جائے گا کہ انہوں نے ایسی شیئ
 بیان کی جس پر یہ کچھ براہم اللہ تعالیٰ کی ملک میں
 اور اس کی طرف ہمارا لوٹنا ہے تاہم مسلمانوں کو
 اپنی حفاظت مناسب ہے اور خدا کو دینی کرنا یا نہ
 بہتر ہے تو اس نے صرف مراد کو بیان کرنا ہی پسند
 کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی سے مدد اور اسی پر
 توکل ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (ت)

خطیب حضرت امیر المؤمنین عرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی
علی بن مرزله بارون ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،
 انما علی حتی یصلی صلاۃ صلاۃ من موطنی
 الا انہ لا یجی بعدی

امام احمد مناقب امیر المؤمنین علی بن محمدؑ، اور تہذیب و طرائف اپنی معارج، باوردی معرفت، ابن عرق
 کامل، ابو احمد حاکم کنی میں بطریق امام بخاری، ابن عساکر تاریخ میں سب زید بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے حدیث طریل میں راوی و ہذا احمد بن احمد (یہ حدیث احمد سے - ت) جب حضور
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھائی چارہ کیا امیر المؤمنین
 موفی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی، میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی، یہ کچھ کہ حضور نے اصحاب
 کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا یا اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور کی کے لئے منانا، اور عزت

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

والذی یعتفی بالحق ما اخبرک الا لنفسی

وانت متقی بمنزلة ہماروں من مونس

غیرانہ لانا ہی بعدی

قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے

تھیں خاص اپنے لئے رکھ پھڑا رہے تم مجھ سے ایسے

جو جیسے بارون مونس سے مگر یہ میرے بعد کوئی

نہی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو۔

امیر المؤمنین نے عرض کی، مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی؟ فرمایا، جو اگلے انبیاء کو ملی۔ عرض کی، انھیں

کیا ملی تھی؟ فرمایا، خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ

میرے محل میں ہو گے اور تم میرے بھائی اور فریق ہو۔

ابن عساکر طریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن ہرہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی

حضر ادریس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، خدا کی قسم میں تمہیں دو جنت

سے دوست رکھتا ہوں، ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابوطالب کو تم سے محبت تھی، اسے جعفر اقصیٰ

اخلاق میرے اخلاق کر کے مشابہ ہیں،

عنه فی نسخة کثیر العمال المطبوعة عن

عبد اللہ بن عقیل عن ابیہ عن عبد اللہ بن

عقیل وهو خطا و صوابہ عبد اللہ

بن محمد بن عقیل، عبد اللہ تابعی

صدوق حسن رجال الاربعة ما خلا

النسائی قال الذہبی حدیثہ فی

موتبة الحنف و ابوہ تابعی مقبول

رجال ابن ماجہ ۱۲۷۸ (م)

عہ کثر الحال کے مطبوعہ نسخہ میں عبد اللہ بن عقیل

اپنے والد صاحب اور ابن کے ادا عقیل

سے راوی بنکر یہ خطا ہے اور صحیح یہ ہے عبد اللہ

بن محمد بن عقیل، عبد اللہ تابعی ابن نہایت صادق،

نسائی کے ماہر اسن صحاح کے راویوں میں شمار

ہیں، امام ذہبی نے فرمایا ابن کی روایت حسن کے

مرتبہ میں ہے اور ابن کے والد بھی تابعی اور مقبول

ابن ماجہ کے راویوں میں شمار ہیں ۱۲۷۸ (م)

لے تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر من اسلمان ترجمہ سلمان بن اسلام الغامدی و ارا حیاہ الراعی بیروت ۱۳۶۶

فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل حدیث ۱۰۸۵ موسسة الرسالة بیروت ۳۹/۴ - ۶۳۸

و اما انت يا علي فانت صفي بمنزلة هب واد
من صوفى عفيو انى لاني بعدى ۛ
تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے
بارون گر کر میرے بعد نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم، آمین!

الحمد لله تین جلی حدیث کا مدوق کامل ہوا جن میں چار اسی حدیثیں مرفوعہ ہیں اور سترہ تہذیبات علاوہ
پچھ گزری تھیں سات اسی تکمیل میں تھیں، ان سترہ میں بھی باغ مرفوعہ تھیں تو جملہ مرفوعات یعنی وہ حدیثیں
جو جو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی حضور کے ارشاد و تقریر کی طرف متہی ہیں
فراہمی ہوئیں لہذا چاہے کہ ایک حدیث مرفوعہ اور مثالی ہو کہ نوٹے آماجہ مرفوعہ کا مدوق کامل ہو نہیں
ان اللہ و حق بحسب الوتر (اللہ واحد ہے اور واحد کو پسند کرتا ہے۔ ت) کا فضل حاصل ہو۔

بہیق سنن میں حضرت ابن زبئی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل
میں آخری نبی اور میری امت آخری امت ہے
روایا میں راوی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں دھوئے سے پہلے
تشریف ارباب صبحان اللہ و بحمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان قوابا پر تھے پھر فرماتے یہ ستر سات شعو کے
برابر ہیں نابلہ یہ ستر ہے جو ایک دن میں سات شعو نے زیادہ گناہ کر کے (ہر شکی کم از کم دس ہے من جاء
بالحسنہ فله عشر اثمافہا، قریش شکر کے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر شکی کم از کم ایک بدی کو محو کرتی ہے
ان الحسنات ینھن الفسائت) اور اس کے پڑھنے واسطے کے لئے نیکیاں دے کر غالب رہیں گی مگر وہ کہ دین میں
سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا و حسب اللہ و نعم الوکیل

پھر گوئی کی طرف منکر کے قطر لپٹ رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے، کسی نے کچھ
دیکھا ہے؟ ابن زبئی نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے ایک خواب دیکھا ہے، فرمایا، بھلائی پاؤں اور برائی
سے بچاؤ ہیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر برا، رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب بیسیان کرو۔
انہوں نے عرض کی: میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع زم بے نہایت راستے پر پہنچ مشا رعائیں

عہ بعد حدیث ۱۰ تہذیب اول دو حدیث عبد بن صامت و ہشام بن عاصم و تہذیب دوم دو حدیث حاکم و شوش
واقعی و تہذیب سوم حدیث ابن سلام و بعد حدیث ۱۱ دو حدیث عبید و حم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ منہ (م)

لے کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عبد اللہ بن حبیل حدیث ۳۳۶۱۶ مرسئہ الرسالہ بیروت ۱۱/۳۹۶

چل رہے ہیں ناگہان اُس راہ کے بھوی پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا اس کا اہلبالہ تازہ سبزہ
 چمک رہا ہے شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے، اسی میں ہر قسم کی گھاس ہے، پہلا ہجوم آیا، جب اس سبزہ زار
 پر پہنچے تیسرے کئی او دواریاں سیدھے راستے پر ڈانے چلے گئے اور دوسرا اصلہ نہ پھرے، پھر اس مرغزار کی طرف
 کچھ اگتات دیکھا، پھر دوسرا جگہ آیا کہ پہلوں سے لگا زار نہ تھا، جب سبزہ زار پر پہنچے تیسرے کئی راہ پر چلے گئے کوئی
 اسی چراگاہ میں چر رہے تھے دھکا دھکسی نے چلتے میں ایک مٹھالے لیا، پھر وہ اندھوئے، پھر عام ازو حسام آیا،
 جب یہ سبزہ زار پر پہنچے تیسرے کئی اور بولے ہر منزل سب سے اچھی ہے یہ اور دوسرا پڑ گئے تھے صاحب راوی کو کہ
 سیدھا راہ راہ پڑ لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اس کے سب
 سے اونچے درجے پر عروج فرما ہیں، حضور کے آگے ایک سال خور و غنہ ناقہ ہے حضور اس کے پیچھے شریف نے سناٹے
 ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ راہ نرم و وسیع وہ ہدایت ہے جس پر میں تمہیں لایا اور تم اس
 پر قائم ہو اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے مگر دنیا سے اصلہ
 علاقہ نہ رکھا نہ اُسے ہم سے تعلق ہوا نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا پھر دوسرا ہجوم ہمارے آیا وہ ہم سے کسی گنا
 زیادہ ہے، ان میں سے کسی نے چرایا کسی نے گھاس کا مٹھال لیا اور نباتات مانگے، پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار
 میں دینے بائیں پڑ گئے تو ان اللہ و اننا لله و اننا الیہ راجعون اور اسے ابن زل اتم اپنی راہ پر چلے رہے ہو گے
 یہاں تک کہ حجر سے طوار اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجہ اعلیٰ پر گئے دیکھا یہ جہان ہے اُس کی عکس
 سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں و اما ناقۃ الخی صاۃ و راستنی اربعہا خفہ
 الساعۃ علیہنا نفوم لا نبی بعدی ولا اُمت بعدی اُمتی اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جانا دیکھا قیامت
 ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نہ میری اُمت کے بعد کوئی اُمت، صلی اللہ تعالیٰ
 علیک و علیٰ اٰلک و علیٰ ہمہ و السلام و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

تسجیل جمعیل، بحوالہ بیہقی حدیث ۳۲۰۱۸ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۵/ ۵۱۸ تا ۵۲۱
 ایک سو ایک میں میں اور مع تزییلات ایک سو اٹھارہ جن میں فوسے مرفوس ہیں اور ان کے روات ۸/ ۳۶۲ و ۳۶۷
 اصحاب اکثر۔

گیارہ تابعی صحابہ و تابعین جن میں صرف گیارہ تابعی ،

- | | |
|---------------------------|----------------------|
| ۱۔ امام اجل محمد باقر | ۲۔ سعد بن شامت |
| ۳۔ ابن شہاب زہری | ۳۔ عامر شعبی |
| ۵۔ عبد اللہ بن ابی العزیز | ۶۔ علاء بن زیاد |
| ۷۔ ابو قتادہ | ۸۔ کعب احبار |
| ۹۔ جہاد سہمی | ۱۰۔ محمد بن کعب قرظی |
| ۱۱۔ دہب بن مہرہ | |

اکاون صحابہ باقی ساتھ صحابی ازان جملہ اکاون صحابہ خاص اصول مرویات میں ،

- | | |
|---|-------------------------|
| ۱۲۔ ابی بن کعب | ۱۳۔ ابو امامہ باہلی |
| ۱۴۔ انس بن مالک | ۱۵۔ اسماء بنت عیس |
| ۱۶۔ پراہ بن عازب | ۱۷۔ بلال بن رباح |
| ۱۸۔ ثوبان مری رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | ۱۹۔ جابر بن سمیرہ |
| ۲۰۔ جابر بن عبد اللہ | ۲۱۔ جبریل بن مطعم |
| ۲۲۔ حبیب بن جنادہ | ۲۳۔ حذیفہ بن اسید |
| ۲۴۔ حذیفہ بن الیمان | ۲۵۔ حسان بن ثابت |
| ۲۶۔ حویرہ بن مسعود | ۲۷۔ ابو ذر |
| ۲۸۔ ابن زبلی | ۲۹۔ زیاد بن لبید |
| ۳۰۔ زبید بن ارقم | ۳۱۔ زید بن ابی اوفی |
| ۳۲۔ سعد بن ابی وقاص | ۳۳۔ سعید بن زید |
| ۳۴۔ ابو سعید خدری | ۳۵۔ سلمان فارسی |
| ۳۶۔ سہیل بن سعد | ۳۷۔ ام المؤمنین ام سلمہ |
| ۳۸۔ ابو الطفیل عامر بن ربیعہ | ۳۹۔ عامر بن ربیعہ |
| ۴۰۔ عبد اللہ بن عباس | ۴۱۔ عبد اللہ بن عمر |

۴۳۔ عدی بن ربیعہ	۴۲۔ عبدالرحمن بن نعم
۴۵۔ عاصم بن مالک	۴۴۔ عواض بن ساریہ
۴۷۔ عقیل بن ابی طالب	۴۶۔ عقبہ بن عامر
۴۹۔ امیر المؤمنین عسک	۴۸۔ امیر المؤمنین علی
۵۱۔ ام المؤمنین صدیقہ	۵۰۔ عوف بن مالک اشجی
۵۳۔ مالک بن حریرث	۵۲۔ ام کوز
۵۵۔ محمد بن عدی بن ربیعہ	۵۴۔ مالک بن سنان والد ابی سعید خدری
۵۷۔ امیر مصاہیر	۵۶۔ معاذ بن جبل
۵۹۔ ابی ام مکتوم	۵۸۔ منیرہ بن شعبہ
۶۱۔ ابو موسیٰ اشعری	۶۰۔ ابو منظور
	۶۲۔ ابو ہریرہ

اولو صحابی تزییلات میں

۶۳۔ عیسیٰ بن ابی طلحہ	۶۲۔ عاصم بن ابی طلحہ
۶۵۔ عیسیٰ بن زبیر	۶۴۔ عیسیٰ بن عمرو بن عاص
۶۷۔ عبید بن عمرو لیثی	۶۶۔ عبید بن عمرو بن عاص
۶۸۔ عبید بن عمرو بن عاص	۶۷۔ عبید بن عمرو بن عاص
۶۹۔ عبید بن عمرو بن عاص	۶۸۔ عبید بن عمرو بن عاص
۷۰۔ عبید بن عمرو بن عاص	۶۹۔ عبید بن عمرو بن عاص
۷۱۔ عبید بن عمرو بن عاص	۷۰۔ عبید بن عمرو بن عاص

۷۱۔ ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ
ان احادیث کثیرہ وافرہ شہیرہ متواترہ میں صرف گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں قطعاً نبوت کا انھیں الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض ضلّی قاسمائی کفر و ضلّی نے تحریف معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد انہو قوں کی نوجہانے کو خاتمت یعنی نبوت بالذات لی یعنی معنی خاتم النبیین صرف اس ق ہیں کہ حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی بالذات ہیں اور انبیاء نبی بالعرض باقی زمانے میں تمام انبیاء کے بعد ہونا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنی ممکن نہ ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں اُس کے رسالہ منالک مغالہ کا خلاصہ

عبارت یہ ہے :

قاسم نافوتی کا عقیدہ "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر دوشمن کہ تقدیم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ، لکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمان کو جو مکرر صحیح ہو سکتا بلکہ موصوفت بالعرض کا تقدیم موصوفت بالذات پر ختم ہو جاتا ہے ، اسی طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاقیت کو تصور فرمائیے آپ موصوفت موصوفت نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوفت بالعرض ایسی معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیاء سے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہوگا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاقیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا پھر جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجرید کیا جائے اللہ ملتعلیٰ۔"

مسئلہ اول ! دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی بڑا کاٹ دی ، خاقیت تکریم علی صاحبہا الصلوٰۃ والتیمیم کہ وہ تاویل نگری کہ خاقیت خود ہی ختم کر دی صاف ٹکد دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد ہی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ کسب فی نہیں ! اللہ اللہ جس کفر ملعون کے موجد کو خود قرآن مجید کا و خاتم النبیین فرمان مانع نہ تھا کما قال تعالیٰ (ویمسک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ ت) :

وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شَفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا جُنْدٍ لِّلْكَافِرِينَ إِلَّا خُسَارَاءُ ۝
انارہے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کے لئے شفاء و رحمت ہے اور کافروں کو اس سے کچھ نہیں بڑھتا سوا زیان کے ۔

اُسے اس حدیث میں خاتم النبیین فرمان کیا کام دے سکتا ہے فیہی حدیث بعد "یؤمنون قرآن کے بعد اگر کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے ۔

فقیر غزل المولیٰ اللہ نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی صحابہ کرام اور ختم نبوتؐ کے لیے بنیں جن میں تہا ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نوے احادیث اور اکثر تفسیریں ان پر علاوہ تلوے زائد حدیثیں ہیں جس میں کہ باقصہ کے حضور کا اسی منے پر خاتم ہونا بتا رہی ہیں جسے وہ گمراہ ضال بڑا کا خیال تھا ہے اور اس میں بھی جیسے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی تصریح نہیں ملتا، صحابہ کرام و تابعین عظام کے ارشادات کہ تیسریوں میں گزرے، مثلاً،

۱۔ امیر المؤمنین عروسی اللہ تعالیٰ نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا۔
۲۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تھا کہ نبی آخر الانبیاء ہیں۔

۳۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۴۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کہ وہ سب انبیاء کے بعد بھیجے گئے۔

انھیں تو یہ گراؤں کے لئے گراؤ اسی وسوسہ الخناس میں صاف یہ خود بھی بتلایا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلف چلا ہے اور اس کا عذر بڑی پیمیش کیا کہ :

”اگر جو کچھ اللہ تعالیٰ بڑوں کا ختم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا؟“

مگر انہیں کھولی کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متوازی حدیثیں دیکھئے کہ :

۱۔ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ میں سب انبیاء میں آخر نبی ہوں۔

۳۔ میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔

۴۔ میں نہیں پیچھے ہیں۔

۵۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔

۶۔ قصہ نبوت میں تو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔

۷۔ میں آخر الانبیاء ہوں۔

۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹۔ رسالت و نبوت منقطع ہو گئی اب نہ کوئی رسولی ہوگا نہ نبی۔

۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اسے جسے خواب کے۔

۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی چوتھا تو عمر ہوتا۔

۱۲۔ میرے بعد وہی کتاب ادعا سے نبوت کریں گے۔

۱۳۔ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۴۔ نہ میری اُمت کے بعد کوئی اُمت۔

ادھر علامہ نے کتب سابقہ اللہ درسل علی بلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات میں سن کر شہادات ادا کریں گے کہ:

۱۔ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ اُن کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔

۳۔ وہ آخر الانبیاء ہیں۔

ادھر علامہ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صدائیں آ رہی ہیں کہ:

۴۔ وہ پیغمبرِ ان ہیں۔

۵۔ وہ آخرِ مسلمان ہیں۔

خود حضرت عزتِ عزتِ عزت سے ارشادات جانفزا دلنواز آ رہے ہیں کہ:

۶۔ محمد ہی اول و آخر ہے۔

۷۔ اس کی اُمت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی۔

۸۔ وہ سب انبیاء کے پیچھے آیا۔

۹۔ اے محبوب! میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

۱۰۔ اے محبوب! میں نے تجھے سب انبیاء سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۱۱۔ محمد آخر الانبیاء ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

گر یہ فضائلِ محترمہ قرآنِ مجید ایمان ہے کہ نہ ملائکہ کی سُننے نہ انبیاء کی، نہ مصلیٰ کی ماننے نہ اُن کے خدا کی۔ سب کی طرف سے ایک کان گونگا ایک ہوا، ایک ویدہ اندھا ایک چٹوٹا۔ اپنی ہی بانگ بگائے جانا گریہ سب ناقصی کے ادا میں خیالاتِ عوام ہیں، آخر الانبیاء ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے اِنّا اللہ

علیہ نیز تزییلات میں متوقّف کی دودھ میں گزریں کہ ایک نبی باقی تھے وہ عرب میں ظاہر ہوئے، ہر قول کی دوسریں کر یہ خانہ آخر البیوت تھا، عبد اللہ بن سلام کی حدیث کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوئے، ایک چراغِ قول کہ دوامتِ آخرہ کے نبی بلکہ ہر علی الصلوٰۃ والسلام کی عرض کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں متاخر ہیں۔ (م)

وَأَنَّا إِلَٰهٌ مُّجِيبٌ ۝

کہ اے خداوند! تو جیسا کہ دعا کرے گا، اس کا جواب دے گا۔
 مہربان اور بخشنے والا۔ اے خداوند! تو جیسا کہ دعا کرے گا، اس کا جواب دے گا۔
 اے خداوند! تو جیسا کہ دعا کرے گا، اس کا جواب دے گا۔
 اے خداوند! تو جیسا کہ دعا کرے گا، اس کا جواب دے گا۔

ہاں ان لوگوں نے حیرتوں میں تین حدیثیں صرف غلط غایت بھی ہیں، وہ حدیث مسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اسے چچا، جس طرح اللہ تعالیٰ نے پھر پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا، جیسے میں خاتم النبیین ہوئی تم خاتم المرسلین ہو گے۔

شاید وہ گراں بیجاں بھی کہہ دے کہ تمام مہاجرین کو ام مہاجر بالعرض تھے حضرت عباس مہاجر بالذات ہوئے۔

ایک اور حدیث ابی بل وعلا کہ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کروں گا اور ان کے دین و شریعت پر ایمان شرائع کو۔

اگرچہ اب یہاں بھی کہہ دے کہ اور دین وی بالعرض تھے یہ دین دین بالذات ہے، قدرت و اہل و زوال اللہ تعالیٰ کے کلام بالعرض تھے قرآن کلام بالذات ہے مگر یہ کہ،

میں نے اللہ تعالیٰ کو نوراً خالہ من نور
 نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَوْدَ وَالْعَافِيَةَ وَنَعُوْذُ بِهِ
 مِنَ الْخَوْسِ بَعْدَ الْكُوْرِ وَالْكَفْرِ بَعْدَ الْاِيْمَانِ
 وَالضَّلَالِ بَعْدَ الْهُدٰى وَالدَّحُوْلِ وَالدَّاقِقَةِ
 الْاَبَالِہِ الْعَلٰی الْعَظِيْمِ وَصَلٰی اللّٰہُ تَعَالٰی
 عَلٰی سَيِّدِنَا وَوَلٰٓئِنَا مُحَمَّدٍ اٰخِرُ
 الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَ اَللّٰہُ

جس کے لئے اللہ تعالیٰ نور نہ بنا ہے تو اس کے لئے کوئی نور نہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کے طلب گاریں، اور ہم سرفروشی کے بعد بگڑنے اور ایمان کے بعد کفر اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اس کی پناہ کے طالب ہیں، حرکت اور طاقت نہیں مگر صرف اللہ تعالیٰ سے جو بلند و عظیم ہے اللہ تعالیٰ کی صلواتیں ہمارے آقا و مرئی محمد صلی اللہ

لہ العترۃ النبیۃ

۳۵/۴

۶/۳

۳۰/۲۴

صحابہ اجمعین ، والحمد للہ سب
اور آپ کی سب آل و اصحاب پر والحمد للہ رب العالمین (ت)
العلیہ -

دیوبندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت
ذروۃ اعلیٰ کو۔ اما ویث متواترہ سے حاصل مقصد

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین اور اہلبیت کرام کا نبوت و رسالت سے بے علاقہ
ہونا تو بڑی جہد قوت عقلی خودی روشن و آشکارا ہوا اور اس کے ساتھ طائفہ تالف و ہابیرہ قاسمیرہ کو
خاتم النبیین کو جیسے آخر النبیین نہ ماننا ، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اور نبی ہونے
سے غیر نبوت میں نقصان نہ ماننا اس کے کفر کھنی و نفاق جلی کا بھی بغض اللہ تعالیٰ خوب اظہار ہوا اور ساتھ ہی
رافضیہ کے چھوٹے بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی ، اسد الغالب کی بارگاہ سے انہی ٹخڑوں
کی سزا پائی ، ان چھوٹے بھائیوں کا رد یہاں بھی تبعا و استطراد اذکورہ ورد ان کے ابطال و مشربہ نال
سے قرآن عظیم و احادیث مر福特 و اقوال اہلبیت و صحابہ و ارشادات امیر المؤمنین علی مرتضیٰ و اولیائے کرام
و علمائے اعلام و اولائے شریعہ اعلیہ و غیرہ کے فقر معجزہ جس کی تفصیل جلیل و تحقیق جلیل فقیر فقیر اللہ تعالیٰ
کی کتاب مظہر العبریت فی ابانۃ سبغۃ العسیرین میں مسطور ہے ۔

منکرانِ حق نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت
اب تحریرہ تعالیٰ تکفیر منکرانِ حق نبوت میں
بعض نصوص ائمہ کرام لکھ کر تفسیر سرائی کی طرقت
عن گروانی منکر ۔

علامہ تورپشتی (نص ۱) امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تولپشتی حنفی نعمتہ فی المعتمد
میں فرماتے ہیں ،

بجو اللہ اہل مسئلہ و اسلامیان روشن تر از آفتاب
کو آزا بکشند و بیان حاجت نہ افستد اما
ایں مقدار از فستاد آن از ترس آن یاد کردیم کہ بہاد
زندیقہ چاہد را دیشیتہ اندازد و بسیار باشد کہ
علاء نہار نہ گروہ و بدیں طریقہا پاسے و زمسند
کہ خدا سے تعالیٰ پر جو جیسے خدا و درست کہے
قدرت اورا منکر نیست اما چون خدا سے تعالیٰ

بجو اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ مسلمانوں میں روشنی تر ہے
کہ اسے بیان و وضاحت کی حاجت کیا ہے کیسے
قرآن سے کچھ اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ کسی زندیق
کے لئے کسی جاہل کو شبہ میں مبتلا کرنے کا خطرہ
نہر ہے بسا اوقات کھلی بات کی بجائے بول فریب
دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کی
قدرت کا انکار نہیں کر سکتا لیکن جب اللہ تعالیٰ

از چند خبر دہکد کہ پیشی خواہد بود و نیا بخوابد و ن
 بز چنان نباشد کہ نہ آئے تھائے ازان خبر و بد و خدا آئے
 تھائے خبر داد کہ بعد از دے نبی دیگر نباشد
 و مستنکر ہائے مسئلہ کہے کر اند بود کہ
 اصلاً در نبوت او معتقد نباشد کہ اگر بر سالت او
 معترف بودے دیار و ہر چہ سہ ازان خبر دادے
 صادق دانستے و ہماں حجت با کہ از طریق تواتر رسالت
 او پیش ما بدان درست شدہ است این نمیسز
 درست شد کہ دے باز پسین پیغبران ست در
 زمان او و تا قیامت بعد از دے پیغ نبی نباشد و
 ہر کہ دہری ہر شک ست در آن نمیسز یہ شک ست
 و آنکس کہ گوید کہ بعد از نبی دیگر دیاہست با خدا بود
 و آنکس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر ست
 نیست شرط دہستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفی
 علیہ السلام علیہ و سلم

۱۸ کسی چیز سے متعلق خبر دے دے گرایسے ہوگی یا
 نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ
 تعالیٰ اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے
 کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس
 بات کا منکر وہی ہو سکتا ہے جو عمرے سے نبوت
 کا منکر ہوگا جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا
 وہ آپ علیہ السلام علیہ وسلم کی بیان کردہ ہر خبر
 کو سچ جانے لگا جسی دلائل سے آپ کی رسالت کا
 ثبوت بطریق تواتر ہمارے لئے درست ہے اسی
 طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء علیہم
 السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک
 آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جو آپ کی اس بات میں
 شک کرے گا وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا
 جو شخص کہے آپ علیہ السلام کے بعد دوسرا نبی تھا ہے
 یا ہوگا اور جو شخص کہے کسی نبی کے آنے کا امکان ہے

کافر ہے یہ خاتم الانبیاء محمد علیہ السلام پر صحیح ایمان کی شرط ہے (ت)

امام ابن حجر مکی (نص ۲، ۳) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام
 الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں،

تنبأ فی منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جل
 قال امهلونی حتی اقی بسلامۃ فقال من
 طلب منہ علامۃ کثر لانہ بطلبہ ذلک
 مکذب بقول النبی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم لا نبی بعدی

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک مدعی
 نبوت سے کہا مجھے مصلحت دے کہ کوئی نشانی دکھاؤں،
 امام ہمام نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر
 ہو جائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفیٰ علیہ السلام
 تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد قطعی و تواتر ضروری کی تکذیب
 کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

لے معتقدی المعقہ (فارسی)

لے خیرات الحسان فی مناقب الامام الفضل الحمادی والعشرون فی فراسۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۹

(نص ۳ تا ۷) فتاویٰ ہندیہ و فتاویٰ شفاویہ و فتاویٰ الفصولین و فتاویٰ

فتاویٰ ہندیہ ہندیہ وغیرہ میں ہے،

و اللفظ للعدای قال قال اناس رسول الله او
قال بالافس سیدہ من یسیرم یریدہ
من یمینام می ہم بکفر ولو انه حین قال
هذه المقالة طلب غیره منه المعجزة
فیل یکفر الطالب والمتأخرون من المشافیر
قالوا ان کان من الطالب تعجیز و
افتضاحه لا یکفر به

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فاری
میں کہے میں پیغمبر ہوں کا فر ہو جائے گا اگرچہ مراد
یہ ہے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا یا علی ہوں اور
اگر اس شخص کے واسطے سے کوئی معجزہ مانگے تو کیا گیا یہ
بھی مطلقاً کا فر ہے، اور شاخ متاخرین نے فرمایا
اگر اسے عاجز و مرکوز کرنے کی غرض سے معجزہ طلب کیا
تو کا فر نہ ہوگا ورنہ فتنہ میں شک کے سبب
یہ بھی کا فر ہو جائے گا۔

اعلام بقواطع الاسلام (نص ۸) اعلام بقواطع الاسلام میں ہے،

واضح تکفیر مدعی النبوة و یتظہر
کفر من طلب منه معجزة لانه بطلبه
لها منه مجوز لصدقه مع استحقاقه
المعلومة من المدین بالضرورة نعم ان
امراد بذلك تفسیحه و بیان کذبہ
فلا کفر به

مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس
سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس
مانگنے میں اس مدعی کا صدقہ محکم مان رہا ہے
حالانکہ وہ کتب میں سے بالضرورة معلوم ہے کہ نبی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرائی ممکن نہیں ہوں
اگر اس طلب سے اسے حق بنانا اس کا جھوٹ
ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(نص ۹، ۱۰) اُسی میں ہے،

ومن ذلك (ای الکفرات) ایضا تکذیب
نجم او نسبة تعمد کذب الیه

انھیں باتوں میں جو خدا ذات اللہ آدمی کو کا فر کرتی ہیں
کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے

او محاسبتہ اوسبہ او الاستغفات ومثل
 ذلک کما قال المحلی علی مالوتمی فی زمن
 نبینہ الاول بعدہ ان لوکان نبیا فیکشفونی
 جمیع ذلک والظاهر انہ لا یرتب بین
 تمہی ذلک باللسان والقلب او مختصراً
 ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ متنازبان سے یا صرف دل میں کہ
 احد مختصراً۔

سبحان انشاء جب مجرمتا پر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت او عاتے نبوت کس درجہ کا کفر غیث
 ہوگا والعیاذ باللہ رب العالمین۔

(نقص الاثبات ۱۳) تیسرے ادم ہر پھر ہندی میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور اشباہ والنظائر وغیرہ

میں ہے :

واللفظ لہما فی الم یعرف ان محمد
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخر الانبیاء
 فلیس یسلو لانه من الضروریات بل
 جب نہ پہچانے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام
 انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے چھپے نبی میں تو
 مسلمان نہیں کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

طائفۃ سیمینہ مرنی سجدہ تعالیٰ ہزار ہا ہے شکر و کرم و رضوان اتم کرامت فرماتے
 ہمارے علمائے کرام کو اُن کے کھدیا تھا کہ صد یا برس بعد وہ یہ ہیں
 ایک طائفہ حاضر قاسمیہ ہونے والا ہے کہ اگرچہ براہ اتفاق و غریب کہ عوام مسلمین بھڑک نہ جائیں بظاہر
 لفظ خاتم النبیین کا اقرار کرے گا مگر اس کے بجائے آخر الانبیاء ہونے سے صاف انکار کرے گا
 اس میں کوئی خیالی عوام و ناقابل مدح قرار دے گا، اسی دن کے لئے ان اہل کرام نے لفظ اشہد اعرف
 و مکتوب فی المصحف اعنی خاتم النبیین کے عوض مسئلہ بلفظ آخر الانبیاء رجحان فرمایا کہ جو حقیر کو
 سب سے کچھ لاجبی نہ مانے مسلمان نہیں یعنی ختم نبوت اسی معنی پر داخل ضروریات دین سے ہے، یہی مراد
 رب العالمین ہے، اسی ضروری دین و ارشاد عالم العالمین کو یہ گمراہ معاذ اللہ تعالیٰ خیالی بتاتے ہیں

لئے الاعلام بطرائع الاسلام مع سبیل النجاة مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص ۳۵۲
 لئلا الاشباہ والنظائر کتاب التیسر باب الردۃ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۹۶۶

عمل و عمل پھرتے ہیں قاتلہم اللہ ائی یؤفکون (اللہ انھیں مامسہ کہاں اونہ سے جاتے ہیں . ت)
 بحر اوندہ کرامت علما سے کرام امت سے فیضان اللہ المشوبات الطافہ و نفعنا بربکا بنہم فی الدنیا و
 الاخرۃ آمین (اللہ تعالیٰ ان کو تالی فرخواب کی جزا دے اور ہمیں انکی برکات و نیا و آخرت میں نفع عطا فرمائے . ت)

فتاویٰ تاتارخانیسیہ تاتارخانیہ بحر عالمگیریہ میں ہے :

رجل قال لاحمر من فرشته توام فی موضع یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں
 کذا عینک علی امرک فقد قیل انه لا یکنر فلاں جگر تیرے کام میں مدد کر دیں گا اس پر تو بعض
 وکذا اذا قال مطلقا اما ملک بخلاف نے بیشک کہا کافر ہو گا یوں ہی اگر مطلقا کہا میں
 ما اذا قال انا نبی یتے فرشتہ ہوں بخلاف دعوی نبوت کہ بالا جماع کفر ہے ۔

یوحکم عام ہے کہ مدعی زمانہ اقدس میں ہوشل این صیاد و اسود خواہ بعد کما تقدہ و سیاق فی
 (جہاں کو گزارا آگے آگے کا . ت)

شہار قاضی عیاض شہار شریف امام قاضی عیاض مالکی اور اس کی شریعت لیسیم الریاض للصلوات
 الشہاب النہادی میں ہے :

و کذا لک یکنر من ادعی نبوة احمد مع یعنی اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ
 نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم ای قتالے علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا
 فی منہ کمیلۃ الکذاب والاسود ادعا کرے جیسے مسیح کذاب و اسود علی یا عیسیٰ
 العسی (او) ادعی (نبوة احد بعدہ) کے بعد کسی کی نبوت مانے اس نے کو قرآن کریم
 فانه خاتم النبیین بنص القرأت میں تصریح کی ہے کہ یہ تو یہ
 والحديث فهذا انکذیب اللہ و رسولہ شخص ائمہ و رسولی کو جھٹلاتا ہے بل جہاد و صلی اللہ تعالیٰ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کا عیسویہ) علیہ وسلم جیسے یہود کا ایک طاغوت عیسویہ کہ بیٹے بن ابی
 و هم طائفة (من اليهود) نسبوا یہودی کی طرف منسوب ہے ، اس نے مردان اطوار
 لعیسی بن ابی الیہودی ادعی النبوة فی من کے زمانے میں ادعا سے نبوت کیا تھا اور بہت یہود

سلف القرآن الحکیم ۴/۳

سلف فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۳/۲۶۶

یہ فرمے آپ نور سے لکھنے کے ہیں کہ ان شیعوں کا کفر ہو وہ نصاریٰ سے بدتر اور کھلے کافروں سے اتکار زائد ہے
والعیاذ باللہ العزیز الکریم

جمع الانہر ودریہ امام کردی وجمع الانہر شرح طبعی الابجر میں ہے :

اما الایمان فیسیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
علیہ وسلم فیجب بانہ سولنا فی الحال
وخاتم الانبیاء والرسلی فاذا امن بانہ
س رسول ولدیو من بانہ خاتم الانبیاء ولا ینکون
مؤمنین
ہمارے مولا ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور نبی ہمارے
رسول ہیں (نہ یہ کہ معاذ اللہ بعد وصالی شریف معذور
رسول نہ رہے) یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا
رسول ہو گیا (اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام
انبیاء ورسولین کے خاتم ہیں۔ اگر حضور کے رسول ہوتے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیاء ہونے پر ایمان
نہ لایا تو مسلمان نہ ہو گا۔

یہاں رسالت پر ایمان بھارتاً بنظر صحبت بحسب ادعائے حاکم پولا گیا اور نہ ختم نبوت پر ایمان نہ لایا
قطعا حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب جل جلالہ کے پاس سے لائے
سب پر ایمان لائے۔ کہ تقدم فی کلام الامام التوریشتی س حمہ اللہ تعالیٰ (جس کا کہ امام توریشتی کے کلام
میں پتے گزر چکا ہے۔ ت)

علامہ یوسف اردوبیلی امام علامہ یوسف اردوبیلی شافعی کتاب الاقوال میں فرماتے ہیں :

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

بتاتا ہے اور اس کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" سے منقول کہ اس میں حراۃ اپنے آپ کو نبی بلکہ نبوت انبیاء سے
افضل لکھا ہے اس بارے میں ابھی چند روز ہوئے اقریب سے سوال آیا تھا جس پر حضرت مفتی علامہ مظاہر نے
دلیل و مفصل فتویٰ تحریر فرمایا جس کا متن بیان دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام الحسود والعقاب ہے ،
واللہ الحمد ، یعنی عنہ صبح .

(م)

جمع الانہر شرح طبعی الابجر باب المرتد ثم ان الہا خلا کلف انواع وارسا ر الزاۃ العربیہ ۶۹۱

جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہوا دوسرے
کسی مدعی کی تصدیق کرے یا حضور کے زمانے
میں کسی کو نبی مانے یا حضور سے پہلے کسی غیر کو نبی جانے
کا قرینہ ملے گا۔

من ادعی النسبۃ فی زماننا او صدق حدیثنا
لہا و اعتمد بنیانی زمانہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم او قبلہ من لم ینکث نبیاً
کفر اھم مخلصاً۔

امام غزالی امام محمد بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن علی بن ابی طالب القاسمی فرماتے ہیں :

یعنی تمام امت محمدیہ صحابہ و علیہا الصلوٰۃ والتیمات
لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہ ہوگا حضور
کے بعد کسی کو نبی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی
مانا کہ اس لفظ میں مذکور تاویل ہے کہ آخر انبیائیں
کے سوا یا خاتم النبیین کے کچھ اور نبی نہ ہونگے نہ اس
عوم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے
یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنوں یا نشے یا سرمہ
میں پینے پڑانے کیجئے سے قبل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ منافقت نہیں کہ وہ آیت قرآن کی تکذیب کر رہا ہے
جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے۔

ان الامت فھمت من هذا اللفظ انه افھم عدم
نبی بعدہ ابد او عدم رسول بعدہ ابد
وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن
اولہ بتخصیص فکلامہ من اشواہ
الھذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذوب
لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ
غیر مؤول ولا مخصص۔

بجدا شریعت میں بھی مثل عبارت شفاء لیسیم تمام طوائف جدیدہ قاسمہ و امیر یہ خدام اللہ تعالیٰ
کے پیامات کا رد جلیل دہلی ہے آٹھ آٹھ سو برس بعد آنے والے کافروں کا رد فرمائے، یہ اگر دین کی
کرامت بخلی ہے۔

عقیدۃ الطالیین علیہ الطالیین شریعت میں عقائد ملعونہ غلو و افراط کے بیان میں فرماتا،

ادعت ایضاً ان علیاً نبی (الی قولہ رضی اللہ
یعنی غالی و افضیوں کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ مراد علی نبی

شرح مسند عارف باللہ علامہ عبدالحق دہلوی شریح القرآن میں فرماتے ہیں،

فلا سفر لے کہا تھا کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے
آدمی ریاضتیں جمادیسے کرنے سے پاسکتا ہے،
اس کے رد میں فرماتے ہیں کہ اُن کے مذہب کا
بطلان محتاج بیان نہیں، بلکہ باطل ہے اور
کیوں نہ ہو کہ اس کے نتیجے میں ہمارے نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی
نبی کا امکان نکلے گا اور یہ مکذیب قرآن کو مستلزم
ہے قرآن عظیم نص فرما چکا کہ حضور خاتم النبیین و
آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں ہے میں بچلا ہی ہوں
جو میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنی پر ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ میں آتے
ہیں، یہ ان شہور مستعمل میں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے فلا سفر کو کافر کہا اللہ تعالیٰ ان پر
لعنت کرے۔

فاد مذہبہم غنی عن البیان بشهادة
العیان، کیف وهو یؤدی الی نجوہ مع نبینا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اد بعدہ، و
ذٰلک لست لمرکز یب القرآن اذ قد نص علی
انہ خاتم النبیین و آخر المرسلین، و فی
السند انما العاقب لا نبی بعدی، و اجمعت
للامة علی ابقاء هذا الکلام علی ظاہرہ و
هذا الحدی المسائل المشہوسۃ القم
کفر ثابہا فلا سفة لعنہم اللہ تعالیٰ بے

یہ مذکورہ دونوں جابرین خاتم المحققین حتی میںیں کے
معاونوں نے شکی تلوار مولانا فضل رسول قدس سرور نے
اپنی کتاب المتعقد المتعقد میں نقل کی ہیں (دست)

نقل هذين خاتم المحققين معین الحق
البین السیف الرسول مولانا فضل الرسول
قدس سرور فی المتعقد المتعقد۔

مواہب شریف انوار ثلث، مقصد سادس میں امام ابن جان صاحب صحیح
مواہب شریف مستحق بالتحسین والا توابع سے نقل فرمایا،
جو اس طرف جاسے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے
ختم نہ ہوگی، یا کسی ولی کسی نبی سے افضل بنے
وہ نہ یقین ہے دین محمد دہریہ ہے۔

مواہب شریف مستحق بالتحسین والا توابع سے نقل فرمایا،
من ذهب الی ان النبوة مکسبة لا تنقطع
او الی ان الولی افضل من النبی فیہو
من ند یق الی آخرہ۔

ملا رہا تھا تو اس کی دلیل میں فرمایا : لتكن يارب القرآن وخاتم النبيين ^{عليه} شخص اس وجہ سے
کافر ہو کہ قرآن عظیم و ختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

امام نسفی بحر الکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے :

صنف من الروافض قالوا بان الامراض
لا تخلو عن النبي والنبوۃ صارت ميراثا
لعلى و اولاده وقال اهل السنة والجماعة لاني
بعد نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم قال
الله ولكن رسول الله وخاتم النبيين وقال
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لاني
بعدى ومن قال بعد نبينا نبي يكفر لانه انكر
النص وكذلك لو شك في بعض اختصار
قرآن عظیم و نص صریح کا منکر ہے۔ وہی ہے ختم نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کافر ہے۔

تمہید ایضاً شکور سلمی تمہید ایضاً شکور سلمی میں ہے :

قالت الروافض ان العالم لا يكون خاليا عن
النبي قط وهذا كفر لان الله تعالى
قال وخاتم النبيين ومن ادعى النبوة ف
نمائنا فانه يصير كافرا ومن طلب منه
المعجزات فانه يصير كافرا لانه شك في
النص ويجب الاعتقاد بانه ما كانت لاحد
شركة في النبوة لمحمد صلى الله تعالى
عليه وسلم بخلاف ما قالت الروافض

رافضیہ کہتے ہیں دنیا ہی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر
ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے وخاتم النبيين
اب جو دعویٰ نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے
موجوہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشاد الہی میں شک
پسید ہوا جب تو موجوہ مانگا اور اس کا اعتقاد
فرض ہے کہ کوئی شخص نبوت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کا شریک نہ تھا بخلاف روافضیہ کے کہ کوئی ہی
کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

لے شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد السادس النور الثالث دار المعرفۃ بیروت ۱۸۸/۶
لے روح البیان تمہید ماکان محمد ابدا من رجاکم الخ المکتبۃ الاسلامیہ ریاض الشیخ ۱۸۸/۷

ان علیا کان شریکاً لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فی النبوة وهذا منهم کفر^۱۔
شریک ہوتے مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر
ہے۔

مولانا عبد العلی بکرا العلوم حکم النفاذ مولانا عبد العلی محمد شریح سلم میں فرماتے ہیں :

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں
اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء سے افضل ہیں
اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عبادہ میں مذکور ہے
اور ان یقین وہ جا ہوا ضروری یقین ہے جو ابدالہاد
محکم باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور افضل الانبیاء
برناسکی امر کی کئے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل
ان دونوں ذات پاک کے کو اسکی اور کے لئے اسکا
ثبوت ممکن نہ ہو لہذا اس کا انکار سٹ دھری اور کفر ہے۔

فیہ لعن و فسخ بالقلب یعنی صحیح ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الانبیاء ہونے سے انکار قرآن
سنت و اجماع امت کے ساتھ مکابرہ ہے اور سنی عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے
انکار کفر، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

امام احمد قسطلانی موابہب لہ زیر مقصد سابع فصل اول پھر
علامہ عبد العلی مالکی صریحاً مذہب باب اول فضل ثانی میں فرماتے ہیں :

العلم اللہ فی نوعان لدی فی رحمتی و
لدی فی شیطانی و الحک هو النوح و
لا نوح بعد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم و اقام
قصۃ موسیٰ مع الخضر
یعنی علم لدی دو قسم ہے رحمانی اور شیطانی اور
ان کے پہچاننے کا معیار وحی ہے کہ جو اس کے
مطابق ہے رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہے
شیطانی ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے بعد وحی نہیں کوئی کے میرا یہ علم وحی جدید کے

لہ التہد فی بیان التوحید الباب السابع فی المعرفة والایمان دارالعلوم حزب الاحناف لاہور ۱۳۳۵ھ
۲۶۰ ص شرح سلم عبد العلی بحشت التصدیقات آخر کتاب مطبع مجتہدین دہلی

عليهما الصلوة والسلام فالغنى بها في
 تحييز الاستغناء عن الذبح بالعلم اللدني
 الحاد وكفى بخرج عن الاسلام
 موجب لاراقة الدم والفرق ان
 موثق عليه الصلوة والسلام
 لم يكن مبعوثا الى الخضر، ولم
 يكن الخضر مبعوثا اليه بعتنه ومحمد
 صلى الله تعالى عليه وسلم الى جميع
 انفس من اسالته عامة لتجن والانس
 في كل زمان، فمن ادعى انه مع
 محمد صلى الله تعالى عليه وسلم
 كالخضر مع موسى عليهما الصلوة
 والسلام اوجب ذلك لاحد من الامة
 في حجب الاسلام (كفى) بهذا الدعوى)
 وليشهد شهادة الحق (ليعود الى
 الاسلام فانه مغاير لقب لدين
 الاسلام بالكلية فضلا عن ان
 يكون من خاصة اولياء الله
 تعالى وانما هو من اولياء الشيطان و
 خلفائه ونوابه (في الضلال و
 الاضلال) والعلم اللدني الرحمانى
 هو ثمر العبودية والاتباع لهدى النبى الكريم
 عليه اركى الصلوة واتم الصلوة به يحصل
 الفهم في الكتاب والسنة بالمتخصص به
 صاحبه كما قال على امير المؤمنين (وقد سئل

عنه انى به) وما خسر موسى عليهما الصلوة والسلام
 قصد ذكره في كسبها في علم لدني كما جرت عليه الصلوة
 والسلام كعلم لدني، اسه بان دستاويزنا ك
 علم لدني كسب دمي كروا نرگھنا نري سہ دي
 كفى به، اسلام سے نکال دینے والی بات ہے جس
 کے قائل کا قتل واجب، اور فرق یہ ہے کہ موسیٰ
 علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نصر کی طرف مبعوث نہ تھے
 نہ نصر کو ان کی پیروی کا حکم (کہ وہ تو خاص ہی اسرائیل کی
 طرف بھیجے گئے تھے) کان النبی مبعث الی قومہ
 خاصۃ (اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جن و
 انس (بجز تمام ماسوائے اللہ) کی طرف مبعوث ہیں
 (و ان سلت الی الخلق كافة) تو حضور کی رسالت
 ہر زمانے میں سب جن و انس کو شامل ہے تو جو دعویٰ
 ہو کہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مبعوث ہیں کسی کی
 اُمت میں کسی کے لئے قریب ممکن مانے وہ نئے
 سرے سے مسلمان ہو کر اس قول کے باعث کافر ہو گیا
 مسلمان ہونے کے لئے کلمہ شہادت پڑھ کر وہ دین
 اسلام سے یک لخت ٹھہرا ہو گیا چ جائے کہ اللہ عز و
 جل کے خاص اولیاء سرے سرے تو شیطان کا ولی
 اور گمراہی و گمراہی میں ابلیس کا خلیفہ و نائب ہے
 علم لدنی رحمانی ہندگی خدا پر ہی محمد صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کا پھل ہے جس سے قرآن و حدیث میں
 ایک خاص کلمہ حاصل ہو جاتا ہے جس طرح کلمہ بھاری
 و سنن نسائی میں ہے کہ امیر المؤمنین مولانا علی کرم اللہ
 تعالیٰ وہد سے سوال ہوا کہ تم ابلیسیت کو نبی صلی اللہ

(كما في الصحيح وسنن النسائي) هـ
 خصمكم رسول الله صلى الله تعالى عليه
 وسلم بشي دون الناس كما تزعم الشيعة
 فقال لا يلافها يؤتبه الله عيدا في كتابه
 مختصم اعزب ابا بين الهلالين هـ
 شرح العلامة النراقاني .

سَمَرَاتُ اللَّهِ تَعَالَى بِمَنَّةٍ وَأَلَا نَحْنُ بِمَنْفُذٍ مِنْهُ
بِأَوْلِيَانِهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى خَاتَمِ
أَنْبِيَائِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَاجِبَانِهِ
أَمِين -

سید کفر یہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا

امیری قاضی مشہدی مرید اقصی ثانی دہلی کی شہ
الحبیبہ (ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔ ت)
انہ یس من اهلک انہ عمل غیر صالح۔

نہ اسے سچا کہنا چاہئے۔

منافق کو سید نہ کہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لَا تَقُولُوا لِلْمَنَافِقِ سَيِّدًا فَإِنَّهُ إِن يَكُنْ سَيِّدًا
فَقَدْ اسْتَخْلَفَكُمْ بِكُمْ عَزَّوَجَلَّ. مَرْوَالَا

المواهب اللدنية المقصود السابغ
شرح الزرقا في على المواهب اللدنية

سُورَةُ الْكَافِرَاتِ ١١/٣٦

سے سنیں اچے داؤد کتاب الملوک باب لایقول

تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی خاص شیئی ایسی عطا فرمائی ہے جو اور کوئی کو نہ دی جیسا کہ رافضی گمان کرتے ہیں؟
فرمایا: نہ! مگر وہ سمجھو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو مسترانِ عز میں عطا فرمائی اھ محضہٴ باطن والی عبارت شرح علامہ رزقانی کی ہے۔ مختصرہٴ باطن میں شرح رزقانی کی عبارت ذائد لکھی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و فضل و احسان و نعمت میں عطا فرمائے جو سیدہ اولیاء اللہ و صلوة و سلام نماز فرماتے خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔ آمین! (ت)

یہ بلیہ خواہ کوئی بلیہ ختم نبوت کا ہر منکر عنیدہ صراحتہً حجابہ
باتاہے، ہر کام پر مطلقاً نفی کر کے بالخصوص بعض

وہ تیرے گھروالوں میں نہیں بیشک اس کے کام
بڑے نالائق ہیں۔ (دت)

عالمے علیہ وسلم فرماتے ہیں :

منافی کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب عزوجل کا غضب ہو (اس کو

١- «ولعلامات محيية الرسول المكتبة الاسلاميه» ٢٠ - ٩
«وواد الفكر بيروت» ١١ - ٣

...and the ...

ملک ربی و بی آفتاب عالم پر سیل جو ۲/۲۴

ابوداؤد و الترمذی بسند صحیح علیہ بروایت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اذا قال الرجل للمناخف يا سيدي فقد اغضب
سبه عن وجلي
جو کسی منافق کو "اے سید" کہے اس نے اپنے رب
کا غضب اپنے اوپر لیا۔ والیاض اللہ رب العالمین۔

پھر یہ نہیں کہ یہاں صرف المطلق لفظ سے منافعت شرعی اور نسب سیادت کا اشتقاق کی ہو ساشا
بلکہ واقع میں کہ فرامس نسل طیب و طاہر سے تھا ہی نہیں اگرچہ سید بنا اور لوگوں میں براہ غلط سید کہلاتا ہو
اترکوں اولیائے کمالین علامتہ عالمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام محمد اللہ
تعالیٰ جناب شریف کفر سے محفوظ و مصون ہیں جو واقعی سید ہے اس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا، قال اللہ تعالیٰ،

انما يريد الله لينهب عنك الجبس اهل البيت
ويظهر كرم تطهيراً
اللہ ہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے
نبی کے گھر والوں اور تمہیں خوب پاک کرنے سزا کرے۔

تمام قرآن اور بزار و ابویہی سند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ فصیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان فاطمة احصت خیرھا فخرھا واللہ و
ذریعھا علی الناس
بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل
نے اُسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کر دیا۔

ابوالقاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں،

سالتہ فی ان لا یدخل احدنا من اهل بیتي
انما عاقلنا ھی
میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے
اہل بیت کے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس کی میری مراد

عطا فرمائی۔

۱۱/۳ دار الفکر بیروت

کتاب الرقاق

۲۳/۳ کتاب معرفة الصحابة

۱۵۲/۳ دار الفکر بیروت

۹۵/۱۲ مستدرک الوسائل بیروت

۳۴۱۴۹ حدیث

میں حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ و حضرت تولی نہر اور حضرت سیدہ جنتہ و حضرت شہیدہ کربلا علیہ السلام نے علی سیدہ علیہم السلام و یارک وسلم کو یا بقیع و البقیع ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو اجناس قائم اور خصوص متواترہ حاکم باقی نسل کو ہم تاخیر قیامت کے حق میں اگر بغض نہ تھا تو اعلیٰ و ثول سے محفوظ لے لیتے اور یہی ظاہر لفظ سے قیاد اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر جب تو مراد بہت ظاہر اور منقول و مقنود جب بھی نفی کھنسر پر ولایت موجود۔

شرح الواجب للعلامة الزرقانی میں زیر حدیث مذکور،

بیشک ظاہر فرمایا کہ کیا یہ نام ہے کہ کون کون کا اور ان کے بیٹے تو ان پر مطلقاً جوئی کی آگ میں منع ہے لیکن ان کے سر اکیٹ جسم کا حسلہ ممنوع ہے۔ آپ پر اور ان پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو۔ اور لیکن جو ابو نعیم اور خطیب نے روایت کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کسی کا کلمہ ابن جعفر الصادق سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا کہ فاطمہ نے اپنے حرم کاہ کو محفوظ رکھا تو انہوں نے جواب میں فرمایا یہ حسن اور حسین کے لئے خاص ہے، اور وہ جو مرثیہ بن نے ان سے یہ فعل کیا کہ انہوں نے اپنے بھائی زید کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا جب اس نے مامون پر خروج کیا اور کہا کیا تجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان سے غور میں مبتلا کیا ہے کہ فاطمہ نے اپنی حرم کاہ کو محفوظ رکھا ہے الحدیث اس پر انہوں نے فرمایا یہ میرے اور تیرے لئے خاص نہیں بلکہ جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بطن سے پیدا ہوا ہے ان سب کے لئے ہے، تو یہ تو اسے اور سنا کہ قبیلہ کے باوجود غرور نہ کرنے کے باب سے ہے جیسے بھی بہ کرام و صراحت علیہم السلام کے لئے بہت قطعی ہے اس کے باوجود وہ خوف و مراقبہ میں مبتلا تھے، ورنہ تو ذیبت کا لفظ عربی

انما سیدت فاطمة هـ فاما هـ واما هـ
فالمنع مطلق واما هـ عدا هـ
فالمنوع عنهم ناما المحسودا

واما مارواه ابو نعیم والمختضب ان علیا
الرضا بن مویحی الخاقم ابن جعفر
الصادق سئل عن حدیث ان فاطمة
احصت ذمال خاص بالحب و
الحین وما نقله الاخبار یون عنه من
توبیخه لایه نید حین خرج عن
الماویت وقوله اغزلک قوله صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم انت فاطمة احصت
الحدیث انت هذا لمن خرج من
بطنها لانی ولانک فمذا امن باب
الواضع و عدم الاعتذار بالنقاب وان
کثرت کہا کان الصحابة المصطوخ لہم
بالجنت علی غایة من الخوف والسر اقبہ
والافتقار ذم لایخص بمن خرج
من بطنہا فی لسان العرب ومن ذریۃ

وَأُوْدُ وَسُلَيْمُ الْاُذْيَةِ وَبَنِيهِمْ قُرُوتٌ
كَثِيرَةٌ فَخَيْرِيْدٌ ذُلُفٌ مَثَلٌ عَلَى الرِّمَاسِ مَعَ
فَصَاحَتِهِ وَهِيَ قَتْلَةُ الْعَرَبِ عَلَى اَنْ
التَّقْلِيْدِ بِالطَّائِفِ يَبْطُلُ خُصُوصِيَّةُ ذُرِّيَّتِهَا
وَمِنْهَا الْاِثْمُ يَقَالُ تَقْلِيْدٌ يَبْطُلُ اَنْطَاثُ
فَالْخُصُوصِيَّةُ اِنْ لَاحِظَ بِهِ اَكْرَامُهَا لَهَا
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَهْلُ مَخْصَرٍ دُرِّيَّتِيْ كَتَبْتُ عَلَى
هَامِشِ قَوْلِهِ الْاِثْمُ يَقَالُ مَا فَصَلَهُ
اَقُوْلُ وَلَا يَجِبُ فَاَمَّا الْمَوْقُوعُ مِمَّنْ مَنَعُ
بِجَمَاعٍ اَهْلُ النِّسْبَةِ وَاَمَّا الْاِمَّاكُنُ فَتَابِتٌ
عِنْدَ مَنْ يَقُوْلُ بِهِ اَلْحَبْلُ خِلَافُ اِسْتِثْنَا
الْمَاتَرِيْدَةِ رَأَيْتُ اَللّٰهَ تَعَالٰى عَنْهُمْ
فَاَنْهَمُ بِحِيلُوْنِهِ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ فِيْ مَسْئَلَةٍ
عَلَى هَامِشِ فَوَائِدِ الرَّحْمَوِيِّ شَرْحَ مَسْئَلَةِ
النُّشُوْبِ لِبَحْرِ الْعُلُوْبِ بِسَائِكُنِيْ وَبِشْنِيْ فَاَنِيْ
اَجِدُنِيْ فِيْهَا اِسْمَكُنْ وَاعْمِلُ اَلْحَبْلُ قَوْلُ
سَادَاتِنَا الْاَشْعَرِيَّةِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ
رَحِمَنَابَهُمْ جَمِيعًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ
فِي كُلِّ بَابٍ -

زبان میں ایک پیٹھ کی اولاد کے لئے خاص نہیں، جیسے
آیہ کریمہ ومن ذریعہ داؤد وسلیمن ہے، حالانکہ ان کے
علیہ الصلوٰۃ والسلام اور داؤد وسلیمن علیہما السلام کے
درمیان کئی قرون کا فیصلہ ہے، لہذا علی رضائی نے یہاں
اور عربی لغت کی معرفت کے باوجود یہ خاص مراد نہیں
لے سکتے، علاوہ ازیں نادران کی تعلیہ حضرت زہرا رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کی اولاد کی خصوصیت کو باطل کر دیتی ہے،
مگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کافرانہ کی
تغذیب کا اختیار ہے لیکن حضرت زہرا رضی اللہ عنہا
کے اکرام کے لئے ایسے عذاب نہیں دیتا، واللہ تعالیٰ
وَعْلَمُ اَوْ مَخْصَرًا میں نے زہرائی کے قول اَلَا اِنَّ اِسْمَ اَلِ
پُر حاشیہ لکھا ہے جس کی عبارت یہ ہے اَقُوْلُ (میں
کہتا ہوں) ان کا یہ بیان مفید نہیں ہے عذاب کا
وقوع تو باجماع اہلسنت وجموع ہے، باقی رہا امکان
تو یہ اس قائل کے ہاں ثابت ہے جہاں سے آئمہ
ماتریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف ہے کیونکہ انہ
محال سمجھے ہیں میں نے اس مسئلہ پر کتاب مسلم الشہرت
کی شرح بحر العلوم وَاَنَّ الرَّحْمَتِ پُر حاشیہ میں کافی
اور شافی بحث کی ہے میں نے وہاں اپنے کو سادات
اشعریہ رحمہم اللہ کے قول کی طرف مائل پایا، اللہ تعالیٰ
ہم سب پر رحم فرمائے، واللہ تعالیٰ اعْلَمُ (دست)

فتاویٰ مدنیہ امام ابن حجر مکی میں ہے

اِذَا اَلْتَمَسَ ذٰلِكَ فَمَنْ عَلِمْتَ نَسْبَتَهُ اَلْحَبْلُ اَلِ

علوی حضرات کی طرف معلوم ہے تو اس کی بڑی جنابت اور عدم دیانت و حیانت اس کو اس نسبت سے خارج کر کے گی، اس بات کی بنا پر بعض محققین نے فرمایا زانی یا شرابی یا چور سید پر مدقام کرنے کی مثال صرف یہی ہے جیسے امیر یا سلطان کا کوئی خادم اس کے پاؤں پر لگی نجاست کو صاف کرے، اس مثال کو خوب سے سمجھا جائے اور کوئی کی اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ نافرمان اولاد وراثت سے محروم نہیں ہوتی، ہاں اگر ان حضرات سے کھنڈ کا وقوع فرض کیا جائے، والعیاذ باللہ، تو اس سے وہ نسبت منتقل ہو جائیگی میں نے صرف فرض کرنے کی بات اس لئے کی ہے کیونکہ مجھے جب مذم کی حدیث تین آئمہ جو صحابہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی کفر کا وقوع نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ ان کو اس سے بلند رکھے، بعض نے تو ان سے زنا اور لواطت جیسے افعال کو بھی محال کہا ہے بشرطیکہ ان کی نسب شرافت یقینی ہو تو پھر کھنڈ کے مستحق تیرا کیا خیال ہے۔ (۱)

البيت النبوي والسر العذري لا يخرج عن ذلك عظيم جنابته ولا عدم ديانتته وصيانتته ومن ثم قال بعض المحققين ما مشال الشريعت الزاني او الشارب او الصارق مثلاً اذا ائتمنا عليه الحمد الا كما هو او سلطان تلطخت من جلده بقدر فصيله عنهما بعض خدومه واعتدرو في هذا المشال وحقق وليتأمل قول الناس في امثالهم الولد العاق لا يحرر الميراث نعم الكفران فرض وقوعه لاحد من اهل البيت والعياذ بالله تعاف هو الذي يعظم الغيبة بين من وقع منه وبين شرفه صلى الله تعالى عليه وسلم المناقلت امت فرض لا تختل الا اذا انت اجزير ان حقيقة الكفر لا تقع مسمون علو اتصال نسبة الصحيح بلك البضعة الكريمة حاشا لهم الله من ذلك وقد احوال بعضهم وقوع نحو الزنا والواط من علم شرفه فما ظنك بالكفر

شیخ اکبر اور اہلبیت

امام الطریقۃ السانی الحقیقۃ شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات کبیرہ
باب ۲۹ میں فرماتے ہیں:

لن کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم عبد احدضا قد طهرہ اللہ و
اہل بیتہ تطہیرا و اذهب عنہم الرجس
و هو کل ما یشینہم فہم المطہرون
بل ہم عین الطہارۃ فہذہ الایۃ تدل
علی انہ اللہ تعالیٰ قد شرب اہل
البت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ف قوله تعالیٰ لبغض لک اللہ
ما تغضد من ذنک و ما تاخرا و
اھ دسہ و قد مر من الذنوب فطہر
اللہ سبعۃ لہ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم بالغضۃ مآ ہو ذب بالنسبۃ الینا
قد دخل الشرفاء اولاد فاطمۃ کلہم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ الی یوم القیۃ ف حکم ہذہ
الایۃ من الغضرات الی آخر ما
افادوا جہاد و شہ کلام طویل نفیس جلیل
فعلیک بہ مرزقا اللہ العمل بما یحبہ
ورضاه امین !

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے خاص
عبد ہیں کہ ان کو اور ان کے اہل بیت کو کامل طور
پر پاک کر دیا ہے اور ناپاکی کو ان سے دور کر دیا
اور جس پر نفی ہے جو ان حضرات کو اذکار کے
توہ پاکیزہ لوگ بلکہ وہ عین مہارت ہیں تو
اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
ساتھ اہلبیت کو مہارت میں شریک فرمایا ہے
جس پر آیت کریمہ بغض لک اللہ اللہ تعالیٰ نے
آپ کے لئے پہلے اور پچھلے آپ کے خطایا معاف
کر دئے یعنی گناہوں کی میل و قدر سے آپ کو
پاک رکھا ہے جو ساری نسبت سے گناہ جو سکتے
ہیں تو تمام سادات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها کی اولاد اس حکم میں داخل ہے الزام
جو حضرت شیخ نے بہترین فائدہ منہ کلام مستدیا
یہاں آپ کا حلیہ نفیس طویل کلام ہے تو آپ پر
لازم ہے کہ اس کی طرف راجع ہوں اللہ تعالیٰ
بہیں اپنے پسندیدہ عمل کا حق عطا فرمائے،
آمین ! (د)

اگر کہ بعض کفر نپوری میثار است دعائی رافضی بہت سچے علمد جبرٹے صوفی کچھ ہفت عالم
بدعتیہ سید شش مثل واسلے وہابی غرض کثرت کفار کرامہ منکرین ضروریات دین ہیں سید
کلامتے میرزا ان لکھے جاتے ہیں۔

اقول کلامتے سے واقفیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ کثرت پر قناعت والی نسب اہل
علیٰ اہل باہم (خوگ اپنے نسبوں میں امین ہیں۔ ت) مگر جب خلافت پر دلیل قائم ہو تو کثرت بہ دلیل مقبول
و دلیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیاوت پر اور کیا دلیل دیکھا کا فر نہیں ہے قال تعالیٰ انما العشر کون
نجس (اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک عشر کفر سے ناپاک ہیں۔ ت) اور سادات کرام طیب و طاهر قالی اللہ
تعالیٰ و یطہرکم تطہیراً (اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھر کر دے۔ ت) اور جس و طاسر باجم
قبائس میں کہ ایک ششی پر معائن کا صدق محال، جب علمائے کرام تحریک فرما چکے کہ سید صحیح النسب سے کفر
واقع نہ ہوگا اور یہ شخص مراد کا فر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً ظاہر اب اگر اس نسب کریم سے انتساب
پر کوئی سند محمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراض فاسد سے براہ و غوی سید بن بیٹھے ٹھکر
نکلتا اور ان شود اسمال سید می شوم

داس سال سید بڑا لکھا تاکہ فرما کہ میں آسانی ہو۔ ت؟

رافضی سید شہر میں جا کر فرض اختیار کر کے اپنی میر صاحب کا تمنا پاسے تو ظن کا فر سے کیا دور ہے کہ
خود ہی پیشا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے او علمتے سیاوت کیا اور جب سے یونہی مشہور پہلا آنا ہو اور اگر
بالغرض کوئی سبب ہی ہو تو اس پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت تار ہے، علامہ
محمد بن علی صہبی مصری اساتذہ الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ و فضائل اہل بیت الطاہرین میں فرماتے ہیں :
ومن این تحقیق ذلك لعیامہ احتمال نہ وال
بعض النساء و کذب بعض الاصول فی
الانتساب تک
اور نسب بنائے میں بعض مردوں کے جبرٹ کا
احتمالی ہے۔ (ت)

۱۔ القرآن الحکیم ۲۸/۹

۲۔ ۳۳/۲۳

۳۔ اساتذہ الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ و فضائل اہل البیت الطاہرین محمد بن علی صہبی مصری

یہ وجہ ہیں در زمانہ حیات اللہ عز و جل ہزار سال اللہ ذلیل پاک حضرت بتول ذہرا میں معاذ اللہ کفر و کافری کی گنجائش، و جہم اہل سنیہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی پارہ کئے ہی بعد پر عیاذ اللہ و غزل تار کے لائق، اللہ اللہ یہ دودلیل جلیل واجب التوقیل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفر یہ رکھنے والا رافضی دہائی مستوفی فحری ہرگز سید صحیح النسب نہیں۔
تین قیاس پر مشتمل،

- دلیل اول** (۱) شخص کا فر ہے اور ہر کا فر نہیں۔ نتیجہ، یہ شخص نہیں ہے۔
(۲) ہر سید صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نہیں۔ نتیجہ، کوئی سید صحیح النسب نہیں۔
(۳) اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجئے یہ شخص نہیں ہے اور کوئی سید صحیح النسب نہیں۔
نتیجہ، یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

قیاس اولی کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ یہی تو ترجمہ قطعی۔
قیاس کرب، یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن، یہ شخص کا فر ہے اور ہر کا فر مستحق تار۔
دلیل دوم نتیجہ، یہ شخص مستحق تار ہے اور ہی سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جہم اقدس کا کوئی پارہ مستحق تار نہیں۔

نتیجہ، یہ شخص ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جہم اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جہم اقدس کا پارہ ہے۔

نتیجہ، یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

پہلا کبریٰ منصوص قرآنی اور دوسرے کا شاہد ہر مومن کا ایمان، اور تیسرا عقل و فہم و ادب البیان۔
والحمد لله اکرم المناق والصلوة والسلام
الاتقان الاکملات علی سیدنا و مولانا
سید الانس والجان خاتم النبیین
بنص الفرقانست و علی اللہ و صحبہ
و تابعیہم باحسان و علینا معہم
یا اللہ یا مرحمت ارحمت یا رؤف
یا خات سباحت اللہم و یحمدک
اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک
واقب الیک واللہ سبحانہ و تعالیٰ
تمام تقریریں احسان فرماتے والے اللہ کریم کے لئے
تمام و کامل مسنونہ و سلام ہمارے آقا و رسول
انسان و جن کے سرور، قرآنی نص سے خاتم النبیین
اور آپ کی آل و اصحاب اور تابعین اور ان کے
ساتھ ہر پر، یا اللہ یا رحمان، آمین آمین، اے
شفقت و مہربانی فرماتے والے! تو پاک ہے
اے اللہ! اور تیری ہی تقریریں، گواری و تبارک
کہ تیرے بزرگوں کو معبود و ربی نہیں، تجھ سے بخشش کا
طالب ہوں اور تیری طرف ہی رجوع، اللہ سبحانہ و تعالیٰ

اعلم وعلیہ جل مجدہ افتخرو بڑے علم والا اور اسی جل مجدہ کا علم نہایت تمام احکم۔ اور نہایت فطمی ہے (ت)

کتبہ عہدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ محمد المصطفیٰ النبی الامی اقدس تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی فائز
عہدہ المصطفیٰ النبی الامی

تقریظ جناب مولانا شیخ احمد مکی مدرس مکہ معظمہ دام مجرہ

تمام تقریظیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے میری ذمہ داری
بنایا اور رضا قبول کیا، اس سے ہم اپنے
نبی و مرزا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو انہما کے پچھلے
اور تمام رسولوں کے سرور کی پر جلال عظمت قدر کے
مستاسب پر صلوٰۃ و سلام کا سوال کرتے ہیں، میں گواہی
دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک کے بغیر کوئی معبود
برحق نہیں جو کذب اور بے جا بات سے پاک ہے،
ہمارے سرور، اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسولوں کے
خاتم و اشرف، جو تمام مخلوق کی طرف مبعوث، وہ عشر
کے روز شفاعت کرنے والے ہیں، کی شفاعت قبول
ہے، سیدنا محمد پر صلوٰۃ و سلام اور ان کی آلہ اصحاب
پر جو قابل قدر چسپاں ہیں اور ائمہ مجتہدین پر
قیامت تک، اما بعد میں نے اس جواب کے
شرعاً ائمہ سے اپنی پکاو کو منور کیا، کیا ہی
خوشی ہے ایسے جواب با صواب سے کہ
باظن اس کے قریب نہیں پہنچ سکتا،
بلکہ یہ نری ہدایت ہے جو حق و صواب تک پہنچانے

الحمد لله الذي جعلنا من ذوى العقول
ومنحنا بالرضا والقبول سأل الله الصلوة
والسلام كما ينبغي لجلال عظمة قدر
نبينا وسيدنا محمد صلى الله عليه
وسلم خاتم الانبياء وسيد كل
رسول اشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له المنة عن الكذب و
الاقول والصلوة والسلام على سيدنا
محمد خاتم الانبياء و اشرف رسله
المبعوث الى كافة الخلق والى
الاسود والاحمر هو الشافعي المشافعي
في المحدثين الله تعالى عليه
وعلى آله واصحابه الصابح العزير
وعلى الائمة المجتهدين الى يوم
الدين اما بعد فقد نورمت جفني
بأشمل هبة الجواب فيا طرب من
جواب اصاب لا ياتيه الباطل من بين

والی ہے کیوں نہ ہو کہ شخص مادے پرست سمندر،
 انتہائی فہم والے ماہر، فقہار اور محدثین کے مقتدار
 کا ملین و مفسرین کے نشان، بلیغ کلام والوں کے بانگ،
 فصیح ماہرین کے مرکز، متون کے حساب مع، فزون
 کے شارح، پاکیزہ، متقی، نعمانی وقت
 مولانا المساجد حافظ قاری الشیخ احمد رضا خان
 کا یہ جواب ہے، ان کے فیض کا سورج تمام جہانوں
 پر چمکتا رہے اور ان کے جوابات کی تلوار طعین کی
 گزریں کو کاٹتی رہے، اللہ ان کو ہماری اور تمام
 مسلمانوں کی طرف سے جزا سے غیر عطا فرمائے گا
 اللہ تعالیٰ ان کی مقبول خدمات کو اماناد و
 نجات کے ساتھ شمار فرمائے، مجھے اپنی
 عسمری قسم اس جواب کو صرف یک قلب والے لوگ ہی
 قبول کریں گے اور اس میں باطل کی تلاش صرف لغو و
 فنیق مردود کو ہی ہوگی، مجھے کسی نے کہا،
 الحمد للہ شیک حق ظاہر ہوا اگر اندھوں کے لئے
 نہیں جو چاند کو نہیں پہچانتے، یہ ظہور ایسے
 فاضل سے ہوا جس نے اپنے آپ کو ہر اجداد
 سے شرف پایا، اس کی مجلس کے بادل نے حق و
 بشر کو سیراب کیا۔

یہ حق ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ گراہ کرے اس کا کوئی باوی
 نہیں اور جس کو وہ پاریت و ساس کو گراہ کرے والا
 کوئی نہیں، اسے اللہ! ہمیں افعال میں ایسے نصرت
 فرما جیسے توستے ہمیں اقوال میں و اصمت بنایا، حضور
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پاک کے وسیلے سے

یہ یہ و لامنت خلفہ بل ہدایۃ مہدایۃ
 الحق والصواب و کیف لا و هو
 للبحر الطیغام والحبز الفقہار قدوة
 الفقہاء والحدیثین و مبدیۃ الکلاء والضرر
 مریاض البلاء المتکامین و مرکز انفصحاء
 الماہرین جامع المتون و شارح الفنون
 التی التقی نعمان الزحان مولانا الحاج
 الحافظ القاسمی الشیخ احمد رضا خان
 لائزالت شبوس افاضتہ علی الطلیین مشرفۃ
 و صہبہ اجوبتہ لاعتاق الملحدین
 قاطعۃ جزاء اللہ عنا وعن المسلمین خیر الجزاء
 و جمہ اللہ شملہ مع الاوتاد و النجباء فلعمری
 ان هذا الجواب لا یقبلہ الا ذو قلب سلیم
 ولا یخوض فیہ بالباطل الا الملحد المذنبین
 المرجوم کما قبلہ

الحمد لله ان الحق قد ظهر

الاعلیٰ اکمہ لا یعرف العسمری

من فاضل ثانی من اہل الشرفا

ابو محباب نداء الجن والبشر

والحق ان من یضلل اللہ فلا ھادیک لہ
 ومن یدھد فلا مضیل لہ اللهم اجعلنا
 متصفین بالافعال کما جعلتنا واصفین
 بالاقوال وارضنا وارض عنا بجا سیدنا
 محمد و آلہ واحفظنا عن زلزال النزعین
 وعن ہزات الشیاطین و اخر دعوانا

ان الحمد لله رب العالمین نعمہ ببنائہ
 الراجی عفوسر بہ الحفی الباری احمد المکی
 الچشتی الصابری الامدادی المدرس
 بالمدرسة الاحمدية الواقعة في مكة
 المحمية سنة ۱۳۱۰ھ

ہیں راضی بنا اور ہم سے راضی رہے، اور میں گمراہوں کی
 گمراہی اور شیطانوں کی شیطنت سے محفوظ رہا، ہماری
 آخری التجا اللہ رب العالمین کی حمد ہے، احمد مکی
 چشتی صابری الامدادی مدرس مدرسہ احمدیہ نے، ۱۳۱۰
 میں اپنے دستخطوں سے مکہ مکرمہ میں جاری کیا۔ (ت)

